

289

ایجندڑا

## براے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 25۔ جنوری 2010

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات (محکمہ آپاشی وقت برتنی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنڈوں

علیحدہ فہرست میں مندرج توجہ دلاؤنڈوں سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے زبانی جوابات دئیے جائیں گے۔

سرکاری کارروائی

قبل بجٹ بحث

291

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## پندرھویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

سو موار، 25۔ جنوری 2010

(یوم الاشین، 9۔ صفر المظفر 1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسے چمبرز، لاہور میں صبح 3 نج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر انعام الدین اقبال خان منعقد ہوا۔

تلادت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطون الرجیم ۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

وَالْهُكْمُ لِلَّهِ وَإِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَآخِذِ الْأَيْلَلِ وَالنَّهَارَ وَالْفَلَكِ الَّتِي تَجْرِي فِي النَّحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ ذَبَابٍ وَتَصْرِيفِ الْرِّيحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخِّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَأَيْتَ لِقَوْمٍ يَعْقُلُونَ ۝

سُورَةُ الْبَقَرَةُ آیات ۱۶۳ تا ۱۶۴

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا اور مہربان ۵۰ بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کے بدلتے آنے اور کشتنی کے دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواویں کی گردش اور باول کہ آسمان جو زمین کے بیچ اس حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لئے ضرور نشانیاں ہیں۔

وَمَا عَلِنَا الْأَبْلَاغُ ۝

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رونق قادری نے پیش کی۔

### نعت رسول مقبول ﷺ

صلی اللہ علیک یار رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ  
 حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے  
 جو یادِ مصطفیٰ سے دل کو بھلا کیا نہیں کرتے  
 زبان پر شکوہ رنج و الہم لایا نہیں کرتے  
 نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے  
 یہ دربارِ محمد ہے یہاں ملتا ہے بن مانگے  
 ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے  
 یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے  
 جو یادِ مصطفیٰ سے دل کو بھلا کیا نہیں کرتے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجمنٹے پر ملکہ آپاشی و قوت بر قی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دینے جائیں گے۔

محترمہ ساجدہ میر: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

### تعزیت

چودھری شوکت محمود بسراہ رکن اسمبلی کی والدہ ماجدہ، سابق رکن اسمبلی

جناب صدر شاکر کے والد محترم، سابق رکن قومی اسمبلی میاں نور حسن، سینئر صحافی

جناب ارشاد حقانی اور دیگر وفات پانے والوں کے لئے دعائے معفرت

محترمہ ساجدہ میر: پونٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! جناب ارشاد حقانی صاحب، سینئر صحافی اور شاعر پنجی کے لئے دعا کی جائے۔ ان کے لئے فاتحہ پڑھی جائے۔

میاں محمد علی لا لیکا: جناب سپیکر! شوکت محمود بسراہ صاحب کی والدہ وفات پاچھی ہیں اور ہمارے سابق ممبر صوبائی اسمبلی، ممبر ویسٹ پاکستان اسمبلی اور سابق ممبر قومی اسمبلی میاں نور حسن وفات پاگئے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعائے معفرت کی جائے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظییر الدین خان): جناب سپیکر! ہاؤس کے پرانے ممبر اور سابق ایم۔ ایں۔ اے جناب صدر شاکر صاحب کے والد محترم بھی کل وفات پاگئے ہیں ان کے لئے بھی دعائے معفرت کر لی جائے۔

مخدوم محمد ار قنی: پونٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ایک ایک کا نام لینے کی بجائے جتنے لوگ آج تک وفات پاچھے ہیں ان سب کے لئے دعائے معفرت کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، بہتر ہے۔ ان سب صاحبان کے لئے دعا کی جائے۔  
(اس مرحلہ پر دعائے معفرت کی گئی)

محترمہ سیمیل کامر ان: پونٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! چیف سیکرٹری صاحب کی گاڑی کے ساتھ accident کے بعد ایک کرمل (ریٹائرڈ) اکرام صاحب وفات پاگئے ہیں۔۔۔

### سوالات

(محکمہ آپاٹی و قوت بر قی)

#### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

**جناب سپیکر:** محترمہ! ابھی تشریف رکھیں، اس پر پھر بات کریں گے۔ ابھی وقہ سوالات ہے۔ آپ بعد میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لجئے گا۔ سب سے پہلے محترمہ طاعت یعقوب صاحبہ کا سوال ہے۔ محترمہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

**محترمہ طاعت یعقوب:** جناب سپیکر! سوال نمبر 849، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** ٹھیک ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

#### محکمہ کے پاس بلدوزر کی تعداد و دیگر تفصیلات

\*849: محترمہ طاعت یعقوب: کیا وزیر آپاٹی و قوت بر قی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جولائی 2006 سے 31۔ مئی 2008 تک محکمہ کے پاس بلدوزر زکی تعداد کیا تھی؟

(ب) مذکورہ بلدوزر میں سے کتنے قابل استعمال ہیں اور کتنے قابل مرمت اور کتنے قابل فروخت ہیں، کیا ان کی مرمت اور نیلامی کا انتظام کیا گیا ہے، اگر ہاں تو کیا اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں نیز قابل استعمال بلدوزر کب سے ناقابل استعمال ہیں؟

**وزیر آپاٹی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):**

(الف) جولائی 2006 سے 31۔ مئی 2008 تک محکمہ کے پاس بلدوزر زکی تعداد 55 تھی۔

(ب) قابل استعمال بلدوزر زکی تعداد 27 ہے اور قابل نیلامی بلدوزر زکی تعداد 28 ہے۔ ان بلدوزر زکی تین مرتبہ نیلامی کی گئی لیکن کسی نے نہ خرید۔ اب دوبارہ ان کی نیلامی کے لئے کیس متعلقہ ڈی سی او صاحبان کے دفاتر کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ ناقابل استعمال بلدوزر زکی تعداد 10 سال سے ناقابل استعمال ہیں۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال؟

**محترمہ طاعت یعقوب:** جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ناقابل

استعمال بلدوزر زکی تین مرتبہ نیلامی کی گئی۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پاہنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک ضروری بات عرض کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، جب وقت آئے گا تو میں آپ کی بات سنوں گا۔ ذرا تشریف رکھیں کیونکہ وقہ سوالات چل رہا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میری request سن لیجئے، آپ کی مربانی ہے، میں آپ سے التجاکر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ طلعت یعقوب صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ طلعت یعقوب: جناب سپیکر! جز (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ناقابل استعمال بلڈوزرز کی تین مرتبہ نیلامی کی گئی۔ میرا اس بارے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ نیلامی کس تاریخ کو کی گئی؟

### کورم کی نشاندہی

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پاہنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری التجاں لیں، مربانی کر کے میری بات سن لیں۔ اگر آپ نہیں سنتے تو پھر میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے۔ محترمہ طلعت یعقوب صاحب! تشریف رکھیں کیونکہ محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحب نے کورم point out کیا ہے۔ یہ ان کا استحقاق ہے۔ جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ اجلاس 30 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر کورم پورا نہ ہونے پر اجلاس 30 منٹ کے لئے adjourn کر دیا گیا)

(30 منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 4 نج کر 22 منٹ پر کرسی صدارت پر متمنکن ہوئے)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): پاہنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری ایڈوائری کمیٹی میں ایک بات طے ہوئی تھی کہ جس کے بارے میں ہماری معزز ممبر کو علم نہیں تھا اس لئے نادانستہ طور پر یہ ہوا کہ کورم out point ہو گیا اور پہلے بھی precedent ہے کہ جب پاؤنٹ آؤٹ کرنے والا اگر واپس لے تو پھر چیز کی طرف سے اسے restore کر دیا جاتا ہے۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ ہمیں گنتی کروانے میں دلچسپی ہے اور نہ ہی ہم وقفہ سوالات میں کورم کو out point کرنا چاہتے ہیں۔ شکریہ

### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(-- جاری)

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب باضابطہ کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ محترمہ! آپ نے نمبر بول دیا تھا اور کیا آپ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ طاعت یعقوب: جناب سپیکر! میرے سوال نمبر 849 کے جز (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ناقابل استعمال بلڈوزرز کی تین مرتبہ نیلامی کی گئی ہے۔ اس ضمن میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ نیلامی کس کس تاریخ کو ہوئی اور کیا یہ تمام 28 بلڈوزرز گزشتہ دس سال سے قابل استعمال ہیں اور اس میں کیا کمی میشی تھی؟

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس کی تاریخ نیلامی 29/12/2004، پھر فیصل آباد کی تاریخ نیلامی 29/12/2004 اور لاہور کی 2005/5/12 تھی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): جناب سپیکر! انہوں نے جو لکھا ہے کہ اب دوبارہ نیلامی کے لئے کیس متعلقہ ڈی سی او صاحبان کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ فیصل آباد، رحیم یار خان، بہاولپور، مظفر گڑھ ان چاروں اضلاع کے ڈی سی او صاحبان کو کتنے کتنے بلڈوزر نیلام کرنے کے لئے cases بھیجے گئے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ملتان کا، فیصل آباد کے 14 اور لاہور کے 13 ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): جناب سپیکر! میں مظفر گڑھ، رحیم یار خان کا بھی پوچھنا چاہتا ہوں۔

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! مظفر گڑھ میں نہیں بلکہ ملتان ڈویژن میں ہیں، فیصل آباد اور لاہور میں ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): ڈی سی او کے بارے میں لکھا گیا ہے اور یہ ڈویژن کی بات کر رہے ہیں جبکہ ڈویژن کو تو کمشنر cover کرتے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جو مشینزی سرکل ہوتے ہیں یہ ڈویژن کی سطح پر ہوتے ہیں، لاہور میں ہے، فیصل آباد اور ملتان میں ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): فیصل آباد میں کتنے بلڈوزرز ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): فیصل آباد میں 14 ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): اور یہ 14 کے 14 دس سال سے خراب حالت میں پڑے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جی۔ یہ دس سال سے خراب حالت میں پڑے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: ضمنی سوال۔

ملک محمدوارث کلو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ایک ضمنی سوال ہو گایونکہ پہلے چودھری صاحب بولے ہیں امدا پہلے وہ کر لیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ انمار چونکہ صوبائی محکمہ ہے تو ڈی سی او صاحبان کو کن rules کے تحت یہ cases بھجوائے گئے ہیں جبکہ محکمہ انمار کے اپنے دفاتروں پر موجود ہیں اور خود وزیر صاحب بھی بتا رہے ہیں کہ ڈویژنل سطح پر محکمہ کے چین انجینئر اور

مشینزی ڈویژن کا ایک علیحدہ ونگ ہے وہ اس کو ہمیشہ نیلام کرتا ہے تو ڈی سی او کو کن قوانین کے تحت یہ بھجوائے گئے ہیں؟ cases

سینئر وزیر / وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں چاہتا تھا کہ یہ سوال پوچھیں کیونکہ یہ اس محکمہ کے وزیر رہے ہیں اور میری بڑی خواہش تھی کہ یہ سوال پوچھا جائے۔ ہوتا یہ ہے کہ محکمہ ملی بھگت کر کے لاکھ والی چیز 25 فیصد، 30 فیصد کمیشن لے کر دے دیتا تھا۔ اب وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ فیصلہ کیا کہ ای ڈی او (فناں)، محکمہ زراعت اور محکمہ آپاشی کے ایک ایک آدمی پر مشتمل ایک کمیٹی بنادی ہے اس کمیٹی نے valuation کی ہے کہ اس کی اتنی قیمت ہے، جب ان کا دور تھا تو صرف چیف انجینئر کے کہنے پر نیلامی ہو جایا کرتی تھی۔ اب وہ بندرا بانٹ بند ہے اور جب تک ہماری صرف چیف انجینئر کے مطابق بولی نہیں آئے گی تو ہم اس کو نیلام نہیں کریں گے۔ ایک بلدوزر کی بولی کی قیمت سات لاکھ روپے مقرر کی تھی۔

جناب سپیکر: ان کا یہ سوال نہیں ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ ان کا سوال ہے کہ ڈی سی او صاحبان کو آپ کس اخراجی کے تحت کہتے ہیں کہ آپ نیلامی کریں؟

سینئر وزیر / وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ صوبائی مکاموں میں کوئی بھی کمیٹی تشکیل دے سکتے ہیں۔ وہ صوبہ کے چیف ایگزیکٹو ہیں۔ انہوں نے یہ کمیٹی قائم کی ہوئی ہے اس میں ای ڈی او (فناں)، ڈی سی او آفس کا نمائندہ اور محکمہ زراعت کا نمائندہ ہے۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ ایک بلدوزر کی قیمت اس کمیٹی نے سات لاکھ مقرر کی تھی۔ نیلامی میں اس کی قیمت چھ لاکھ 75 ہزار لگی لیکن وہ نہیں دیا گیا کیونکہ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ کم از کم سات لاکھ میں دیا جائے۔

چودھری عامر سلطان چیئرم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری عامر سلطان چیئرم: وزیر موصوف نے میری ذات کے حوالے سے بات کی ہے اور انہوں نے مجھے point out کیا ہے لہذا میں وزیر موصوف کے خلاف تحریک استحقاق لانے کا بھی حق

رکھتا ہوں اور منسٹر صاحب یہ ثابت کریں گے کہ کس کس معاملے میں کر پشن اور کس کس معاملے میں گڑ بڑھوئی ہے تو منسٹر صاحب کو اس کا ایوان میں جواب دینا ہو گا۔

جناب پسیکر: انہوں نے آپ کا نام نہیں لیا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب پسیکر! انہوں نے کہا ہے کہ ان کے دور میں جب یہ وزیر تھے۔ آپ یہ ٹیپ on کریں اور دوبارہ سینے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں چاہتا تھا کہ یہ سوال کریں اور پوچھیں اور مجھے ان کے سوال کرنے کی بڑی خوشی ہوئی ہے تو انہوں نے خود جواب میں کہا ہے کہ پچھلے دس سال سے ایک بلدوزر بھی نیلام نہیں ہوا تو پھر یہ کہتے ہیں کہ نہیں، اس میں نہیں اور اس میں ہو گیا۔ خدار! منسٹر صاحب! ایجادی کر کے آیا کریں کیونکہ آپ سینئر وزیر ہیں کم از کم آپ کے level پر اس طرح کی بہکی بہکی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔

جناب پسیکر: چلیں، اس بات کو چھوڑ دیں۔

ملک محمد وارث کلو: ضمنی سوال ہے۔

جناب پسیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد وارث کلو: بنگری۔ جناب پسیکر! یہ وہ موضوع ہے جسے آپ بہت پسند کرتے ہیں کیونکہ یہ زراعت کا موضوع ہے۔۔۔

جناب پسیکر: جو بات آپ کرنا چاہتے ہیں اسے میں ہی نہیں ایوان بھی پسند کرتا ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب پسیکر! 55 بلڈوزرز ٹول ہیں جو کہ ہمارے اضلاع کو دو، دو بھی نہیں آتے اور ویسے ہم دعوے کرتے ہیں کہ زراعت کے لئے ہم نے بہت بجٹ رکھا ہوا ہے تو 55 میں سے 28 بلڈوزرز ناکارہ قرار دے کر نیلامی کے لئے رکھے گئے ہیں۔ زراعت کی بہتری کے لئے بہت زیادہ پیسا الگ کر گریٹر تھل کینال بن چکی ہے اور وہاں ٹیلے اور ٹیلے بلڈوزرز کے علاوہ نہیں ہٹائے جاسکتے تو میری استدعا ہے کہ یہ ان بلڈوزرز کو کب تک درست کروالیں گے کیونکہ نیلامی میں کوئی نہیں آتا ہے! انہیں درست کروالیں اور کب تک درست کروانے کا رادہ ہے؟

جناب پسیکر: ان کا مطلب یہ ہے کہ یہ بلڈوزرز تو خراب ہیں اور آپ کو کاشتکاروں کی ضرورت کے لئے بلڈوزرز کی ضرورت ہے تو ان خراب بلڈوزرز کو دفع کریں اور نئے بلڈوزرز لے کر دیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح فرمایا کہ آپ کی requirement کے سامنے 55 بلڈوزرز توکوئی چیز ہی نہیں ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کے توسط سے یہ عرض کرتا ہوں کہ کم از کم 200 requirement پھر پوری ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آپا شی وقوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! کلو صاحب مکملہ زراعت کی بات کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مکملہ انمار کے لئے ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آپا شی وقوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہمارا کام نہروں اور راجہ ہوں تک محدود ہے اور فیلڈ میں کام کے لئے مکملہ زراعت کے پاس اپنے بلڈوزرز ہیں۔ یہ بلڈوزر تو ہم نے نہروں کی مرمت اور صفائی وغیرہ کے لئے رکھے ہوئے ہیں جن میں سے 28 ناکارہ ہیں جو اس قابل نہیں کہ انہیں مرمت کر کے دوبارہ چلا جائیں سکے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ اپنے بنائے ہوئے قاعدے کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): جناب سپیکر! میں صرف یادداہی کے لئے کہ اس Chair کے لئے exemption ہے اور اس کے باوجود اگر آپ حکم صادر فرماتے ہیں لیکن میں پالیسی کے حوالے سے صرف ایک چھوٹا سا ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ ان کے اپنے تحریر کردہ جواب کے مطابق پچھلے دس سال سے نیلامی میں کوئی خریدار نہیں آیا اور اب نیلامی ہونی ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب نے مجھے کے اوپر بداعتمادی کا اظہار کرتے ہوئے ڈی سی اوز کو کہا ہے۔ اگر انہوں نے مکملہ پر بداعتمادی کا اظہار کیا ہے تو کیا ہم یہ بھیں کہ سینئر وزیر جو اس مکملہ کے انچارج ہیں ان پر بھی بداعتمادی کا اظہار کیا ہے۔ (نعرہ مائے تحسین)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اپنی بات کو دہرائیں کیونکہ مجھے سمجھ نہیں آئی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب نے مکملہ پر بداعتمادی کا اظہار کرتے ہوئے ان سے نیلامی کا اختیار والپس لے کر ڈی سی اوز کو دیا ہے اور ایک کمیٹی

بنائی ہے۔ مکمل کے سینئر وزیر، ویسے ہمارے rules میں کسی جگہ سینئر وزیر کا نوٹیفیکیشن ہوتا نہیں ہے اور ایک نام کی چیز ہوتی ہے جتنے مرخصی لگائیں۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اگر ایسی بات نہ کی جائے تو کیا حرج ہے؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! sorry میں اپنی بات واپس لیتا ہوں۔ میری کوئی بات ناپسندیدہ ہو تو میں اسے واپس لینے میں کوئی عار نہیں سمجھتا۔ ہمارے سینئر وزیر اس مجھے کے انچارج ہیں اور ان کی ناک کے نیچے ہر چیز ہونی ہے۔ جب وزیر اعلیٰ نے مجھے پر بداعتمندی کا اظہار کر دیا تو کیا اس میں وزیر صاحب بھی شامل ہیں؟

جناب سپیکر: no, no. آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ طمعت یعقوب صاحبہ کا ہے۔

محترمہ طمعت یعقوب: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 850 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نہروں پر پن بھلی گھر تعمیر کرنے کے لئے رقم مختص کرنے کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

\*: محترمہ طمعت یعقوب: کیا وزیر آپا شی وقت بر قی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا مالی سال 07-2006 اور 08-2007 میں حکومت نے نہروں پر پن بھلی گھر تعمیر کرنے کے لئے کوئی رقم مختص کی تھی، اگر ہاں تو کتنا اور کس کس جگہ کے لئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اپر جلم کینال کی ذیلی نہر گجرات برانچ کے مقام کھوکھرا پر پن بھلی گھر تعمیر کرنے کے لئے سال 2005-06 میں رقم مختص کی گئی تھی، اگر ہاں تو کیا پن بھلی گھر تعمیر ہو گیا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر آپا شی وقت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) درست ہے کہ حکومت نے نہروں پر پن بھلی گھر تعمیر کرنے کے لئے رقم مختص کی ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمارہ نام منصبہ	نہر	پن بھلی کی گنجائش	مالی سال	مختص رقم	متباہ فنڈز	ADB & ADP
1-مرالہ ایمیڈرڈ پاور	اپنے نہر کینال	7.2 MW	2007-08	(لیں روپے)		80% & 20%
پراجیکٹ (یا لکوٹ)				151		-do-
2-چیاولی ایمیڈرڈ پاور	ایسا	5.4 MW	-do-	134		-do-
پراجیکٹ گوراؤالہ						

-do-	102	-do-	5.0 MW	ایضا	3- یگ آئٹ نال شیخوپورہ
					ہائیڈرو پاور پر اجیکٹ
-do-	108	-do-	4.0 MW	لوگر باری دا آب کینال	4- کاکڑہ ہائیڈرو پاور پر اجیکٹ
-do-	78	-do-	3.2 MW	پاکستان کینال	5- پاکستان ہائیڈرو پاور پر اجیکٹ
ADP	79.064	2006-07	3.2 MW	گجرات برائی	6- گجرات ہائیڈرو پاور پر اجیکٹ
ADP	148.298	2007-08			

(ب) یہ درست ہے کہ اپر جملم کی ذیلی نسراً گجرات برائی کے مقام کھوکھرا پر بن بھلی گھر تعیر کرنے کے لئے مالی سال 2005-06 میں رقم مختص کی گئی تھی، پن بھلی گھر ابھی تک تعیر نہیں ہو سکا اس کی وجہات درج ذیل ہیں:-

1- کنسٹلیٹنٹس (Consultants) کی سفارشات کے مطابق بین الاقوامی یا معروف تعیراتی

کمپنیوں سے معاهدے اور اس کی مجوزہ شرائط سے فائز ڈیپارٹمنٹ متفق نہ ہوا مذکورہ حکومت پنجاب کے مروجہ قوانین کے مطابق دو علیحدہ ٹینڈر برائے سول، ایکٹریکل اور مکینیکل ورکس اخبارات میں جاری کئے گئے۔

2- صرف ایک فرم کی طرف سے ٹینڈر داخل کروایا گیا جس کو ٹینڈریکل بندی پر روک دیا گیا ہے ٹینڈر کا

اشتہار دوبارہ شائع کروایا گیا لیکن ایک فرم ہیوی مکینیکل کمپلیکس (Heavy

Mechanical Complex) کی طرف سے پھر ایک ہی ٹینڈر داخل کروایا گیا کمپنی نے یہ

ٹینڈر سفارشات کے ساتھ پھر فائن ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا فائن ڈیپارٹمنٹ نے پھر اس کو منسوخ کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے ہدایات دیں کہ کنسٹلیٹنٹس کی سفارشات کے مطابق

کی بندی پر بین الاقوامی تقابی بڈز (International Competitive Bids)

کی جائیں مزید یہ کہ سول ورکس کے ساتھ ساتھ ایکٹریکل اور مکینیکل ورکس بھی ایک ہی

کنٹرکٹ میں کروائے جائیں لیکن حکومت پنجاب کے موجودہ قوانین بین الاقوامی تقابی

بڈز (International Competitive Bids) کی بندی پر کیا کروائے جائیں کہ سفارشات کے مطابق

معاهدے کی اجازت نہیں دیتے۔ لہذا حکومت پنجاب نے پبلک سیکٹر کے تمام پن بھلی گھر کے منصوبہ جات

کو پنجاب پار جریشن پالیسی کے تحت پرائیوریٹ سیکٹر کو دینے کا فعلہ کیا ہے تاکہ منصوبے

جلداً جلد مکمل ہو سکیں۔

محترمہ طاعت یعقوب: میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں جن چھ پر اجیکٹس کا ذکر کیا گیا ہے ان کے لئے رقم بھی مختص کی گئی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان پر اجیکٹس سے کب تک بھلی پیدا ہونے کی توقع ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی وقت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! 2013 تک ان پر اجیکٹس سے بھلی کی پیداوار شروع ہو جائے گی۔  
میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔  
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1850 انتہائی اہم ہے کیونکہ اس میں ہمارے اس صوبے کے عوام کی روزمرہ زندگی، ہماری تمام اندھتری، ہماری تمام ترقی اور ہمارا مستقبل اس طرح کے منصوبوں سے وابستہ ہے۔ یہاں پر بتایا گیا ہے کہ 06-2005 کے اندر صرف تین میگاوات پن بھلی پیدا کرنے کے لئے پیسے مختص کئے گئے تھے اور یہ جتنے میگاوات یہاں پر بھلی پیدا کرنے کی بات کی گئی ہے ان میں سے کسی بھی پر اجیکٹ کا ٹالام 12 مینے سے زیادہ نہیں ہے اور زیادہ سے زیادہ 18 مینے لگتے ہیں۔ 2005 کے اندر ایک پر اجیکٹ کے لئے پیسے بھی مختص کر دیئے گئے اور اس کے بعد اس کی اجازت بھی دے دی گئی کہ اس پر اجیکٹ کو شروع ہونا چاہئے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ٹوٹل 25 میگاوات بھلی نہیں ہے اور ہر شرکے اندر ان منصوبوں کو شروع ہونا تھا تو اس میں بتائے گئے مسائل کسی طور پر بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتے کہ کبھی یہ بتایا گیا ہے کہ پہلے سول ورک اور الائیٹرک ورک کو علیحدہ علیحدہ دینے کی بات کی گئی کہ مکینیکل کے لئے علیحدہ کمپنی آئے گی اور سول کے لئے علیحدہ کمپنی آئے گی۔ اگر اس کے لئے کوئی کمپنی نہ آئے تو پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان تینوں کو اکٹھا کر دیا جائے گا تو میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ یہ کس قسم کی rocket science ہے کہ دنیا سالانہ 100 میگاوات plus کی فاؤنڈیشن رکھتی ہے اور ہم پہلے پانچ سال میں 25 میگاوات نہیں کر سکے کہ یہ مسئلہ کس طرح حل ہو؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرے بھائی کی بات کافی حد تک درست ہے کہ ان چھ پر اجیکٹس میں سے پانچ کو drop کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ ان پر حکومت اپنے فنڈز استعمال نہیں کرے گی اور ایک پر اجیکٹ کے لئے پیسے رکھ دیئے گئے لیکن جب پانچ drop ہوئے تو ایک کے لئے بھی اس طرح مسائل کو حل نہ کیا گیا جس طرح کرنا چاہئے تھا۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب اور کافی میٹنگز کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ حکومت ان پانچ پر اجیکٹس کو خود بنائے گی اور پھر کے لئے مارکیٹ میں apply کیا جائے۔ اس کے لئے 10 کمپنیوں نے apply کیا تھا جن میں سے 9 نے

کو الیفائی کیا ہے اور 2015 تک انہیں RFP انٹاء اللہ ان کو مل جائے گا۔ اس کے بعد امید ہے کہ 30۔ جون 2010 تک ہم اس پوزیشن پر ہوں گے کہ موقع پر کام شروع کروں گی اور 2013 میں اس کو مکمل کریں گے۔ ان کے delay ہونے کی نیادی وجہ یہ ہے کہ پہلے حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم خود اس پر فنڈر خرچ نہیں کریں گے بلکہ public sectors سے لوگ آگر اس پر funding کریں لیکن جب کوئی funding کرنے کے لئے نہ آیا تو پھر حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ project 6 حکومت خود کرے گی۔ اس میں ابھی شق بھی ہیں کہ ایک ایک شق کو پورا کرنے کے لئے 120 دن درکار ہوتے ہیں اور کئی ایسی ہیں جن کے لئے 60 دن درکار ہوتے ہیں کیونکہ اس کی منظوری پنجاب حکومت نے نہیں بلکہ اس کی منظوری واپڈا نے دینی ہوتی ہے۔ واپڈا کے rules and regulations کو سامنے رکھتے ہوئے اس میں ٹینکنیکل تیاری میں زیادہ تائماً لگتا ہے۔

رانا محمدفضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راتنا صاحب!

رانا محمدفضل خان: جناب سپیکر! یہ جو 3.2 میگا واٹ کا project ہے جس کے لئے Consultants appoint ہو گئے اور Consultants نے سفارشات بھی کیں کہ اس کے tenders دے دیئے بھی۔ اس کے بعد جو Consultants حکومت پنجاب نے appoint کئے انہی کی سفارشات کو رد کر دیا گیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 3.2 میگا واٹ کا چھوٹا سا بھی گھر جہاں آج کل اس سائز کے بھلی گھر چھوٹی چھوٹی فیکٹریوں میں بنائے گئے ہیں اس کے لئے یہ جو شرط ہے کہ تین الگ ٹھیکیدار ہوں، ایک بھلی کا کام کرے، ایک سول ورکس کا کام کرے یہ شرط کیوں رکھی گئی ہے؟ یہ بالکل چھوٹا سا project ہے اور Consultants کی recommendations کو بھی reject کر دیا گیا۔ اب انہوں نے فیصلہ کیا کہ یہ بھلی گھر private sector بنا کر تو کیا ہے؟ بھی turn key basis پر نہیں بنائے گا، یہ چھوٹے سے منصوبے پر پالیسی کا تضاد کئی سال سے چل رہا ہے اس کو حل کیوں نہیں کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجح صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آپا شی وقت بر قی (راجہ ریاض احمد) : جناب سپیکر! رانا صاحب نے جس بات کی نشاندہی کی ہے یہ واپڈا کے rules تھے، یہ ہمارے نہیں تھے اور Consultants نے کہا ہے کہ اس کے مطابق ایک ہی ٹھیکیڈار سب کچھ کرے گا۔ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ یہ کوئی private company نہیں کر رہی ہے یہ حکومت کر رہی ہے۔ جب حکومت اس سے معاہدہ کرے گی، اس کو رقم دے گی اور جس طرح کہتے ہیں کہ "گھر تیار کر کے چابی لینا" یعنی ہر چیزوہ کرے گا تو اس معاہدے کے تحت کرایا جائے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پہلے تو راجہ صاحب سے یہ گزارش ہے کہ جو بات یہ کریں اس پر قائم رہیں کیونکہ ریکارڈ موجود ہوتا ہے، بعد میں یہ پھر نے کی کوشش کرتے ہیں لیکن وہ اسمبلی کا ریکارڈ پکڑ لیتا ہے۔ میرا پہلا سوال تو یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ 50 میگاوات سے چھوٹے project کے لئے واپڈا کی، میری اطلاع کے مطابق اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ واپڈا نے اجازت نہیں دی یہ تو کل 28 میگاوات ہے ان میں سے کوئی 5.4 میگاوات، کوئی 5 میگاوات اور کوئی 4 میگاوات کا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ واپڈا نے اس کی اجازت نہیں دی تو کیا اس بات پر یہ پکے ہیں کہ واپڈا چار چار، پانچ پانچ میگاوات کی اجازت دے گا؟ دوسرا میرا ان سے سوال یہ ہے کہ یہ 2008 اور 2009 کی budget speech میں vision کا حصہ تھا کہ یہ سارا کچھ کیا جائے گا اور اس کے لئے رقم بھی مختص کی گئی ہے۔ 2007-2008 جو ہماری حکومت کا آخری بجٹ کا سال تھا اس میں بھی رقم رکھی گئی ہے اور 2009-2008 کے اندر بھی رقم رکھی گئی ہے لیکن اس کے اندر اس میں کچھ نہیں ہوا۔ میرا تیسرا سوال یہ ہے کہ جو انہوں نے کہا اور وہ رانا صاحب کا بھی سوال تھا کہ turn key project کی اجازت نہیں دیتی۔ سوال ہے کہ یہ کیوں نہیں دیتی، کون سا قانون ہے؟ مربانی کر کے وہ قانون relevant quote کر دیں۔ میں پھر سے repeat کر دیتا ہوں تاکہ ان کو آسانی

رہے۔ [\*\*\*\*\*]

جناب سپیکر: یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔

\* بحکم جناب سپیکر الفاظ حذف کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! حذف کریں، بالکل حذف کریں اور یہ ہمیشہ صحیح بات کرتے ہیں۔ 50 میگاواٹ سے کم والے چار چار، پانچ پانچ میگاواٹ ہیں انہوں نے کون سے قانون کے تحت واپس اسے اجازت لیتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ واپس آنے اجازت نہیں دی۔ میرے علم کے مطابق اگر میں غلط ہوں تو میری اصلاح کر دیں کہ 50 میگاواٹ سے نیچے والے جو project ہیں وہ اپنا power wing بناسکتا ہے۔ اگر میں غلط ہوں تو میری اصلاح کر دیں۔ دوسرا یہ ہے کہ 2008-09 budget speech میں اس کے لئے رقم بھی رکھی گئی اور 2007-08 کا تو یہ جواب آگیا ہے۔ پیسے ہونے کے باوجود، میں نے جو حساب کیا ہے یہ کوئی 800 ملین ہے، یہ 80 کروڑ روپے کی بات ہے۔ اربوں روپے سستی روٹی اور Food Stamp Scheme پر گاہیے جاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ relevant ہیں یہ ٹھیک نہیں ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس کے لئے کیوں نہیں بنائے؟

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ ضمنی سوال پر ہیں، ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: مجھے پھر وہ مجوزہ قانون بتاویں؟

جناب سپیکر: جی، راجح صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی و قوت بر قی (راجح ریاض احمد): جناب سپیکر! پھر یہ کہتے ہیں، یہ میرے بھائی ہیں، میرے محسن ہیں اور محسن لغاری بھی ہیں ویسے تو سوتے رہتے ہیں، اٹھتے ہیں سوال کر کے پھر سو جاتے ہیں۔ میں نے کہا ہے کہ 50، یہ بالکل صحیح فرمار ہے ہیں کہ 50 تک ہمیں اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ قانون بتائیں۔۔۔

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی و قوت بر قی (راجح ریاض احمد): اب آپ بات تو سن لیں، جب بات سنیں گے تو کچھ سمجھ آئے گی۔ واپس اکے NAPRA کے قوانین ہیں وہ چاہے ایک میگاواٹ کے لئے بھی لگائیں ہم ان قوانین کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔ آئی سمجھ؟ (قفقہ)

Feasibility کے لئے تقریباً ایک سال لگتا ہے، اس کے دن مقرر ہیں۔ وہ جتنا چاہے لگائیں اگر آپ آدھا میگاواٹ کا بھی لگائیں۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے صرف مرہبانی کر کے وہ قانون quote کر دیں کہ وہ کون سا ہے؟

جناب سپیکر: وہ کیل نہیں ہیں اس لئے بنا نہیں سکتے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! وہ وزیر ہیں، وہ legislator ہیں۔ جس قانون کا وہ حوالہ دے رہے ہیں وہ قانون مجھے quote کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پھر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ NEPRA (نیپرا) کے قوانین ہیں یہ جا کر نکلوالیں اگر یہ مجھے کہتے ہیں تو میں کاپی پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میرا خمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا سوال یہ ہے کہ پچھلے بجٹ میں محکمہ انہار نے 50% میں بنانے کا اعادہ کیا تھا اور اس کے لئے رقم بھی مختص ہوئی تھی۔ ان کی اب تک کیا progress ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس کے لئے fresh question کریں۔

جناب سپیکر: رانا اعجاز صاحب! خمنی سوال جو ہوتا ہے وہ سوال سے متعلق ہوتا ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! جو main question ہوا ہے اگر میں وہ دہرا دوں تو یہ سوال اس سے بالکل relevant ہے۔ 2006-07 اور 2007-08 کے بجٹ میں جو رقم مختص کی گئی تھی اس کے اور منصوبہ جات کی بابت یہی یہ سوال ہے۔ میں جناب وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ یہ اپنے آپ کو ان lines تک محدود نہ رکھیں، یہ spirit کی بات ہے۔ انہوں نے on the floor

میں اعادہ کیا تھا کہ 50 ڈبیم بنیں گے۔ یہ ہاؤس اپنا حق رکھتا ہے کہ معزز وزیر سے یہ پوچھئے کہ اس پر کیا progress ہوئی ہے جبکہ پورا سال بھی گزر گیا ہے۔  
جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

سینئر وزیر / وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ رانا صاحب نے صح گھر سے چلتے وقت قسم کھائی تھی کہ میں نے سوال کرنا ہے لیکن انہیں یہ نہیں پتا تھا کہ کیا سوال کرنا ہے؟

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ سینئر وزیر ہیں اور ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر: یہ سب کے لئے قابل احترام ہیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہاں پر کوئی مزاحیہ dialogues تو چل نہیں رہے ہیں۔ میں نے یہاں on the floor of the House گزارش کی ہے کہ جناب آپ نے اپنے budget speech میں 50 ڈبیم کی بات کی تھی اور انہوں نے مزاحیہ انداز سے side line کر دی ہے۔ میں ان سے بڑی humble گزارش کرتا ہوں کہ اس پر ہاؤس کو بتائیں کہ اس کی کیا progress ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! وہ آپ سے پوچھ رہے ہیں کہ آپ نے جو 50 ڈبیم کی بات کی تھی ان کا کیا بنایا؟ let us be very serious in this issue.

سینئر وزیر / وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ کسی بھی حوالے سے relevant نہیں ہے، اگر آپ مجھے حکم کریں کہ اس کا جواب دون تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں لیکن مجھے انتہائی افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں بات ہو رہی ہے بجلی بنانے والے project کی اور یہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنے ڈبیم بنے ہیں؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! جب general بحث ہو گی تو اس میں پوچھ لینا۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! کیا مجھے ضمنی سوال کرنے کی اجازت ہے؟

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! آپ کو یہ حق ہے کہ آپ وزیر موصوف کو کہہ سکتے ہیں اور میں سوال دوبارہ سے پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب تمام نہیں ہے پھر علیحدگی میں پوچھ لینا یا میں آپ کو پوچھ کر بتاؤں گا۔  
مریانی، جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ بات یہ ہے کہ یہ پراجیکٹ کا 2005-06 financial year میں داخل ہو گئے ہیں تو اس پر escalation کتنی دی جائے گی یعنی original cost سے کتنا بڑھا کر یہ مکمل ہوں گے اور دوسرا سوال یہ ہے کہ اس کے اندر یہ کام گیا ہے کہ Heavy Mechanical Complex کو انہوں نے allow کیا اور اس کی decline offer کیا۔ میری اطلاع کے مطابق دنیا میں کمیں بھی mechanical اور civil فر میں ایک جیسی نہیں ہیں، mechanical فر میں علیحدہ ہیں، سول و رکس فر میں علیحدہ ہیں اور اب یہ کہتے ہیں کہ turn key بنایا جائے گا تو میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ جب یہ turn key پر آئے گا تو جو subcontractor ہو گا وہ کم از کم 25 فیصد زیادہ مانگے گا یعنی جب civil works کام کرے گا اور یہ direct کیوں نہیں ٹینڈر کرتے اور 2005 سے اب تک escalation amount میں کیا بنے گا؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آپا شی وقوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اب یہ ایک نئی بحث ہے۔ ایک یہ طریقہ ہے کہ turn key پر کرانی جائے اور ایک طریقہ یہ ہے کہ سول کا کام سول کے لوگوں کے mechanical engineering کا کام کرایا جائے اور mechanical engineering کا کام کرایا جائے یہ ایک لمبی بحث ہے لیکن ان جنیئر زنے بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس کو ایک پارٹی سے کرائیں گے تاکہ وہ اس کے چلانے اور رزلٹ دینے کی ذمہ داری ہو، اسی طرح یہ ہو گا اور ہر چیز کے positive اور negative پہلو ہوتے ہیں اگر ہم مختلف کو دیں گے تو کل جب وہ کام نہیں کرے گا تو کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا اور اگر ہم ایک ہی جگہ رکھیں گے تو کسی سے جواب لینے کے قابل ہوں گے اس لئے اس طریق کا رکھا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: شیخ صاحب! نہیں، آپ کی بڑی مریانی اور مجھے ان سوالات کے مطابق چلنے دیجئے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! دیکھیں! جب انہوں نے جواب ہی غلط دیا ہے تو یکارڈ پر لانا چاہئے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ انجینئرز جو کہتے ہیں وہ حرف آخر ہے اگر آپ خود مانتے ہیں اور آپ خود محب و طن ہیں انجینئرز نے تو اس ملک کا بیڑہ غرق کیا، انجینئرز نے تباہی مچائی ہے۔ میں آپ کو بتا دوں کہ جتنی بھی escalation دی جا رہی ہے میں ثابت کر سکتا ہوں کہ یہ اپنی cost basic سے double پر ہو گا۔

سینئر وزیر / وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اس چیز کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اسی original cost کے اندر ہی مکمل ہو گا۔

جناب سپیکر: next question محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 1714 سوال پڑھ ہوا تصور کیا جائے۔

### PIDA میں 407 خالی اسامیوں کی تفصیلات

(\*) 1714: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر آب پاشی و قوت بر قی از را نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ PIDA میں 407 اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ PIDA میں خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے کوئی اشتہار نہ دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ PIDA کے زیر انتظام نسروی نظام میں کوئی اصلاحات نہ کی گئی ہیں؟

(د) کیا حکومت PIDA میں خالی اسامیاں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ PIDA میں اس وقت 242 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے باقاعدہ تشریک کے لئے قومی اخبارات میں اشتہارات دیئے جانے کے بعد درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ PIDA کا نظام ہی نسراً نظام میں اصلاحات کی بنیاد پر رکھا گیا ہے اور مندرجہ ذیل کسان تنظیموں کو اختیارات دیئے جا چکے ہیں۔

84 کسان تنظیمیں	ایریاواٹ بورڈ، ایل سی سی (ایسٹ)	-1
67 کسان تنظیمیں	ایریاواٹ بورڈ، ایل سی سی (ویسٹ)	-2
30 کسان تنظیمیں	چشمہ رائٹ بک کینال	-3
06 کسان تنظیمیں	لوڑ جلم کینال	-4

(د) جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال وزیر موصوف صاحب سے یہ ہے کہ جو میرے سوال کا جواب مجھے موصول ہوا ہے وہ 3۔ دسمبر 2008 کو تھا۔ اس جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ خالی اسامیوں کی بھرتی باقاعدہ تشریک کے لئے قومی اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے اور درخواستیں بھی موصول ہو چکی ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کی ابھی تک current position کیا ہے اور ابھی تک اسامیاں وہیں پر ہی ہیں؟ اگر اسامیاں fill کر دی گئی ہیں تو اس کی current position کیا ہے اور جو اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے ہیں ان کا وزیر موصوف صاحب کے پاس کوئی ریکارڈ موجود ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آپاشی وقت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! current position یہ ہے کہ اب خالی اسامیاں 139 ہیں اور اخبار میں اشتہارات دیئے گئے ہیں۔ اگر محترمہ کہیں تو میں انہیں اشتہارات کی کاپی پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: ضمنی سوال۔۔۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ پہلے ضمنی سوال کر لیں اور اس کے بعد ان کو موقع دیں گے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب تک کتنی اسامیوں پر بھرتی ہو چکی ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جب انہوں نے سوال کیا تھا تو اس وقت 242 اسامیاں تھیں اور اب 139 رہ گئی ہیں اور باقی پر بھرتی ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ! اب آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہم سوال ہے کہ 103 اسامیاں آج تک خالی پڑی ہوئی ہیں جبکہ ہمارے ہاں روزگار کی بہت کمی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کب سے خالی پڑی ہوئی ہیں اور اگر یہ آج تک پر نہیں ہو سکیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، یہ پوچھ رہی ہیں کہ یہ کب سے خالی پڑی ہوئی ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! محترمہ کے یہ علم میں ہو گا کہ PIDA کا مکملہ صوبہ پنجاب میں ہے اور باقی صوبوں میں بھی اسے آہستہ آہستہ پھیلا یا جارہا ہے۔ یہ نئی اسامیاں ہیں اور جیسے جیسے نئے پر اجیکٹ آرہے ہیں ان کی اسامیوں پر اشتراکات دے کر لوگوں کو بھرتی کیا جاتا ہے پہلے کم لوگوں کی ضرورت تھی، ایک نئر تھی اور ایک پر اجیکٹ تھا، دوسرا، اب تیسرا اور چوتھا پر اجیکٹ آرہا ہے تو جیسے جیسے یہ پر اجیکٹ آرہا ہے ان کی بھرتیاں ہو رہی ہیں اور جب final projects آجائیں گے تو تمام بھرتیاں مکمل ہو جائیں گی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں انہوں نے کسان تنظیموں کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ East LCC میں 88 تنظیمیں اور West LCC میں 67 تنظیمیں بنی ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ تنظیمیں کب بنی تھیں، کب یہ function ہوئی ہیں، کب یہ پایہ تینکل تک پہنچی اور اس وقت ان کے دور میں کتنی تنظیمیں بنائی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی وقت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! محترم میرے بھائی نے جو بات پوچھی ہے یہ پہلی water board LCC East ہیں جو کہ 84 ہیں اور ان کو تقریباً گذشتہ سال ہو گئے ہیں باقی جو 67 ہیں اس میں اگر مجھے اجازت دیں تو میں وضاحت کر دوں کہ PIDA میں یہ جو تنظیمیں ہیں اور میرے ساتھ یہاں اکثریت کسان بھائیوں کی بیٹھی ہے ان سب کو بڑا شدید اعتراض ہے کہ PIDA میں بنانے سے موقع پر ایک کھالے یاراجباہ کا اقتدار گروپ ہے اور جو ایکشن ہار جاتا ہے وہ اپوزیشن ہے۔ اقتدار گروپ والے اپنے موقعے بھی کھلے کر لیتے ہیں اور پانی پر قبضہ کرتے ہیں تو اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے کہ اس PIDA میں ترمیم کرے تاکہ کسی کا کوئی حق نہ مار سکے تو اس پر کام ہو رہا ہے اور ہم چاہ رہے ہیں کہ محکمہ کواس سے بالکل آوث کر دیا جائے اور ایسے قوانین بنائے جائیں کہ محکمہ کی اس پر گرفت نہ رہے، زمیندار کو پانی ملے جس کا جتنا حصہ ہے اس کو پانی ملے اور ان rules کے تحت جیسے ہی یہ final ہوں گے تو انشاء اللہ باقی میں ایکشن کر اکر FO بنادیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1715 ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### PIDA میں واٹر بورڈ کی تعداد و دیگر تفصیلات

\* 1715: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر آپاٹی وقت برقی از راہ نواز شیخ بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب اریگلیشن اینڈ ڈرنچ اتھارٹی PIDA میں کتنے واٹر بورڈ تشکیل دیئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ PIDA میں واٹر بورڈ تمام کے تمام کام کر رہے ہیں؟

(ج) PIDA نے پانی چوری روکنے کے لئے کیا انتظام کیا ہے؟

(د) PIDA نے پنجاب میں پانی کی بہتر فراہمی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ه) PIDA کے زیر انتظام چلنے والے نہری نظام میں کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے؟

وزیر آپاٹی وقت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) PIDA میں پانچ ایکر یا واٹر بورڈز بنائے جا چکے ہیں۔

جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ایل سی سی (ایس) آپریشن  
ایل سی سی (ویس) 64 کسان تنظیم میں بنائی جاچکی ہیں جب کہ ایریاواٹر بورڈ کا لیکشن ہونا باقی ہے۔

بساو لگر میں 52 کسان تنظیم میں بنائی جاچکی ہیں۔

ڈیرہ جات کینال سرکل میں 85 کسان تنظیم میں بنائی جاچکی ہیں۔

لوڑباری دوآب کینال سرکل میں 3 کسان تنظیم میں بنائی جاچکی ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا تفصیل سے عیاں ہے کہ ہر لحاظ سے ابھی تک صرف 2 ہی ایریاواٹر بورڈ آپریشن ہے جس کا لیکشن ہو چکا ہے اور بورڈ فتنی انتظام و انصرام سنبھالے ہوئے ہے۔

(ج) راجباہ ہائے کا انتظام و انصرام ایکشن کے ذریعے بنی ہوئی کسان تنظیموں کے ذمہ ہے اور وہ ہی پانی چوری کا مدارک کرنے کی ذمہ دار ہیں۔ البتہ کسان تنظیم کی مدد ایریاواٹر بورڈ اور PIDA ہیڈ آفس سے بھی کی جاتی ہے۔ مزید برآں ملکہ انمار / حکومت پنجاب کے دیگر ملکہ جات یعنی پولیس بھی اس عمل میں معاونت کرتی ہے۔

(د) پانی کی بہتر فراہمی کے لئے کسان تنظیم مندرجہ ذیل اقدامات پر عمل کرنے کی ذمہ دار ہے۔

-1

(اف) موگوں کی درستی

(ب) گنج اور ڈسچارج کا صحیح مشاہدہ

-2

(اف) کسان تنظیم کی کارکردگی کا ایریاواٹر بورڈ اور PIDA میں موازنہ

(ب) ناقص کارکردگی دکھانے والی تنظیموں کے خلاف اقدامات

(ھ) PIDA کے تحت مکمل کئے جانے والے کام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ایریاواٹر بورڈ کسان تنظیم میں

(i) ایل سی سی (ایس) سرکل (آپریشن) 84 راجباہ ہائے کا انتظام و انصرام تفویض کئے جاچکے ہیں۔

(ii) ایل سی سی (ویس) سرکل (نان آپریشن) 64 کے ایکشن ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک ان کو اختیارات منتقل نہیں ہوئے۔

(iii) بساو لگر کینال سرکل - ایضا 52

(iv) ڈیرہ جات کینال سرکل - ایضا 85

(v) لوڑباری دوآب کینال سرکل - ایضا 3

(vi) دیگر انمار NIL 10 راجباہ ہائے کا انتظام و انصرام دیا جاچکا ہے۔

مندرجہ بالا جدول سے یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ ابھی تک PIDA کا نظام ابتدائی مرحلہ میں ہے اور ابھی تک 33 نیصد کام کی تکمیل ممکن ہو سکی ہے۔

جناب پسیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راجحیہ خادم حسین: جناب پسیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرنچ اتھارٹی جب یہ ملکہ موجود تھا تو PIDA بنانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی اور کیا اریگیشن کا ملکہ اپنے طور پر کام صحیح نہیں کر رہا تھا کہ PIDA کو یہ وجود میں لائے۔ ایک دفعہ پھر قوم کا فضلان کیا ہے اور قوم کے بجٹ پر نیا پریشر ڈال دیا گیا ہے؟

جناب پسیکر: جی، وہ کہتے ہیں کہ PIDA بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

سینئر وزیر / وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب پسیکر! یہ سوال بڑا صحیح ہے۔ یہ جو PIDA ہے میں ان کی خدمت میں عرض کروں کہ یہ پیسے لینے کے لئے بنایا گیا ہے اور کیونکہ حکومت کے اتنے وسائل نہیں ہیں پچھلی حکومت کے دور میں بنائے اور اب بھی میں مانتا ہوں کہ حکومت کے اتنے وسائل نہیں کہ وہ نہ روں کے مسائل کو اپنے فنڈز سے پورے کر سکے۔

چودھری عامر سلطان چیئرم: جناب پسیکر! مجھے اس پر اعتراض ہے۔۔۔

جناب پسیکر: جی۔

چودھری عامر سلطان چیئرم: جناب پسیکر! میری اطلاع کے مطابق یہ PIDA ایکٹ 1997 میں آیا ہے اور اس وقت میاں محمد شہباز شریف چیف منسٹر تھے۔

جناب پسیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد): جناب پسیکر! میری عرض سن لیں کہ یہ پچھلے دور میں بھی implement ہا ہے اور اس کو بنانے کا مقصد کیا ہے، میں یہ بات کر رہا ہوں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کیونکہ فنڈز کی ضرورت ہے اور حکومت کے پاس اتنے فنڈز نہیں ہیں جتنے required ہیں۔ محترمہ نے یہ پوچھا ہے کہ یہ کیوں بنایا گیا ہے تو میں نے اس کا simple سا جواب دیا ہے کہ یہ ورلڈ بک کے فنڈز لینے کے لئے بنایا گیا تھا، ان کی، یہ ضرورت تھی کہ کسان کو اس میں شامل کریں، کسان کو O.F.O. بنائیں، تنظیمیں بنائیں، کسان کو نمائندگی دیں اس لئے اس PIDA کو بنایا گیا اور اس کا بنیادی مقصد فنڈ لینا اور کسان کی اس پانی میں نمائندگی ہے۔

محترمہ آمنہ اُفت: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: No supplementary Question hour اب ختم ہوتا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر تودے دیں۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر آپ کو مل گیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! لکھے ہوئے دونوں سوالوں کے جواب میں جو تضاد ہے اس پر Privilege Motion acceptable ہے یا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: چلیں! وہ آپ کی مرخصی ہے۔ میں آپ کو منع نہیں کرتا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ نے پہلے بھی میری Motions Privilege روک کر کھی ہوئی ہیں۔ یہ ملکے کے خلاف ہے، وزیر کے خلاف نہیں ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آپاٹی وقت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

#### صلح رحیم یار خان میں بھرتی کی تفصیلات

\* 1762: میاں شفیع محمد: کیا وزیر آپاٹی وقت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2006 سے آج تک مکمل انمار صلح رحیم یار خان میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گرید، تعلیمی قابلیت، ڈومیسٹک اور پینا جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریقہ کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گرید، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشویر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فرائم کی جائے؟

(ه) جن افراد کو rules میں نزدیک کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گرید، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع rules میں نزدیک کرنے کی وجہات بیان کریں؟

وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) محکمہ انمار، ضلع رحیم یار خان میں یکم جنوری 2006 سے آج تک کوئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

البتہ Appointment and Conditions of Service, Rules-1974 کے

sub rules 17(A) کے تحت اگر حاضر سروں سرکاری ملازم وفات پا جائے یا medically unfit ہو جائے تو اس کے ایک بینیٹی کو سکیل نمبر 5-1 میں بھرتی کیا جا سکتا ہے جس کے لئے اخبار میں اشتخار دینے، میراث بنانے یا کسی قسم کی کمیٹی بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

(ب) -ایضاً۔

(ج) -ایضاً۔

(د) -ایضاً۔

(ه) -ایضاً۔

**محکمہ انمار میں قواعد کے بر عکس پر موہنزو دیگر تفصیلات  
1765\*: چودھری عامر سلطان چیئرمی: کیا وزیر آپاشی و قوت بر قی از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انمار میں کوئی اس کے لئے کم انجینئر کے گئے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ انمار فریش ریکروٹمنٹ آف انجینئرز کر رہا ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) گرید 17 اور اس رکنے والے اسامیاں بذریعہ ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ، کتنے فیصد بذریعہ روٹین پر موشن اور کتنے فیصد qualification Added کی بنیاد پر کی جاتی ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) کتنے فیصد اسامیاں بذریعہ پبلک سروس کمیشن اور کتنے فیصد بذریعہ پر موشن پر کی جاتی ہیں؟

**وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):**

(الف) درست نہ ہے بلکہ محکمہ انمار میں انجینئرز کوٹا کے مطابق ہیں۔

(ب) محکمہ فریش ریکروٹمنٹ آف انجینئرز کا ارادہ رکھتا ہے مگر بھرتی کا عمل ہائی کورٹ میں جاری رٹ کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔

(ج) گرید 17 کی اسامیوں کے لئے قواعد کے تحت ذیل کوٹا متعین ہے۔

(الف) ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ 65 فیصد

(ب) پر موشن بذریعہ ہائز کوا لیفیکیشن 15 فیصد

(ج) پر موشن بذریعہ ڈیپارٹمنٹ 20 فیصد

تاحال صرف 20 فیصد کوٹا کی 18 اسامیاں خالی ہیں جن کی پر موشن کا کیس آئندہ غور کے

لئے ڈیپی سی میں رکھا جائے گا۔

(د) جواب جزا میں دے دیا گیا ہے۔

### صلح قصور، پانی چوری کے مقدمات کی تعداد و دیگر تفصیلات

1947\*: محترمہ شہینہ خاور حیات کیا وزیر آپاشی و قوت بر قی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صلح قصور میں محکمہ آپاشی کے سال 2007 اور 2008 کے دوران کتنے پانی چوری کے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صلح قصور میں پانی چوری کرنے والے افراد میں سرکاری اہلکار بھی ملوث پائے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صلح قصور میں پانی چوری کرنے والے افراد کو محکمہ آپاشی نے کوئی کارروائی کئے بغیر چھوڑ دیا؟

**وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):**

(الف) صلح قصور میں سال 2007 میں 245 مقدمات اور سال 2008 میں 846 مقدمات درج کروائے گئے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ تاہم اگر کسی بھی الہکار کے ملوث ہونے کے شواہد میں تو اس کے خلاف فوری قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ تمام ملوث افراد کے خلاف تاوان کی کارروائی زیر کار ہے اور ان کے فیصلہ جات مقررہ مدت میں ہو رہے ہیں۔

**سرگودھا پی۔32 میں بارشوں سے فصلوں کے نقصانات کی تفصیلات**

**1970\*:** چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آپاٹی وقت برقرار نواز شیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا حلقوں پی۔32 میں 2007 میں بارشوں کے دوران سیم و تھور کی وجہ سے باغات اور فصلوں کو کافی نقصان پہنچا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نقصان کے پیش نظر اور متاثرین کو رسیلیف دینے کے لئے تجویز کیا گیا تھا کہ اوایندہ ایم سے ان ڈریز کی صفائی کی جائے گی اور ڈی نوٹیفیکیشن، گیارہ ٹیوب و یلز کو دوبارہ چلانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں گے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ماہرین کی جز (ب) میں بیان کردہ تجویز کو ابھی تک عملی جامہ نہیں پہنایا گیا جس کے باعث متاثرین میں تنشیش پائی جاتی ہے؟

(د) حکومت کب تک ماہرین کی تجویز پر عملدرآمد کرتے ہوئے ڈریز کی صفائی کا اتمام کرے گی اور ڈی نوٹیفیکیشن ٹیوب و یلز کو دوبارہ چلانے کی؟

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2008 جون، جولائی، اگست، ستمبر میں بارشوں کی وجہ سے یہ علاقہ دوبارہ متاثر ہوا ہے اور کافی نقصان ہوا ہے؟

(و) کیا حکومت جز (ب) میں مذکورہ سکیموں کو آئندہ اے ڈی پی میں رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

(ز) جن الہکار ان اور افسران نے غفلت کی ہے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیل بتائیں؟

**وزیر آپاٹی وقت برقرار (راجہ ریاض احمد):**

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست ہے۔ ڈریز کی صفائی اور اینڈاہم (O & M) کے تحت مالی سال 09-2008 میں کروادی گئی ہے جس کی تفصیل لف ہے۔ جہاں تک ڈی نوٹیفیکیشن 11 ٹیوب ویلز کو دوبارہ چلانے کا تعلق ہے۔ اس مقصد کے لئے محکمہ نے مبلغ 28 لاکھ روپے واپٹا کو ٹرانسفر مر لگانے کے لئے دے دیئے ہیں جس میں سے تین عدد ٹرانسفر مر لگ چکے ہیں اور بقايا ٹرانسفر مر لگانے کا کام جاری ہے۔

نمبر شمار	نام (ڈرین)	
-1	بیدل کلیرنس 4 آر / 3 ایل ایف ایس ڈرین	
-2	بیدل کلیرنس 5 آے ایل ایف ایس ڈرین	
-3	آسیاں والاڈرین	
-4	آر / 16 ایل ایف ایس ڈرین	
-5	آر / 17 ایل ایف ایس ڈرین	
-6	آر / 17 ایل ایف ایس ڈرین	
-7	3 ایل ایف ایس ڈرین	
-8	7 ایل ایف ایس ڈرین	
-9	چک نمبر 105 / 7 ایل ایف ایس ڈرین	
-10	آر ہڈاڈرین بر جی 0342 اور ہڈاڈرین بر جی 51234	

(ج) وضاحت جزاً میں کردی گئی ہے۔

(د) وضاحت جزاً (ب) میں کردی گئی ہے۔

(ه) درست نہ ہے۔ کونکہ ڈریز کی بروقت کھدائی کردی گئی تھی اور ڈریز کی کارکردگی بہتر رہی ہے جس کی وجہ سے نقصان بہت کم ہوا۔

(و) اس علاقہ کے زینداروں سے نئی سکیم میں اے ڈی پی کے تحت شروع کرنے کے لئے جب رابطہ کیا گیا تو متعلقہ زینداروں نے نئی ڈریز کی کھدائی کے لئے تحریری طور پر زمین دینے سے انکار کیا ہے۔

(ز) کوئی اہم کار / افر غفلت کا مر تکب نہ پایا گیا اور کوئی کارروائی نہ کی گئی۔

راولپنڈی، پھالیسہ ڈیم میں آنے والی قیمتی زمین کے مالکان کو ادائیگی کا مسئلہ

ا: نجینیر قمر اسلام راجہ: کیا وزیر آپاٹی و قوت بر قی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

2073\*

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحریک لکر سیداں ضلع اولپنڈی کے گاؤں پھالینہ میں پھالینہ ڈیم میں آنے والی قیمتی زمین کے مالکان کو بھی تک کوئی ادائیگی نہیں ہوئی اور مزید یہ کہ ان مالکان کو ادائیگی کرنے میں کتنا وقت درکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ڈیم کی بدولت پھالینہ دیہہ کی زرعی زمین کے مالکان کو اپنی زمین تک رسائی ناممکن ہو چکی ہے، جس کے لئے ایک پل کی ضرورت ہے تاکہ کسان اپنی زمینوں تک آسانی سے پہنچ سکیں؟

(ج) اس اشد ضروری پل کی تعمیر کب تک شروع ہو گی؟

وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) جوز میں ڈیم میں آئی ہے اس کی قیمت محکمہ مال کو جمع کرادی گئی ہے۔

(ب) جھیل میں آنے والی ایک لوکل سڑک کو اس کا مقابل راستہ ڈیم کے اوپر سے دے دیا گیا ہے تاکہ لوکل آبادیوں کی آمد و رفت متاثر نہ ہو۔

(ج) ڈیم ہی پل کے طور پر استعمال ہو گا اور اس کے علاوہ اگر کسی قسم کے پل کی تعمیر ہونی ہے تو وہ محکمہ کے متعلق نہ ہے۔

ضلع سرگودھا میں انہار، مائز، راجباہ جات کے نام و دیگر تفصیلات

2170\*: محترمہ وزیریہ رباب ملک: کیا وزیر آب پاشی و قوت بر قی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کون کون سی انہار، مائز اور راجباہ جات ہیں ان کے نام کیا ہیں، ان کا منظور شدہ پانی کتنا ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ب) ہر نہر، راجباہ اور مائز سے کتنے میکڑا رخصی سیراب ہوتی ہے؟

(ج) کن کن نہر، راجباہ اور مائز میں ان کے منظور شدہ پانی سے کم پانی کس بناء پر فراہم کیا جا رہا ہے؟

(د) ان انہار، مائز اور راجباہ جات کی سال 2006-07 سے آج تک سالانہ مرمت اور بھل صفائی پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ه) ان کی نگرانی پر کتنے ملازمین مامور ہیں؟

**وزیر آپاشی و قوت بر تی (راجہ ریاض احمد):**

(الف) ضلع سرگودھا کی حدود میں انمار، ماٹر اور راجہ جات ان کا منظور شدہ پانی اور آبپاش رقبہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع سرگودھا کی حدود میں نمر، ماٹر اور راجہ جات کو اپنے منظور شدہ حق سے کم پانی فراہم نہ کیا جاتا ہے۔

(د) سالانہ اخراجات کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

م	مالی سال 07-08	2006-07	مالی سال
کل خرچ (میں روپے)			
سالانہ مرمت	62.64	8.538	23.337
بھل صفائی	22.437	6.340	8.290
سرگودھا	1046	82	117
کڑانہ			559
شہار			288
رسول			
ٹوٹ			

نہرا پر جملہ پرپلوں کے حفاظتی جنگلے از سرنوگانے کا مسئلہ

2171\*: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر آپاشی و قوت بر تی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہرا پر جملہ سرانے عالمگیر سے موضع چنگس (گجرات) تک عوام الناس کے گزرنے کے لئے 9 پل بنے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پلوں خصوصاً گھوہار کے پل کے حفاظتی جنگلے ٹوٹ چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان حفاظتی جنگلوں کے ٹوٹنے کی وجہ سے کافی افراد نہر میں گر کر ہلاک ہو چکے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان پلوں کے جنگلے از سرنوگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں نیز ان پلوں کی سالانہ مرمت سال 07-06، 08-07، 09-08 اور 08-09 میں

کتنی رقم سالانہ خرچ کی گئی ہے؟

**وزیر آپاشی و قوت بر تی (راجہ ریاض احمد):**

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست ہے چونکہ یہاں سے بہت زیادہ تعداد میں ٹریکٹر، ٹرالی وغیرہ گزرتی ہیں اس لئے جنگلے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ج) اس حد تک درست ہے کہ مورخ 14-12-2008 کو ایک آدمی نمر میں گرفتار ہلاک ہو گیا تھا مگر نمر میں گرنے کی وجہ معلوم نہ ہو سکی۔

(د) مالی سال 07-08، 2006-2007 میں ان پلوں کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی البتہ اس مالی سال 2008-09 کو مندرجہ ذیل تین پلوں کی مرمت کے لئے -/682233 روپے مختص کئے گئے ہیں اور ان پر کام مکمل ہو چکا ہے۔

-1	پل بر جی 250 + 165 (نزد موضع ٹھہری)
-2	پل بر جی 010 + 199 (نزد موضع کھوہار)
-3	پل بر جی 075 + 216 (پوران)

### ٹھٹھہ محمد شاہ جھنگ کے دیہات میں آسودہ پانی کی وجہ سے وابائی امراض مزید پھیلنے کا خدشہ

\*2193: سید حسن مرتضی: کیا وزیر آپاشی وقت بر قی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیم نمر جو کہ فیصل آباد سے نکل کر ٹھٹھہ محمد شاہ جھنگ کے مقام پر دریائے چناب میں گرتی ہے، میں فیصل آباد کی سینکڑوں فیکٹریوں کا زہر آسودہ اور کیمیکل ملایاں گر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سیم نمر میں ان فیکٹریوں کے زہر آسودہ اور کیمیکل ملے پانی کی وجہ سے جھنگ کے 30/25 دیہات کے ہزاروں افراد اور مویشی متاثر ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان 30/25 دیہات میں 90 فیصد تک لوگ میپناٹس اور ڈینگنی بخار میں مبتلا ہیں؟

(د) اگر جنہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر آپاشی وقت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست ہے کہ فیصل آباد کی 34 فیکٹریاں آسودہ / گندہ پانی سیم نالہ میں ڈال رہی ہیں۔ محکمہ کی طرف سے بارہا نوٹس کے باوجود ان میں سے کسی نے بھی ٹریٹمنٹ پلانٹ نہیں

- لگایا۔ سٹرکٹ آفیسر ماحولیات فیصل آباد کو آلودہ پانی ڈالنے والی فیکٹریوں کی لسٹ مہیا کر دی گئی ہے اور ان کے خلاف کارروائی کی درخواست بھی کی گئی ہے۔
- (ب) محکمہ کے پاس اس قسم کی کوئی درخواست نہیں ہے۔
- (ج) محکمہ سے متعلق نہ ہے۔
- (د) محکمانہ کارروائی کے علاوہ اس ضمن میں کمشٹ فیصل آباد اور محکمہ ماحولیات سے بھی ان فیکٹری مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔

### آرکیو لنک کینال (منڈی ہماو الدین) کی بر جیوں کی تعمیر

- \*2256: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر آپا شی و وقت بر قی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ آرکیو لنک کینال (منڈی ہماو الدین) کی آخری 50 بر جیوں کے دوران اطراف کے کنارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کناروں کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے اس نہر کا کافی پانی ضائع ہو رہا ہے؟
- (ج) کیا حکومت اس نہر کے کناروں کی مرمت اور تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال میں کوئی رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کتنی اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟ وزیر آپا شی و وقت بر قی (راجہ ریاض احمد):
- (الف) اس حد تک درست ہے کہ آرکیو لنک کینال کی بر جی نمبر 95 تا نمبر 145 میں فری بورڈ پورا نہیں ہے۔

- (ب) درست نہ ہے کیونکہ فری بورڈ کم ہونے کی وجہ سے پانی کا ضیاع نہیں ہوتا بلکہ نہر کی حفاظت (Safety) کے لئے فری بورڈ کا پورا ہونا ضروری ہے۔
- (ج) آرکیو لنک کینال 19 ہزار کیوں سک گنجائش کی ایک بہت بڑی نہر ہے اس کے کناروں کی مرمت کے لئے جملہ ڈویشن یوجے سے اپنے سالانہ ادائینڈا یام بجٹ 2009-2010 سے تقریباً 4 ملین روپے خرچ کرے گی مگر (اوائینڈا یام) بجٹ سے تمام ٹوٹ پھوٹ والی جگہوں کی مرمت کروانا ممکن نہیں اس لئے ضروری مرمت کروانے کے لئے محکمہ پی سی-1 تیار کر رہا ہے۔ اس کی منظوری کے بعد مطلوبہ فنڈز دستیاب ہونے پر مرمت کا کام کروایا جائے گا۔

### آرکیونک کینال (منڈی بہاؤ الدین) کی تفصیلات

2259\*: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر آپاشی و قوت بر قی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آرکیونک کینال (منڈی بہاؤ الدین) کی تعیر کے وقت اس کی چوڑائی اور گھرائی کتنی تھی اور اب پانی کے کٹاؤ کی وجہ سے اس کی چوڑائی میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس نہر میں پانی کی موجودہ گنجائش 19 ہزار کیوں سک ہے، اس وقت اس نہر میں کتنا پانی چل رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس نہر میں پانی کی گنجائش میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کتنا اضافہ کب تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) آرکیونک کینال (Link Q . R) کی آرڈی 0 (RD) سے آرڈی (RD) 10 تک نہر کی چوڑائی تعیر سے اب تک 330 فٹ اور گھرائی 14 فٹ ہے کیونکہ اس Reach میں سٹون چینگ لگائی گئی ہے اس لئے اس کی گھرائی اور چوڑائی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے، باقی تمام نہر آرڈی 10 تا ڈیل (Tail) کچی ہے جس کی تعیر کے وقت چوڑائی 500 فٹ اور گھرائی 14 فٹ تھی اب پانی کے بہاؤ کی وجہ سے اس کی چوڑائی تقریباً 600 فٹ اور گھرائی تقریباً 16 فٹ ہو گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ آرکیونک کا ڈیزائن ڈسچارج 19 ہزار کیوں سک ہے اور یہ اپنے ڈیزائن کے مطابق ہی چلتی ہے۔

(ج) نہر کو کہ ڈیزائن ڈسچارج کے مطابق چلنے کی استعداد رکھتی ہے اس لئے اس کی گنجائش میں اضافہ کا جواز نہ ہے۔

### اریگیشن ورکشاپ مغلپورہ سے متعلقہ تفصیلات

2275\*: میاں محمد نوید انجم: کیا وزیر آپاشی و قوت بر قی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اریگیشن ورکشاپ مغلپورہ کب کتنے رقبہ پر قائم کی گئی تھی؟

(ب) اس ورکشاپ کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟

(ج) اس ورکشاپ میں اس وقت کون کون سی مشیزی کھڑی ہے، اس میں کتنی چالو اور کتنی خراب حالت میں ہے؟

(د) اس ورکشاپ کی سال 2006-07 اور 2007-08 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ه) اس ورکشاپ میں گرید 17 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عمدہ، گرید اور تعلیمی قابلیت بیان کریں؟

(و) اس ورکشاپ کی کتنی زمین پر عمارت یا ورکشاپ کے شیڈ ہیں اور کتنی زمین خالی پڑی ہے؟

(ز) اس ورکشاپ کی کتنی زمین پر کس کس نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، ان کے نام و پتاجات بتائیں؟

وزیر آپاشی وقت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) مغلپورہ ورکشاپ 1944 کو قائم ہوئی اور اس کار قبہ 6.67 ایکڑ ہے۔

(ب) مغلپورہ ورکشاپ میں بیجاں، ہیڈ ورکس، ریکولیٹر زو غیرہ پر نصب کئے جانے والے آہنی دروازے اور ان سے متعلقہ مشیزی نئے سرے سے بنائے جانے اور موجودہ سسٹم کی درستی کے لئے مرمت کا کام سراخجام دینا ہے۔

(ج) کل مشیزی (چالو اور ناکارہ) کی تعداد اور دیگر تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل مشیزی	تعداد	کیفیت
3	پکاپ ناکارہ	1	عدد
7	جبکہ عدد ناکارہ، 4 عدد چالو حالت	2	عدد
8	ٹرک عدد ناکارہ، 6 عدد چالو حالت	3	عدد
5	ٹریکٹر ٹرالر عدد ناکارہ، 3 عدد چالو حالت	4	عدد

(د) مالی سال 2006-07 اور 2007-08 کے دوران مذکورہ مغلپورہ ورکشاپ کے آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	آمدن (روپے) (بتنی رقم کام کیا گیا)	اخراجات (روپے) (ملازمین کو تحوہ وغیرہ)
45529712/-	1370307/-	2006-07
50364312/-	23286273/-	2007-08

(۵)

نمبر شار	نام	عمرہ	تعلیمی قابلیت
-1	رایا آصف محمود	ایکینٹو انجینئر	گریڈ 18 بی ایس سی انجینئر
-2	ریاض الحق	اسٹٹ انجینئر	گریڈ 17 - AMIE Mech:
-3	مظفر احمد	اسٹٹ انجینئر	گریڈ 17 ڈپلمہ انجینئر

(و) مغلپورہ و رکشانپ کے 2.27 ایکڑ رقبہ پر مختلف شاپس اور دفاتر قائم ہیں اور 40.4 ایکڑ رقبہ خالی تھا جو اب شالامار انٹر چینخ میں آگیا ہے۔

(ز) ناجائز مقاصدین کی نشاندہی ٹیپا کے حالیہ سروے برائے شالامار انٹر چینخ کے سلسلے میں بیانش کے دوران کی گئی اور موقع پر ان کو گرداؤ گیا ہے۔

محکمہ آبادی میں گریڈ بیس کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

2280\*: میاں محمد نوید انجینئرم: کیا وزیر آبادی و قوت بر قی از را نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آبادی میں گریڈ 20 کی منظور شدہ اسامیوں کتنی ہیں ان اسامیوں کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تجربہ، تعلیمی قابلیت کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، ولدیت، ڈوی سائل، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بیان کریں؟

(د) ان میں سے کتنے آفسیز مطلوبہ تعلیمی قابلیت، تجربہ گریڈ کے حامل ہیں، کون کون سے ان ریکوائرمنٹ پر پورا نہیں اترتے؟

(ه) کیا حکومت متعلقہ تعلیمی قابلیت، عمرہ اور گریڈ کے حامل افراد کی تعیناتی ان اسامیوں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر آبادی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) محکمہ آبادی گریڈ 20 کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 11 ہے۔ دیگر تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اسامیوں پر بنیادی تعلیم بی ایس سی سول / مکینیکل انجینئرنگ ہے جبکہ چیف انجینئر پاور کے لئے بی ایس سی الکٹریکل انجینئرنگ ہے۔ ان اسامیوں پر ترقی سنیارٹی اور ہلیت کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

(ج) تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) تمام آفیسرز مطلوبہ تعلیمی قابلیت، تجربہ اور گرید کے حامل ہیں۔  
 (ه) گرید 20 کی ایک اسائی غالی ہے جس کا کیس زیر کار ہے۔

### ب) ایس لنک سے نہر نکالنے کی تفصیلات

\* 2526: چودھری جاوید احمد (ایڈوکیٹ): کیا وزیر آپاشی و قوت بر قی از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انمار بی ایس لنک سے نہر نکالنے کا منصوبہ بنارہا ہے؟  
 (ب) مجوزہ منصوبہ سے کتنا رقبہ کماں کماں سیراب کیا جائے گا؟  
 (ج) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ مجوزہ منصوبہ سے جنوبی پنجاب خصوصاً ضلع پاکپتن، وہاڑی، بہاولنگر اور ضلع بہاول پور شدید متاثر ہونگے، ان کا کتنا رقبہ متاثر ہو گا؟  
 (د) کیا جنوبی پنجاب خصوصاً، پاکپتن، وہاڑی، بہاولنگر اور بہاول پور کے اضلاع پانی کی شدید کمی کا شکار ہیں، اس کی کو دور کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟  
 (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ مجوزہ منصوبہ جنوبی پنجاب کی زراعت کو تباہ کرنے اور لاکھوں کسانوں کا معاشی قتل ہے، اگر نہیں تو کیسے؟

وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

- (الف) یہ درست ہے۔  
 (ب) مجوزہ منصوبہ سے ضلع قصور اور ضلع اوکاڑہ کی 12 نسروں کی ٹیلوں پر واقع 96 ہزار 8 سو ایکڑ رقبہ کو پانی کی بھم رسانی کی جائے گی۔  
 (ج) مجوزہ منصوبہ کے لئے پانی اضافی طور پر بذریعہ بلوکی سلیمانی نہر (B.S.LINK) سے دیا جائے گا اور سلیمانی ہیڈرور کس پر موجودہ پانی کی مقدار میں کوئی کمی نہ کی جائے گی اس لئے ضلع پاکپتن، وہاڑی، بہاولنگر اور ضلع بہاول پور کے متاثر ہونے کا کوئی امکان نہ ہے۔  
 (د) پانی کی مجموعی کمی کی وجہ سے تمام نہری نظام متاثر ہو رہا ہے تاہم اس کی کوتناسب سے تقسیم کیا جا رہا ہے۔  
 (ه) یہ درست نہ ہے اس منصوبہ میں پانی کی کمی بیشتر نہ کی گئی ہے بلکہ موجودہ پانی کو راوی سائنس کی بجائے بلوکی ہیڈرور کس کے ذریعے متاثرہ علاقے کو مہیا کیا جائے گا۔

بہاولنگر، کاث حکیم امیر الدین بہادر وادھ میل پر پانی کی کمی کا مسئلہ

\*2530: محترمہ شمینہ نوید (ایڈو کیٹ): کیا وزیر آپاشی وقت بر قی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کاث حکیم امیر الدین تحصیل و ضلع بہاولنگر میں بہادر وادھ میل کا پانی رقبہ کے لحاظ سے کم ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ میل کا سروے کرو اکاراضی کے لحاظ سے پانی فراہم کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں توکب تک، نہیں تو وجہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟ وزیر آپاشی وقت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) درست نہ ہے۔ 2000 سے 2008 تک بہادر وادھ نسرا فارمر آر گنائزیشن سراج واد کے زیر انتظام چلتی رہی ہے۔ اب یکم جنوری 2009 سے سب ڈویلنل کینال آفیسر ملک سب ڈویلن بطور ایڈمنسٹریٹر، سراج واد کنشروں سنبھالنے کے بعد چلا رہے ہیں اور میل بہادر واد پر پانی کی قطعگئی نہ ہے بلکہ یہ اپنے منظور شدہ ڈیزائن اور حق کے مطابق چل رہی ہے۔

(ب) جواب جزا میں دیا جا چکا ہے۔

**گوجرانوالہ۔ نہر اپر چناب کی لائنز و دیگر کاموں کی تفصیلات**

\*2596: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر آپاشی وقت بر قی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر اپر چناب گوجرانوالہ شر کی Brick Lining اور دیگر کاموں پر سال 07-2006 اور 08-2007 کے دوران کچھ گرانٹ خرچ کی گئی ہے، اگر ہاں تو سالانہ کتنی گرانٹ کس کام پر کتنی کتنی خرچ ہوئی؟

(ب) یہ کام کس کس ٹھیکیدار سے کروایا گیا ہے اور محلہ کے کن کن ملازمین کی نگرانی میں کام مکمل ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو ترقیاتی کام اس نہر کے سرانجام دیئے گئے ہیں، وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ناقص کاموں کی تحقیقات مکمل کے علاوہ دیگر کسی ابھنی سے کروانے اور متعلقہ ذمہ داران سے خورد برد کر دہ رقم والپس لینے کا راہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر آبادی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) مالی سال 07-2006 میں نہر اپر چناب پر برک لائنگ (Brick Lining) کا کوئی کام نہ ہوا اور نہ ہی اس مدد میں کوئی خرچہ ہوا لبٹہ حکومت پنجاب نے بھائی "مین لائین" اپر چناب کینال، از بر جی 00+100 تا 283 منظور کیا اور مالی سال 08-2007 میں اس پر اجیکٹ پر 331.69 ملین روپے خرچ ہوئے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

- |    |                                                                |
|----|----------------------------------------------------------------|
| 1- | پلوں اور نہروں کے کناروں پر پتھر لگانے کا کام 281.65 ملین روپے |
| 2- | کیٹل گھاث بنانے کا کام 14.57 ملین روپے                         |
| 3- | کشادہ پلوں کی تعمیر اور موجودہ پلوں کی مرمت 35.47 ملین روپے    |

(ب) اپر چناب کینال کی بھائی کام ٹھکیڈار میسرز حسن سرور کو الٹ شدہ ہے جو کہ ابھی زیر تعمیر ہے اور ٹکیل شدہ کام مستتم محمد عباس شاہد چیمر، ایس ڈی او ذیشان علی اور سب انجینئر امداد علی شاہ، اطہر علی قمر، محمد آصف مغل اور محمد رمضان کی نگرانی میں ہوا۔

(ج) بھائی اپر چناب کینال کا منصوبہ ابھی تعمیر کے مرحل میں ہے تاہم دوران تعمیر کسی بھی نقص کی درستی ٹھکیڈار کی ذمہ داری ہے۔

(د) اس پر اجیکٹ کی نگرانی کے لئے مکملہ نے میسرز (NESPAK) نیپاک کو کنسٹلٹنٹ (Consultant) مقرر کیا ہوا ہے جو کہ اس منصوبے کی مکمل نگرانی اور رانیزٹنگ کرتا ہے تمام ادائیگیاں نیپاک کی منظوری کے بعد کی جاتی ہیں۔ اس طرح فنڈ میں خورد برد ہونے کا کوئی امکان نہ ہے اس لئے کسی افسر یا ہلکار کے خلاف کارروائی بلا جواز ہے۔

### پنجاب میں کوئلے سے بجلی پیدا کرنے کی تفصیلات

\*2633: محترمہ شمینہ خاور حیات: کیا وزیر آبادی و قوت بر قی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کوئلے سے چلنے والے پلانٹ لگانے کا منصوبہ بنارہی ہے جس سے بجلی پیدا کی جائے گی اگر ہاں تو اس منصوبہ کا تجھیں لگت کیا ہے اور کب تک یہ منصوبہ پایہ ٹکیل کو پہنچے گا؟

(ب) مذکورہ پلانٹس کے لئے کن جگہوں کا انتخاب کیا گیا ہے اور جگہوں کا انتخاب کرتے وقت کون سامعیار ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ منصوبہ پر عملدرآمد کے لئے کن ملکوں اور ماہرین کے ساتھ معاہدے کئے گئے ہیں اور کن شرائط پر، مکمل تفصیل ایوان کی میز پر کھی جائے؟ وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے کوئی سے بھلی پیدا کرنے والے پلانٹس لگانے کے لئے پرائیویٹ انویسٹریز سے اطماد دچھپی طلب کی ہے۔ مذکورہ منصوبہ جات تحریمینہ لاغت پرائیویٹ انویسٹریز کے مجوزہ پلانٹ اور منصوبہ پر منحصر ہو گی جو کہ تقریباً ایک میں ڈارفی میگاوات ہو گی اور منصوبے تقریباً 2013 تک پایہ تکمیل کو پہنچیں گے۔

منصوبہ جات مندرجہ ذیل جگہوں پر لگانے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

-1 سندر انڈسٹریل اسٹیٹ 50 میگاوات

-2 کھڑیاںوالہ انڈسٹریل اسٹیٹ 50 میگاوات

-3 مزید 50، 50 میگاوات پاور پلانٹ نزد انڈسٹریل اسٹیٹس

-4 ضلع خوشا بیچکوال پرمائز کے نزدیک 100، 300 میگاوات

مندرجہ بالا جگہوں کا انتخاب بھلی کی ضرورت کوئی کی دستیابی اور متعلقہ ضلع میں استعمال پر ہے۔

(ج) منصوبہ جات کے لئے چانہ کی کمپنیز گولڈن کنکارڈ، ہولڈنگ لمیڈ (چانہ) چاننا نیشنل کمپنی انجینئرنگ کمپنی لمیڈ (چانہ) اور صوبہ خراسان ایران کے ساتھ میمورنڈم آف انڈر سٹینڈنگ کئے گئے ہیں جو کہ اپنی الہیت ثابت کرنے پر منصوبہ میں شامل ہو سکیں گے۔

محکمہ آپاشی کے ٹیوب ویل آپریٹرز کی تھوا ہوں کا مسئلہ

2684\*: محترمہ شمینہ نوید (ایڈو وکیٹ) : کیا وزیر آپاشی و قوت بر قی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے آپاشی کے لئے مختلف اضلاع میں ٹیوب ویل نصب کئے تھے جواب بند ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویلز کو چلانے کے لئے ٹیوب ویل آپریٹر زبرتی کئے گئے تھے جن کو ماہ اکتوبر 2006 تا حال تنخواہ نہ دی گئی ہے؟

(ج) اگر جزء ہائے بالا کا جواب اشات میں ہے تو حکومت مذکورہ ٹیوب ویلز آپریٹروں کو ان کی تنخواہ کب تک دینے کا رادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

**وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):**

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ نے آپاشی کے لئے ٹیوب ویل نصب کئے تھے جن کو اب حکومتی پالیسی کے تحت بند کر دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ٹیوب ویل چلانے کے لئے ٹیوب ویل آپریٹر زبرتی کئے گئے مگر یہ درست نہ ہے کہ ماہ اکتوبر 2006 سے تا حال تنخواہ ادا کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ٹیوب ویل آپریٹر کو تنخواہ ادا نہیں کی جا رہی بلکہ ٹیوب ویل آپریٹر کی تنخواہ رکھنے کی وجہ سے اس کی ادائیگی نہیں ہے۔

### تحصیل جڑاںوالہ، فیصل آباد میں نسراً درختوں کی نیلامی کی تفصیلات

2722\*: رائے اعجاز حسین: کیا وزیر آپاشی و قوت بر قی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2005 تا 2007 کے دوران تحصیل جڑاںوالہ، فیصل آباد میں کتنے نسراً درخت نیلام کئے گئے ان سے کتنا آمدی ہوئی اور کتنا محکمہ کو جمع کروائی گئی؟

(ب) نیلام کرنے والے آفیسر ان والہ کار ان کے نام، عمدہ اور گرید سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جو درخت نیلام کئے گئے یا کٹوائے گئے اس کی اجازت اعلیٰ حکام سے نہیں گئی تھی اگر لی گئی تھی تو اس احتاری کا نام و عمدہ سے آگاہ کریں؟

**وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):**

(الف) سال 2005 تا 2007 کے دوران تحصیل جڑاںوالہ محکمہ انمار کی جانب سے کوئی درخت نیلام نہ کئے گئے نہ رہوں پر درخت محکمہ جنگلات کی تحویل میں ہیں لہذا جواب محکمہ جنگلات ہی دے سکتا ہے۔

(ب) وضاحت جرباً میں کر دی گئی ہے۔

(ج) ایضاً۔

قبائلی علاقہ ڈیرہ غازی خان، آپا شرقبہ کی تعداد و دیگر تفصیلات  
2859\*: سردار فتح محمد خان بزدار: کیا وزیر آپا شی وقت بر قی از راه نوازش بیان فرمائیں گے  
کہ:-

- (الف) قبائلی علاقہ ڈیرہ غازی خان میں آب پاش رقبہ کتنا ہے؟  
 (ب) مذکورہ علاقہ میں اراضی کو پانی کی سولت میا کرنے کے لئے حکومت کوئی منصوبہ تیار کرنے کا رادہ رکھتی ہے؟  
 (ج) کیا حکومت پنجاب اس علاقہ کے بخوبی و غیر آباد رقبہ کو آباد کرنے کے لئے کوئی ٹھوس پروگرام بنارہی ہے؟
- وزیر آپا شی وقت بر قی (راجہ ریاض احمد):
- (الف) ڈیرہ غازی خان میں 4 لاکھ 85 ہزار ایکڑ رقبہ زیر آپا ش ہے۔  
 (ب) ہاں ڈیرہ غازی خان میں پانی کی بہتر سولت میسر کرنے کے لئے AID US پروگرام کے تحت مکملہ انعامات منصوبہ جات تیار کر رہا ہے۔  
 (ج) جواب جز بالا میں دے دیا گیا ہے۔

سرگودھامیں قائم نسربی نظام سے متعلقہ تفصیلات  
2865\*: مسن شہزادی عمر زادی ٹوانہ: کیا وزیر آپا شی وقت بر قی از راه نوازش بیان فرمائیں گے  
کہ:-

- (الف) سرگودھامیں کون کون سی نسربیں اور ماں سرز / راجباہ جات ہیں؟  
 (ب) ان سے کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے تفصیل نہ اور ماں سرز راجباہ وار علیحدہ علیحدہ بتائیں؟  
 (ج) ان نسروں اور راجباہ / ماں سرز کا منظور شدہ پانی کتنے کیوں سک ہے تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟  
 (د) یکم جنوری 2007 سے آج تک کن کن راجباہ، ماں سرز اور نسروں کو کتنی دفعہ منظور شدہ پانی سے کم چھوڑا کیا اور ہر دفعہ کم پانی چھوڑنے کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر آپا شی وقت بر قی (راجہ ریاض احمد):

- (الف) تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر کھدوی گئی ہے۔  
 (ب) تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر کھدوی گئی ہے۔

- (ج) تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔  
 (د) لوڑ جملہ کیناں سر کل میں کسی نہ ریا جباہ اور ماہر ز کو اپنے منظور شدہ پانی سے کم فراہم نہ کیا جاتا ہے۔ البتہ بارشوں کے موسم میں ڈیمانڈ کم ہونے کی وجہ سے ضرورت کے مطابق پانی کی سپلائی کم کی جاتی ہے۔

### صلع اٹک میں بنائے جانے والے ڈیمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

\*2907: جناب شیر علی خان: کیا وزیر آپا شی و وقت بر قی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صلع اٹک میں اس وقت کتنے سال ڈیمز بنائے جا رہے ہیں؟  
 (ب) ان ڈیمز کا تخمینہ لگات کتنا ہے؟  
 (ج) ان ڈیمز پر کتنی رقم اب تک خرچ ہوئی کتنا کام موقع پر ہوا ہے اور کتنا قایا ہے؟  
 (د) ان ڈیمز کی فزیبلٹی روپورٹ کب مکمل ہوئی، ان میں کس کس ڈیم کی سائیٹ تبدیل کی گئی ہے اور سائیٹ تبدیل کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟  
 (ه) ان ڈیمز کے نقشہ جات کی کاپی ایوان میں فراہم کی جائے؟  
 (و) یہ ڈیمز کن کن ملازم میں کی زیر نگرانی مکمل ہو رہے ہیں؟  
 (ز) یہ ڈیمز کب تک مکمل ہوں گے؟

وزیر آپا شی و وقت بر قی (راجہ ریاض احمد):

- (الف) صلع اٹک میں چار ڈیمز زیر تعمیر ہیں۔  
 (ب) زیر تعمیر ڈیمز کا تخمینہ لگات 597 ملین روپے ہے۔  
 (ج) ان ڈیمز پر اب تک 316 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ 55 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 45 فیصد باقی ہے۔  
 (د) ان ڈیمز کی فزیبلٹی سال 2006 میں مکمل ہوئی کسی بھی ڈیم کی سائیٹ تبدیل نہیں کی گئی ہے البتہ سدریاں اور تاجابردار ڈیمز کے سل وے (Site) جیا لو جیکل سٹریٹا کی وجہ سے تبدیل ہوئے ہیں۔  
 (ه) مطلوبہ نقشہ جات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

- (و) یہ ڈیمز چیف انجینئر ڈولپمنٹ لاہور پی ڈی سال ڈیمز آر گنائزیشن اسلام آباد اور ایکسیسٹن سمال ڈیم ڈویژن اسلام آباد کی زیر نگرانی تعمیر کئے جا رہے ہیں۔  
 (ز) ان ڈیمز کی تکمیل 2010 تجویز شدہ ہے۔

### صلع اٹک اور چکوال کے ڈیمز کی تفصیلات

2908\*: جناب شیر علی خان: کیا وزیر آپاشی وقت برقرار ازاں بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) چل ع اٹک اور چکوال کے سمال ڈیمز میں پانی کی سٹوریج کیسپسٹی کتنی ہے؟  
 (ب) ان ڈیمز سے کتنے ایکڑ میں کو سالانہ پانی فراہم کیا جاتا ہے، کیا ان ڈیمز سے متعلق اصلاح کے علاوہ دیگر اصلاح کو بھی پانی فراہم کیا جاتا ہے؟  
 (ج) یہ ڈیمز کب کتنی لگت سے تعمیر کئے گئے؟  
 (د) ان ڈیمز کی سالانہ دیکھ بھال پر 08-09 اور 07-08 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟  
 (ه) ان ڈیمز کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

وزیر آپاشی وقت برقرار (راجہ ریاض احمد):

- (الف) چل ع اٹک اور چکوال میں واقع سمال ڈیمز کی سٹوریج کیسپسٹی بالترتیب 48194 اور 39716 ایکڑ فٹ ہے۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:-

#### صلع زیر کاشت رقبہ (ایکڑ)

26121	اٹک	-1
14538	چکوال	-2

ان ڈیمز سے کسی اور چل ع کو پانی نہیں دیا جاتا۔

(ج)

صلع اٹک میں سال ڈیم 1962 سے 2007 کے درمیان تعمیر کئے گئے اور ان پر 745 ملین روپے لگتے آئی ہے۔

صلع چکوال میں سال ڈیم 1962 سے 2007 کے درمیان تعمیر کئے گئے اور ان پر 687 ملین روپے لگتے آئی ہے۔

(د) ان ڈیمز کی مالانہ دیکھ بھال پر جو رقم خرچ کی گئی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالي سال	خرچ (میں روپے)	مالي سال	خرچ
5.049	2007-08	اٹک	-1
3.729	2008-09		
4.839	2007-08	چکوال	-2
5.209	2008-09		

(ه) تفصیل درج ذیل ہے:-

1- ضلع اٹک کے سال ڈیمز کی دیکھ بھال کے لئے اس وقت کل 52 ملاز مین کام کر رہے ہیں جن

میں 27 مستقل ملاز مین ہیں جبکہ 25 ملاز مین ورک چارج بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔

2- ضلع چکوال میں سال ڈیمز کی دیکھ بھال کے لئے 56 ملاز مین کام کر رہے ہیں جن میں سے

12 مستقل ملاز ہیں جبکہ 44 ملاز مین ورک چارج بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔

### تحصیل خانپور، آب حیات نہر کے ساتھ سیم نالے کی تعمیر کا مسئلہ

2935\*: محترمہ وزیر جعفر: کیا وزیر آب پاشی و قوت بر قی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل خانپور میں آب حیات نہر کے آس پاس سیم نالہ نہ ہونے کی وجہ سے اس علاقہ کی زمینیں بڑی تیری سے سیم و تھور کی زد میں آکر بخربھوتی جا رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس علاقہ کی زمینوں کو بخربھونے سے بچانے کے لئے آب حیات نہر کے ساتھ ساتھ سیم نالہ بنانے اور ٹیوب ویلوں کے ذریعے پانی نکالنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت کا ایسا کوئی منصوبہ زیر غور ہے کہ ان زمینوں کو بخربھونے سے بچایا جاسکے؟

وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) درست نہ ہے۔ سال 2008 میں مون سون کے سیزن میں آب حیات نہر کے آس پاس زیر زمین پانی کی سطح کچھ اوپر آگئی تھی جو کہ اب زمین سے سات تا دس فٹ نیچے چلی گئی

ہے۔

(ب) چونکہ زیر بحث علاقہ میں پانی کی سطح سات فٹ سے دس فٹ نیچے ہے اور آب حیات نہر کے ساتھ سیم نالہ کی ضرورت نہ ہے۔ اس لئے ڈریچ کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے مزید برآں ٹیوب دیل کی سکارپ (VI) سکیم پالیسی کے تحت بند کر دی گئی ہے۔

(ج) جواب جز (ب) کے تحت دیا جا چکا ہے۔

### رحیم یار خان، سیم نالوں اور ٹیوب ویلوں کی تعداد و تفصیل

2936\*: محترمہ زیرِ جعفر: کیا وزیر آپاشی وقت برقرار نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت زمینوں کی سیم و تھور روکنے کے لئے کتنے سیم نالے ہیں ان کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان سیم نالوں پر کتنے ٹیوب ویلے لگائے گئے ہیں، ٹیوب ویلوں کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تھصیل خان پور اور لیاقت پور کے سیم نالوں پر لگائے گئے اکثر ٹیوب ویل خراب ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے ان علاقوں کی زمینیں بہت تیزی سے سیم و تھور کی زد میں آکر بخوبی ہو رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان زمینوں کو بخبر ہونے سے بچانے کے لئے ان ٹیوب ویلوں کو درست کر کے جلد از جلد چلانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو معزز ایوان کو وجوہات بتائی جائیں؟

**وزیر آپاشی وقت برقرار (راجہ ریاض احمد):**

(الف) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت زمینوں کی سیم و تھور روکنے کے لئے دو عدد سسٹم کام کر رہے ہیں جن میں کئی چھوٹی بڑی ڈریز (Tributaries) شامل ہیں۔ ایک سسٹم (سیم نالہ) کا نام 123 ترکڑی ڈریں ہے۔ جو چھنی گوٹھ سے شروع ہوتی ہے اس کی لمبائی تقریباً 151 کلو میٹر بنی ہے اور دوسرا سے سیم نالے کا نام مختلف ناموں سے لیا جاتا ہے اور یہ سیم نالہ جماں جماں سے گزرتا ہے اسی نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے جیسا کہ میں آب حیات ڈریں، خان پور میں ڈریں، پریم نالہ فیروزہ، خانپور، باغو بمار، گلبرگ، کوٹ سماں، ترنڈہ سوائے خان، پٹن مینارہ، رحیم یار خان، صادق آباد، منٹھار ٹلو سے ہوتے ہوئے ریگستان میں ختم ہو جاتا ہے اس کی لمبائی 242 کلو میٹر بنی ہے۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:-

(1) ترکڑی ڈریں سسٹم

کل ٹیوب ویل

120	چالو حالت
03	بور خراب
	خانپور ڈرین سسٹم (2)
391	کل ٹیوب ویل
391	چالو حالت

(ج) درست نہ ہے بلکہ ان سیم نالوں پر لگائے گئے ٹیوب ویل باکل ٹھیک کام کر رہے ہیں ان علاقوں کی زمین سیم و تھور سے کافی محفوظ ہے۔ مزید برآں یہ ٹیوب ویل پاک آرمی کے کنٹرول میں کام کر رہے ہیں۔

(د) جواب جزا میں دے دیا گیا ہے۔

### صلع بہاد پور کی اراضی کو سیراب کرنے کی تفصیلات

\*2952: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر آب پاشی و قوت بر قی از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صلع بہاد پور کی اراضی کو سیراب کرنے والے مائن راجہا اور نسروں کے نام نیزان سے کتنا

رقہ سیراب ہوتا ہے؟

(ب) مذکورہ صلع کا کل قابل کاشت رقبہ کتنا ہے کتنے رقبہ کو نہری پانی میسر ہے اور کتنے کیوں سک فراہم کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ نہری پانی صلع کی مطلوبہ ضرورت کے مطابق کم فراہم کیا جا رہا ہے اگر ہاں تو حکومت اس کی کوپورا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) صلع بہاد پور کے علاقے کو سیراب کرنے والی نسروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ان نسروں سے 15.9 لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے۔

(ب) صلع بہاد پور کا کل قابل کاشت رقبہ 11.15 لاکھ ایکڑ اور سی اے 15.9 لاکھ ایکڑ ہے جس کے لئے 6022 کیوں سک پانی مہیا کیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع بہاولپور کی صرف لوئر بہاول کینال کو ضرورت سے کم پانی مل رہا ہے اور اس کی کوپورا کرنے کے لئے ایس ایم بی لنک کینال کی روی ماڈلنگ کی جا رہی ہے اور دریا کے سنتھ پر میلی سیفن میں ایک بیرل (Barrel) کے اضافہ کی تجویز بھی زیر غور ہے۔

### شیخوپورہ، بھل صفائی مم میں متعلقہ تفصیلات

3023\*: چودھری علی اصغر منڈا (یڈو و کیٹ) : کیا وزیر آبادی و قوت بر قی ازراہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نہروں کی بھل صفائی کے آئندہ سیزن میں بھل صفائی پر گرام میں ضلع شیخوپورہ کی کون کون سی راجباہ اور نسیں شامل ہیں؟

(ب) موجودہ سیزن میں حلقہ پی پی-165 کی کونسی نسیں اور راجباہ بھل صفائی مم میں شامل تھے اور ان کے لئے کتنا کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا یہ منصوبے اور سکیمز کب تک مکمل ہونگے، نامکمل منصوبوں کے ذمہ دار ان کوں ہیں اور حکومت ان کے خلاف کیا کارروائی کرنے کو تیار ہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سال میں حلقہ پی پی-165 میں واقع نہروں اور راجباہوں میں اس مم کے لئے کتنا فنڈ استعمال ہوا اور کون کون سی نہروں اور راجباہوں کی کن سالوں میں صفائی کی گئی اور اب ان کی کیا صورتحال ہے؟

وزیر آبادی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) نہروں کی بھل صفائی کے آئندہ سیزن، بھل صفائی پر گرام میں ضلع شیخوپورہ کی درج ذیل نسیں شامل ہیں:-

1. Noushera Disty
2. Kuthali Minor
3. Mukta Minor
4. Warn Minor
5. Sikkhanwala Feeder
6. Sheikhupura Disty Lower & Upper
7. Chichokimallian Disty
8. Bahrianwala Minor
9. Ayya Minor
10. Rasala Disty

(ب) موجودہ سیزن 09-2008 کے دوران حلقہ پی۔165 کے دائرہ اختیار میں جن نرسوں کی بھل صفائی کی گئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ نرسوں کی بھل صفائی اپنے مقررہ وقت میں مکمل کر لی گئی:-

NAME OF CANAL	COST RS (LAC)
1. Sikhanwala Disty	1.594
2. Faiz Pur Minor	0.085
3. Ahmad wala Minor	0.130
4. Mehmood Kot Minor	0.108
5. Shahdara Disty	9.818
Total	11.735

(ج) حلقہ پی۔165 کی انمار پر گزشتہ پانچ سالوں میں کل 16.604 لاکھ روپے خرچ کئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جن انمار پر بھی بھل صفائی کی گئی تھی ان کی حالت درست ہے۔

### پنجاب میں بھل صفائی کی تفصیلات

3032\*: سید زعیم حسین قادری: کیا وزیر آپا شی و قوت بر قی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال صوبہ پنجاب کی نرسوں کی بھل صفائی کی جاتی ہے اگر درست ہے تو بھل صفائی کس میں میں کی جاتی ہے؟

(ب) لاہور کی نسر کے لئے سال 09-2008 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) 08-2007 میں لاہور نسر کی بھل صفائی پر کتنا خرچ آیا تھا؟

وزیر آپا شی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست ہے کہ ہر سال ماہ سمبر اور جنوری میں نرسوں کی بھل صفائی کی جاتی ہے۔

(ب) لاہور کی نسر کے لئے سال 09-2008 میں 3.431 میلین روپے مختص کئے گئے۔

(ج) 08-2007 میں لاہور نسر کی بھل صفائی پر 4.28 میلین روپے لაگت آئی۔

### PAIDA کا ہدایہ آفس، رقبہ و دیگر تفصیلات

3048\*: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر آپا شی و قوت بر قی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی آئی ڈی اے (PIDA) کا ہیڈ آفس کماں پر واقع ہے نیزاں کا دفتر کتنے رقبے پر مشتمل ہے؟

(ب) PIDA کے ممبران کی کل تعداد کتنی ہے اور اس کی تعداد میں کمی بیشی کی کون سی اخباری منظوری دیتی ہے؟

(ج) PIDA کا سال 2007-2008 کا کل کتابجھٹ تھا نیزیہ بجٹ کن کن مقاصد کے لئے اور کماں کماں استعمال کیا گیا، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) پی آئی ڈی اے (PIDA) کا ہیڈ آفس اریکیشن اینڈ پور سیکرٹریٹ پرانی انارکلی لاہور کے احاطے میں واقع ہے اور اس کے دفتر کا رقبہ 4500 مرلچ فٹ ایریا پر مشتمل ہے۔

(ب) PIDA کے ممبران کی موجودہ تعداد 16 ہے جس میں 10 کسان ممبران ہیں اور 5 غیر کسان ممبران بھی شیت عمدہ ہیں جن کی کمی بیشی کا اختیار حکومت پنجاب کو ہے اور وزیر آپاشی اس کا چیزِ میں ہوتا ہے۔

(ج) PIDA کا مالی سال 2007-2008 کا کل بجٹ 1209 ملین روپے تھا جس میں سے 78 ملین روپے PIDA ہیڈ آفس اور ادارہ جاتی اصلاحات کیلئے خرچ کئے جائیں گے جبکہ 1131 ملین روپے لوڑ چنان کیناں سسٹم فیصل آباد کی بحالی کے ترقیاتی پروجیکٹ کے لئے خرچ کئے گئے؟

**محکمہ آپاشی ضلع سیالکوٹ کو گرانٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات**

\*3127: رانا آصف محمود: کیا وزیر آپاشی و قوت بر قی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2007-08 اور 2008-09 محکمہ آپاشی ضلع سیالکوٹ کو کتنی گرانٹ سال وار فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تزاہوں اور ڈی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم سے ان سالوں کے دوران خطاً بند کس کس جگہ کتنی لاغت سے بنائے گئے؟

(د) ان بند کے نام، تخمینہ لاغت اور یہ کس کس نمر / دریاپ بنائے گئے؟

وزیر آپاشی و قوت بر تی (راجہ ریاض احمد):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں گرانٹ کی فراہمی کی تفصیل۔

مالي سال	خرچ
----------	-----

32.474 ملین روپے	2007-08
------------------	---------

55.994 ملین روپے	2008-09
------------------	---------

(ب) ضلع سیالکوٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ڈی اے پر خرچ کی تفصیل۔

مالي سال	خرچ
----------	-----

57.459 ملین روپے	2007-08
------------------	---------

60.063 ملین روپے	2008-09
------------------	---------

(ج) ضلع سیالکوٹ کی پسروں نک ڈویرین میں مالي سال 2007-08 میں ایک بند "ڈیپس بند"

سے ظفر وال کنگرہ روڈ تا ڈیک نالہ کی دائیں طرف "تعمیر ہوا جس کی لاغت 56.0 ملین

روپے تھی جبکہ 2008-09 میں کوئی بند تعمیر نہ ہوا ہے۔

(د) جواب جبالا میں دے دیا گیا ہے۔

### غیر نشان زده سوالات اور ان کے جوابات

پیدا کی مدد میں ولڈ بینک اور جاپان بینک کی امداد و دیگر تفصیلات

22: راؤ کا شف رحیم خان: کیا وزیر آپاشی و قوت بر تی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پیدا کی مدد میں ولڈ بینک اور جاپان بینک نے 1997 کے بعد کتنے ارب ڈالر کی امداد کی ہے؟

(ب) اس امداد میں سے صوبہ پنجاب اور خصوصاً ضلع فیصل آباد کے زمینداروں کی بہتری کے لئے کتنا رقم خرچ کی ہے؟

(ج) اس امداد میں سے کتنا رقم پیدا کے تمام افسران بیشوں تمام ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ کی گئی ہے اور اب کتنا رقم بنا یا ہے؟

(د) کیا میں سی ایسٹ سرکل فیصل آباد میں ایف اولیس کا کبھی آڈٹ ہوا ہے؟

(ه) کیا آبیانے کی ریکوری 100 فیصد ہو رہی ہے اور ریکوری کا کوئی حساب کتاب ہے، تو اس کی تفصیل بتائی جائے، یہ ریکوری کی تفصیل ایں سی سی ایسٹ سرکل فیصل آباد کے بارے میں ہے؟

(و) کیا اتنے ٹیکنیکل اور حساس ادارے کو چلانے کے لئے پیدا کے چیز میں اور ممبر ان کے انتخاب کے لئے تعلیم کی شرط مقرر ہے، اگر نہیں تو وہ بتائیں؟

وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف)

(i) حکومت پاکستان کے منصوبہ نیشنل ڈریٹنچ پروگرام 1197 نومبر 2004 کے تحت ورلڈ بنسک اور جاپان بنسک کی طرف سے صوبہ پنجاب میں نہروں اور سیم نالوں کی بہتری و ادارہ جاتی اصلاحات کے لئے حکومت پنجاب کو 5162.691 ملین روپے قرضہ ملا جس میں ادارہ جاتی اصلاحات کی مد میں قرضہ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ورلڈ بنسک	115.83	ملین روپے
جاپان بنسک	2.271	ملین روپے

(ii) پنجاب گورنمنٹ پیدا کے نہروں کی بجائی براۓ ایں سی سی پارٹ (بی) منصوبے کے لئے جاپانیں 12,253 ملین کے فندز جاپان بینک کے ساتھ قرضے کے معاهدے کے تحت خرچ کر رہی ہے اور یہ رقم 30 جون 2006 سے دسمبر 2011 تک خرچ کی جائے گی۔

(ب) نیشنل ڈریٹنچ پروگرام منصوبہ کے تحت پنجاب میں نہروں اور سیم نالوں کی بہتری کے لئے مندرجہ ذیل رقم خرچ ہوئی ہیں:-

صوبہ پنجاب	5056.85	ملین روپے
صلح فیصل آباد	124.98	ملین روپے

(ج) 31 نومبر 2004 پیدائشاف کو تقریباً 34 ملین روپے تنخواہ ادا کی گئی ہے ان میں سے تقریباً 23 ملین روپے حکومت پنجاب کے فندز سے اور تقریباً 11 ملین روپے ورلڈ بنسک کے فندز سے حکومت پنجاب نے ادا کئے۔

(د) ایف او کا انٹرنل آڈٹ پیدا کے اپنے شفاف نے کیا ہے اور چارٹر اکاؤنٹ فرم سے ایف او کا ایکسٹرنل آڈٹ شروع ہو چکا ہے اور یہ آڈٹ نسی نظم کے انتظام انصرام کی کسانوں کو سپردگی کی تاریخ سے لے کر 30-06-2007, 30-06-2008, 30-06-2009 اور 30-06-2010 تک ہو گا۔

- (ه) کسان تنظیموں کے تحت ہر فصل کی آبیانہ کی وصولی، بہتر انداز میں ہو رہی ہے۔ جس کی تفصیل فصل وار ایوان کی میز پر کھدو گئی ہے۔
- (و) پیڈا ایکٹ 1997 میں جیسے میں پیڈا اور کسان ممبران کے لئے کوئی تعلیمی معیار مقرر نہیں ہے۔

صوبہ پنجاب میں نہری پانی کے منظور شدہ کوٹا کی تفصیلات

29: میاں محمد رفیق: کیا وزیر آب پاشی و قوت بر قی از راہ نواز شہیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ پنجاب کے نہری نظام آب پاشی میں صوبہ بھر کی تمام نسروں پر آب پاشی کے نہری پانی کا منظور شدہ / عطا کردہ نہری پانی کا کوتا (واٹر الاؤنس) فی ہزار ایکڑ کتنا مقرر ہے؟

وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

صوبہ پنجاب کے نہری نظام آب پاشی میں صوبہ بھر کی تمام نسروں کے لئے منظور شدہ کوٹا (واٹر الاؤنس) فی ایکڑ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار نام نسروں واٹر الاؤنس (فی ہزار ایکڑ)

(ششمہی)	(سالانہ)		
3.25	3.03	اپر جمل	1
4.36	2.84	لوئر جمل	2
2.93	2.73	اپر پنجاب	3
4.30	3.17	لوئر پنجاب	4
3.30	3.00	لوئر باری دوآب	5
-	3.22	سینٹرل باری دوآب	6
4.80	3.00	حولی سندھنائی	7
4.80	-	رنگ پور	8
5.50	-	دیپاپور	9
5.50	3.60	پاکپتن	10
5.50	3.60	فورڈ واد	11
4.50	3.60	صادقیہ	12
5.50	-	میلسی	13

5.50	-	قاک پور	14
5.50	4.0 $\leftarrow$ 2.50	بساول	15
5.50	4.20	پنجندر	16
5.50	4.25	عابیہ	17
-	3.18	تھل	18
8.57	-	مظفر گڑھ	19
6.36	-	ڈی جی خان	20

رجیم پار خان، 05-06-2004 اور 05-06-2005 میں فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

97: جناب محمد اعجاز شفیع: کما وزیر آبادشی و قوت بر قی از راه نوازش بان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آپاٹشی ضلع رحیم یار خان کو 05-04-2004 اور 06-05-2005 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

- (ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم سرینڈر کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کی تنواع ہوں پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری افسران کوئی اے / ڈی اے کے سلسلے میں خرچ ہوئی؟

(ه) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول پر خرچ ہوئی؟

(ز) کتنی رقم یو ٹیلیٹی بلز کی ادا نیکی پر خرچ ہوئی؟

(ح) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر آبیاشی وقت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) محکمہ آبادی ضلع رحیم بارخان کو فراہم کر دہ فنڈز

مالی سال 2005-06 مالی سال 2004-05

ردو پی 333216079/- ردو پی 271711623/-

(一)

336841715/- 269749403/- خیچ

324024/- 5679885/- سریندر

(ج) تخلیہوں کی مد میں اخراجات

168577206/-	164822959/-
(د) ٹی اے / ڈی اے کی مدد میں اخراجات	
1136955/-	945852/-
	(ه) گاڑیوں کی خریداری پر اخراجات
0	0
	(و) گاڑیوں کی مرمت / تیل کی مدد میں اخراجات
2985175/-	3020587/-
	(ز) یو ٹیلٹی بلز کی مدد میں اخراجات
2075458/-	2356610/-
	(ح) ترقیاتی منصوبوں پر اخراجات
123403064/-	96323706/-

پنجاب میں نہری پانی کی تقسیم کافار مولہ و دیگر تقسیلات

98: حافظ محمد قمر حیات کا ٹھیکیا: کیا وزیر آب پاشی و قوت بر قی از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں نہری پانی کی تقسیم کا کیا فارمولہ ہے؟

(ب) کیا لوگوں کے مختلف اضلاع کو سیراب کرتی ہوئی جھنگ پہنچتی ہے اس کے پانی کی تقسیم اس فارمولے کے تحت ہوتی ہے یا افسران کی مرضی سے؟

(ج) اگر مذکورہ نہر میں پانی کی تقسیم فارمولے کے تحت نہیں ہو رہی تو حکومت کب تک جھنگ کے غریب کسانوں کو منصفانہ طور پر پانی کی فراہمی کو یقینی بنائے گی، اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) پنجاب میں نہری پانی کی تقسیم و اثر اکار ۱۹۹۱ کے مطابق تربیلا اور منگلاڈیم میں موجودہ ذخائر پر منحصر ہوتی ہے۔

(ب) لوگوں کی نہری پانی کی ذیلی انسار بلا امتیاز منظور شدہ وارہ بندی پروگرام کے تحت چلانی ہے اور اپرچناب کینال کی ذیلی انسار بلا امتیاز منظور شدہ وارہ بندی پروگرام کے تحت چلانی

جاتی ہیں۔ وارہ بندی پروگرام کی نقول تمام کھال کمیٹی کے ممبران، ناظمین اور نمبرداروں کو فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) لوگوں کیناں کی ذیلی انصار میں پانی کی تقسیم منصفانہ طور پر منظور شدہ وارہ بندی پروگرام کے مطابق کی جا رہی ہے اور اس کی تقسیم میں کسی نہ ریاضی ضلع کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا جا رہا ہے۔

**پانی چوری کی روک تھام کے لئے قوانین میں ترمیم کا مسئلہ**

101: جناب طاہر احمد سندھو: کیا وزیر آپاشی و قوت بر قی از راہ نواز شہ بیان فرمائیں گے کہ:-  
(الف) کیا یہ درست ہے کہ زمیندار کینال ایر یگنیشن واٹر بشوول مینڈرز میں چوری نق卜 لگا کر پانی کا رخ اپنی طرف موڑ لیتے ہیں جس سے عام پبلک کا برداشت انسان ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانی چوری کی روک تھام سے متعلق موجودہ قوانین پر مناسب طریقے سے عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے، جس سے کسانوں کو واٹر سپلائی میں قلت کاساما ہے؟

(ج) کیا پانی چوری کے تعزیری قوانین میں ترمیم کی ضرورت ہے تاکہ اس جرم کی روک تھام کے لئے اس کے مرکتب افراد کی سزا میں اضافہ کیا جاسکے؟

(د) کیا حکومت عوام کی فلاج و بہبود کی غاطر مندرجہ بالا صورت حال سے نہیں کے لئے مزید اقدامات اٹھانے کا راہ درکھستی ہے؟

**وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):**

(الف) اس حد تک درست ہے کہ پانی کچھ زمیندار ان چوری کرتے ہیں اور ان کے اس عمل سے نچلے حصے کے زمیندار ان کی حق تلفی ہوتی ہے۔

(ب) درست نہیں ہے۔ پانی چوری کے متعلقہ قوانین پر عمل درآمد جاری ہے جس کی وجہ سے ٹیلوں پر پانی پہنچانے میں مدد ملتی ہے پانی چوری کے تعزیری قوانین دو طرح کے ہیں۔ ایک دفعہ 430 تعیزیرات پاکستان اور دوسرا دفعہ 70 کینال اینڈ ڈرنچ ایکٹ میں سال 2006 میں ترمیم ہوئی ہے جس میں پانی چوری کی سزا بڑھادی گئی ہے اور جرمانہ 200 سے بڑھا کر 15000 روپے کر دیا گیا ہے۔

- (ج) وضاحت جز بالا میں کردی گئی ہے۔  
 (د) بالا وضاحت کی روشنی میں حکومت پنجاب مزید ترمیم کا ارادہ نہیں رکھتی۔

### مظفر گڑھ کینال کی بھل صفائی و دیگر تفصیلات

- 112: ملک احمد کریم قصور لنگر یاں: کیا وزیر آپاشی و قوت بر قی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:  
 (الف) مظفر گڑھ کینال کی بھل صفائی اور کناروں کی پچھلی کا کتنا کام ہو گیا ہے اس پر کتنا خرچ ہو گیا ہے، بقیہ کتنا ہونا ہے اور اب تک کام مکمل کیوں نہیں ہوا ہے؟  
 (ب) مظفر گڑھ میں بہشتی ڈسٹری بیوٹری کا کتنا کام مکمل ہوا ہے، کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، عرصہ ایک سال سے ڈسٹری بیوٹری دوبارہ پانی نہیں لے رہی وجہ بیان فرمائیں، عوام الناس کی خطیر رقم کیوں ضائع کی گئی؟

وزیر آپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

- (الف) منظور شدہ تخمینہ میں مظفر گڑھ کینال کی بھل صفائی کا کام شامل نہ ہے البتہ مظفر گڑھ کینال کے کناروں کی مضبوطی اور پچھلی کا 181.00 ملین روپے (20 فیصد) کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ جس میں سے 115.00 ملین روپے کی ٹھیکیدار ان کو ادائیگی ہو چکی ہے اور بقیہ 66.00 ملین روپے بوجہ عدم دستیابی فنڈزادائیگی پینڈنگ ہے۔ باقیا 80 فیصد کام پر 774.14 ملین روپے لگت آئے گی کام مکمل نہ ہونے کی وجہ فنڈ زکی عدم دستیابی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے فنڈ ز جاری ہونے پر کام دوبارہ شروع ہو جائے گا۔

- (ب) مظفر گڑھ میں بہشتی ڈسٹری بیوٹری کا کام مکمل ہو چکا ہے اس منصوبہ کی کل تخمینہ لگت 15.00 ملین روپے تھی جبکہ خرچ 11.00 ملین روپے ہوا۔ نرگناش کے مطابق پانی لے رہی ہے اور عوام الناس کی خطیر رقم ضائع نہیں کی گئی۔

### محکمہ انہار ضلع حافظ آباد میں بیلداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

- 125: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر آپاشی و قوت بر قی از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-  
 (الف) محکمہ انہار ضلع حافظ آباد میں کل کتنے بیلدار ہیں اور وہ کس کس جگہ تعینات ہیں؟  
 (ب) کیا محکمہ انہار ضلع حافظ آباد میں بیلداروں کی اسامیاں خالی ہیں اگر ہاں تو کتنی اور حکومت کب تک ان خالی اسامیاں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) محکمہ انہار ضلع حافظ آباد میں بیلداروں کی منظور شدہ اسمایاں 307 ہے اور ان میں سے

194 اسمایوں پر اہلکار کام کر رہے ہیں:-

04	- مین لائیں سیکشن	1- (ایل سی ویسٹ سرکل)
04	II- سکھی سیکشن	
09	III- تاؤ آن سیکشن	
05	IV- بھوڑا سیکشن	
05	V- ہندو آن سیکشن	
27	ٹوٹل	
07	VI- پر گو گیر ابرانچ + میانوالی	2- (ایل سی ایسٹ سرکل)
01	II- راجہا جوریاں	
01	III- راجہا کسوکی	
01	IV- جلال آن	
01	V- شیر	
01	VI- سوچھوکی	
01	VII- میوانہ	
25	VIII- کوٹ نکہ + میتلائیں	
38	ٹوٹل	
27	IX- ایل سی فیڈر	3- (کیوبی لنک سرکل)
13	II- کیوبی لنک کینال	
10	III- رسول گرد رنچ سیکشن	
06	IV- کیوبی لنک کینال	
12	V- کالونی سیکشن	
07	VI- فلڈ بند پنڈی بھیاں	
75	ٹوٹل	
23	IX- حافظ آباد رنچ سیکشن	4- (سمنالہ جات سرکل)
12	II- علی پور رنچ سیکشن	
09	III- کسوکی ڈریچ سیکشن	

17-خانقاہ ڈگر ان سیکشن  
54 ٹوٹل

(ب) محکمہ انمار ضلع حافظ آباد میں بیلداروں کی کل 113 اسامیاں غالی ہیں حکومت کی منظور شدہ پالیسی کے مطابق بھرتیاں کی جائیں گی۔

### پنجاب اریگیشن اتحاری کے اغراض و مقاصد

138: رانا آصف محمود، کیاوزیر آبپاشی و قوت بر قی از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب اریگیشن اتحاری کے قیام کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ب) اتحاری مذکورہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے؟

(ج) اتحاری مذکورہ کے قیام سے اب تک اصلاح آبپاشی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت بر قی (راجہ ریاض احمد):

(الف) پنجاب اریگیشن اور ڈرتخ اتحاری کا قیام پنجاب اسمبلی کے منظور شدہ ایکٹ 1997 کے تحت معرض وجود میں آیا اس کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں۔

-1 آبپاشی و نکاسی آب کے طریق کار اور موجودہ نظم نست کے ڈھانچے کو زیادہ موثر اور شفاف بنانے۔

-2 صوبے کے نظام آبپاشی، نکاسی آب اور نظام انسداد سیلاب کی باغالت اور موثر دیکھ بھال اور عمل درآمد کا انتظام کرنا۔

-3 موجودہ آبپاشی و نکاسی آب کے نظام کو دری پابندیاں پر پائیدار بنانا۔

-4 نظام آبپاشی سے فائدہ حاصل کرنے والوں کو اس نظام کی دیکھ بھال اور عمل کاری میں شریک کرنا۔

(ب) پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرتخ اتحاری کا انتظامی ڈھانچہ مندرجہ ذیل ہے:-

نمبر شمار	عمرہ	جیشیت	تعداد	تریخ
وزیر آبپاشی و بر قیات	1	چیز میں	1	بجیشیت عمرہ
کسان نمائندگان	10	مبر	2	کسان
چیز میں پلانگ اینڈ ڈیلپنٹ	1	مبر	3	بجیشیت عمرہ
سیکرٹری آبپاشی و بر قیات	1	مبر	4	بجیشیت عمرہ
سیکرٹری خزانہ	1	مبر	5	بجیشیت عمرہ

بھیشیت عمدہ	ممبر	1	سیکرٹری زراعت	6
بھیشیت عمدہ	ممبر	1	ینجگ ڈائریکٹر پیدا	7

(ج) پنجاب کے نسراً نظام میں پیدا کے تحت ادارہ جاتی اصلاحات کا پروگرام زیر تکمیل ہے۔ جس کے تحت راجہاں کی سطح پر کسان تنظیموں کی تشكیل اور بڑی نعروں کی سطح پر ایساً یا اس بورڈ کا قیام عمل میں لا یا جا رہا ہے تاکہ لوگوں کے مسائل ان کی دہلیز پر حل ہو سکیں اور انہیں دور راز کے سفر کی مشکلات سے بچایا جاسکے۔ اب تک ایساً یا اس بورڈ کی تشكیل اور کسان تنظیموں کو نسراً نظام تفویض کرنے کے متعلق پوزیشن حسب ذیل ہے:-

فارم آگنائزیشن	ایساً یا اس بورڈ
تمام راجہاں ہائے پر 84 کسان تنظیمیں کام کر رہی تھیں جو مورخ 31-12-2008 کو اپنی توسعی مدت پوری ہونے پر ان کی جگہ ایڈمنسٹریٹر مقرر کردیئے گئے ہیں اور اگلی ان کسان تنظیموں کے ایشن ہونا باتی ہیں۔	ایساً یا اس بورڈ کی (ایسٹ) ایساً یا اس بورڈ کے 2007 سے کام کر رہا ہے
64 کسان تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔	ایساً یا اس بورڈ کی (ایسٹ) ایساً یا اس بورڈ کے نویقائی ہوا ہے اور ایکشن ہونا باتی ہے بہاؤ لگگ ایساً یا اس بورڈ کے نویقائی ہو چکا ہے
52 کسان تنظیموں کا ایکشن ہو چکا ہے لیکن ابھی فعال نہیں ہے البتہ اس سرکل میں تین تین کسان تنظیمیں 2000 سے کام کر رہی تھیں جو کہ مورخ 31-12-2008 کو اپنی توسعی مدت پوری ہونے پر ان کی جگہ ایڈمنسٹریٹر مقرر کردیئے گئے ہیں اور اگلی مدت کے لئے ان تین تنظیموں کے ایکشن ہونا باتی ہیں۔	ڈیرہ جات ایساً یا اس بورڈ کے نویقائی
3 کسان تنظیمیں بنائی جا چکی ہیں باقی پر ابھی ایکشن نہیں ہوا	لوگوں کی دو آب ایساً یا اس بورڈ کے نویقائی ہو چکا ہے
مذکورہ کسان تنظیمیں جو خالصتاً کسانوں پر مشتمل ہیں اور علاقے کے کسانوں کے ووٹوں کے ذریعے ہی منتخب ہوتی ہیں تشكیل دے کر نعروں کے نظام نصرام، آبیانہ کی تثبیت وصولی، پانی کی منصفانہ تقسیم، وارہ بندی، چک بندی اور دیگر تنازعات کا حل، انتظامی و مالی امور ان کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔	

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پسیکر: آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ خیر تو ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب پسیکر! اگر آپ اجازت دیں گے تو بتاؤں گی۔

جناب پسیکر: جی، بتائیں!

محترمہ سیمل کامران: جناب پسیکر! ہاؤس کی توجہ ایک بہت اہم issue کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔

جناب پسیکر: پہلے چودھری صاحب سے یہ پوچھ لیں کہ Call Attention Notice ضروری ہوتا ہے یا پوائنٹ آف آرڈر؟

محترمہ سیمل کامران: جناب پسیکر! Call Attention Notice بہت ضروری ہوتا ہے اور پوائنٹ آف آرڈر بھی بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر میں ہم کوئی irrelevant بات نہیں کرتے ہیں۔ اس وقت صوبے میں جو بھی کچھ ہو رہا ہے ہم اسی کے بارے میں بات کرتے ہیں۔

جناب پسیکر: جب بحث ہو گی۔ آپ تب بحث کر لیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب پسیکر! بحث کل بھی ہوئی تھی، بحث آج بھی ہوئی۔ اس بحث کے ہونے کا کیا فائدہ کہ اس میں بھی وہی irregularities ہو رہی ہیں، وہی حرکتیں ہو رہی ہیں، وہی لاءِ اینڈ آرڈر کی situation in session تھی۔ چیف سیکرٹری صاحب کی تیز رفتار گاڑی نے ایک کرنل صاحب کو کل کے شدید زخمی کر دیا اور وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے خالق حقیقی سے جاملے۔ چیف سیکرٹری صاحب پہلے خود ہی اتنے تیز رفتار ہیں کہ انہوں نے صوبے کے کروڑوں روپے اپنے دفتر پر خرچ کئے ہیں، اس کو ایک لاؤ صاحب کا دفتر بنایا ہے۔ لوگوں کے گھروں کو مسمار کیا ہے پھر وہ خادم اعلیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اسی تیز رفتار سے، اسی برق رفتار سے لوگوں کی معطلياں کرتے ہیں، ان کو بھرتی کرتے ہیں۔ میں Hon'able Law Minister سے پوچھنا چاہتی ہوں کیونکہ میرے knowledge کے مطابق لاءِ منسٹر صوبے میں قانون کا رکھوا لا ہوتا ہے اور جب وہی لاءِ منسٹر barrier توڑ کر قانون توزتا ہے اور جو چیف سیکرٹری ہے وہ آرڈر پر عملدرآمد کرنے کا پاندھی سمجھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! بس کریں۔ اب بات ختم کر دیں۔

محترمہ سیمیل کامر ان: جناب سپیکر! یہ اس وقت بت serious issue بنا ہوا ہے۔ آپ پلیز! میری بات مکمل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: اس کو باقاعدہ لکھ پڑھ کر لائیں پھر بات کریں گے۔  
شیخ علاؤ الدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ سیمیل کامر ان: جناب سپیکر! I am already on point of order!

جناب سپیکر: ٹھس ریس، ٹھس ریس۔ ابھی ان کا پوائنٹ آف آرڈر ختم ہو جانے دیں۔

محترمہ سیمیل کامر ان: جناب سپیکر! جب صوبے میں حکومت کا کام لوگوں کی خرید و فروخت ہو گا، جب ایک پرائیویٹ ہسپتال میں کسی بچی کا انتقال ہوتا ہے تو وہ ہسپتال seal کر دیا جاتا ہے۔ پہلی دفعہ میں نے یہ سنایا ہے کہ اس ہسپتال کے مالک کے خلاف 302 کا مقدمہ درج ہوتا ہے۔ اُسی صوبے میں مجھے لاءِ منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ اس چیف سیکرٹری کے خلاف کیوں مقدمہ نہیں درج ہوا؟ اگر میرا ڈرائیور میری گاڑی میں بیٹھا ہے اور specially کینٹ کے علاقے میں جاں ہر سڑک پر فقار لکھی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ بس شکریہ۔ آپ کی بات ہو گئی۔

محترمہ سیمیل کامر ان: جناب سپیکر! انہوں نے ایک بندہ مارا ہے۔

جناب سپیکر: چیف سیکرٹری گاڑی چلا رہے تھے؟ مجھے یہ بتائیں کہ چیف سیکرٹری گاڑی چلا رہے تھے؟

محترمہ شمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! جی، چیف سیکرٹری خود گاڑی چلا رہے تھے۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی بات کا جواب دینے لگے ہیں۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شناہ اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ محترم قائد حزب اختلاف کو اس بات کی بھی ذمہ داری لیتی چاہئے۔۔۔

محترمہ سیمیل کامر ان: جناب سپیکر! میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): بات کرنے کے بعد پھر اس کا جواب بھی سننا ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کی یہ ذمہ داری ہے اور یہ صوبہ نوکروڑ افراد کا صوبہ ہے [\*\*\*\*\*]

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب پیکر! پونٹ آف آرڈر۔ انہوں نے عورتوں کا استحقاق مجرد کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اب آپ بات تو سُنیں نا۔ بات سن لیں پھر اس کے بعد جواب دیں۔ (قطع کلامیاں)  
جناب پیکر: سُننے کی بھی ہمت رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب پیکر! بات یہ ہے کہ چیف سیکرٹری صاحب کی گاڑی کو جو حادثہ پیش آیا۔ (قطع کلامیاں)  
اب ان کا حال دیکھیں، یہ ان کا حال ہے۔ جب خود یہ بات کرتی ہیں تو اس وقت ان کو مکمل طور پر سنا جاتا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پونٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): لغاری صاحب کی بات سن لیں۔ لغاری صاحب اگر کھڑے ہیں تو ان کی بات سن لیں۔  
جناب پیکر: جی، لغاری صاحب کو بولنے دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب پیکر! الاء منستر صاحب کی یہ جس طرح کی زبان ہے کہ [\*\*\*] یہ کوئی اخلاق کے دائرے میں آتی ہے؟ آپ مربانی کریں۔ وہ ضرور بات کریں جو مردمی بات کریں لیکن اس طرح کے طبق دینا یہ کوئی صحیح بات نہیں ہے۔ مربانی کر کے مذکورہ پونٹ پر بات کریں۔

جناب پیکر: جو الفاظ شائستہ نہیں ہیں ان کو حذف کر دیا جائے۔

محترمہ سیمیل کامران: الاء منستر سے کہیں کہ وہ اخلاق کے دائرے میں رکھ بات کریں یہ کراوں تھیڑ نہیں ہے پنجاب اسمبلی ہے۔  
شیخ علاؤ الدین: پونٹ آف آرڈر۔

\* بحکم جناب پیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی نہیں، وہ بات کر رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ جواب دینا چاہتا ہوں کہ وہاں کیا واقعہ ہوا تھا۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ جب یہ accident ہوا اور خدا نے کرے کہ جب accident ہو جائے تو یہ کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز اکین حزب اختلاف کی طرف سے لوٹے، لوٹے کی نعرہ بازی)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اب اگر انہوں نے لوٹے کے بارے میں کچھ کہا تو میں ان کو ایسا جواب دوں گا کہ یہ یاد کریں گے۔ ان کو واقعی لوٹوں کا بڑا ذکر ہے کیونکہ اب ان کے پاس صرف ٹشوپیپر زرہ گئے ہیں۔ واقعی جو کام لوٹے کر سکتے ہیں یہ وہ نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایک ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور ایکسیڈنٹ کے اندر حالت یہ ہوئی ہے کہ چیف سیکرٹری نے قانونی طور پر اپنی گاڑی وہیں چھوڑ دی، ڈرائیور کو پولیس کے حوالے کر دیا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: ڈرائیور مفرور ہے۔

شیخ علاؤالدین: خود پولیس کی گاڑی میں، اسکو اڑ کی گاڑی میں بیٹھ کر گیا۔ اس سے بڑا چیف سیکرٹری کیا ہو سکتا ہے اور ان کو اور کیا چاہئے؟ کیا قانون دا ان، کیا چاہئے اور جن کے پاس صرف ٹشوپیپر زرہ گئے ہیں ان کو خدا کے لئے دوچار لوٹے والیں کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز اکین حزب اختلاف کی طرف سے لوٹے، لوٹے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جی، Call Attention Notices.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا لاے منسٹر کا جواب آنا ضروری نہیں ہے؟

جناب سپیکر: لاے منسٹر کا جواب آپ سُنتے ہی نہیں ہیں تو پھر میں کیا کروں؟

محترمہ سمیل کامران: ان کو کہیں کہ پہلے اپنی زبان درست کریں پھر جواب دیں۔

جناب سپیکر: آپ سُئیں وہ جواب دے رہے ہیں۔

محترمہ آمنہ اُفت: جناب سپیکر! ان کا غیر قانونی پلازہ اٹھایا جائے۔

محترمہ غزالہ سعد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔ Order please, order in the House.

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! جو محترم چیف سینکڑی کی گاڑی کو حادثہ پیش آیا اس سے متعلق جو میں عرض کرنا چاہتا تھا وہ واقعہ محترم شیخ صاحب نے بیان کیا ہے۔ جس طرح سے بیان کیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ میں بھی یہی بات on record لانا چاہتا تھا اور دوسرا یہ کہ وہ گاڑی چیف منسٹر کی نئیں تھی بلکہ وہ Toyota company کی تھی۔ (تمہرہ)

محترمہ سمیل کامران: وہ Toyota نئیں، لوٹا گاڑی تھی۔ لوٹا گاڑی۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): وہ ڈرائیور چلا رہا تھا اور باقی رہی بات ڈیڑھ کی اور ساڑھے تین کی تو میں اپنے الفاظ پر قائم ہوں، اگر یہ کہیں گے تو میں ثابت کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، اب کرم دادولہ صاحب کا Call Attention Notice ہے۔

محترمہ غزالہ سعد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اچھا جی، آپ بھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

محترمہ غزالہ سعد رفیق: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر! مجھے ایک دو منٹ بات کرنے دیجئے گا۔ میں نے اس ہاؤس سے متعلق بہت اہم بات کرنی ہے۔ کل ایک ٹی وی چینل نے جس طرح ہم سب سیاستدانوں کا تمثیل اڑایا وہ تو اپنی جگہ پر تھا۔ اس کو مذاق میں بھی لیا گیا اور serious اسی چینل پر کسی شخص کا انٹرویو چل رہا تھا جس کو میں نہیں جانتی۔ اس سے اینکر نے سوال پوچھا کہ آپ فلم بنائیں گے؟ جناب! میں آپ کی خصوصی توجہ چاہتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میں سن رہا ہوں۔

محترمہ غزالہ سعد رفیق: جناب والا! اینکر نے اس شخص سے سوال کیا کہ آپ فلم بنائیں گے جس کا نام "غندی رن" ہو گا تو آپ اس میں ہیر و نئن کس کو لیں گے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ یہ جو ساری ایک بی بی ایز اور ایک این ایز ہیں میں ان کو ہیر و نئن لوں گا۔

معزز خواتین ارکین: شیم، شیم۔

محترمہ غزالہ سعد رفیق:جناب والا! ہم ساری خواتین، یہ ایک معزز ہاؤس ہے اور اس میں جتنی بھی خواتین سمجھی ہوئی ہیں میں سمجھتی ہوں کہ وہ بہت معزز ترین خواتین ہیں۔ جس چینل سے اس قسم کی گفتگو کی گئی ہے، میں اس شخص کو تو نہیں جانتی لیکن جو چینل کے ذمہ دار ان ہیں ان سے یہ بات پوچھی جائے کہ اگر کسی نے اس طرح کی گھٹیا بات کی ہے تو کیا اس کو چلانا ضروری تھا اور کیا ہم سب خواتین کو وہ یہ سمجھتے ہیں، جب یہی پولیٹیکل ورکرز اور ان کی فیملز families suffer جیلیں کاٹ رہی ہوتی ہیں، ڈنڈے کھارہی ہوتی ہیں اور اس ملک میں جمورویت لانے کی خاطر جانیں قربان کر رہی ہوتی ہیں تو اس وقت وہ کماں ہوتے ہیں اور اس وقت یہ سب کچھ کیوں نہیں چلاتے، صرف focus politicians کیوں کرتے ہیں؟ اس کے خلاف ہم ساری خواتین احتجاج کرتی ہیں، ہم اس اسمبلی میں اس ہاؤس میں تحریک استحقاق بھی پیش کریں گی۔ آپ نے ان کو بلانا ہے۔۔۔

جناب پیکر: آپ تحریک لائیں اور تحریری طور پر لے کر آئیں۔

محترمہ غزالہ سعد رفیق: جی بالکل۔ آپ ان سے پوچھیں اور یہ yellow journalism ہے۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور آئندہ اگر کوئی ایسا کام کریں گے تو ہم بہت سختی سے اس کا نوٹس لیں گے۔  
بہت شکریہ

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! ہم اپوزیشن کی خواتین بھی اس کو support کرتی ہیں اور میں یہ گزارش بھی کروں گی کہ۔۔۔

جناب پیکر: جب تحریک استحقاق آئے گی پھر اس کی support کریں اس سے پہلے اس کا کیا فائدہ؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب پیکر! ہمیں بھی اس پر بات کرنے دی جائے۔ بات یہ ہے کہ یہ خواتین کی تصحیک والی بات ہے، ان کی insult والی بات ہے اور جتنی بھی بیان پر خواتین ہیں چاہے وہ جس پارٹی سے بھی belong کرتی ہیں وہ عزت دار گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ میں اس شخص کا نام بھی جانتی ہوں۔ اس کا نام خاور ریاض ہے اور وہ ایک غلط آدمی ہے جس نے ہماری خواتین ایک پی ایز کے بارے میں غلط الفاظ استعمال کئے ہیں اس لئے میں یہ گزارش کروں گی کہ اس کو قرار واقعی سزا ہونی چاہئے اور اس کے خلاف مشترکہ قرارداد آنی چاہئے۔

محترمہ شمینہ خاور حیات: پونٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری بہن غزالہ صاحبہ نے جو بات کی ہے ہم سب خواتین ان کے ساتھ ہیں انہوں نے بہت اچھی بات کی ہے کہ ہر وقت خواتین کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔ رانا صاحب نے بھی تھوڑی دیر پہلے tissue paper کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو بھی دیکھنا چاہئے اور پھر باقی لوگوں کو کھانا چاہئے۔

جناب سپیکر: شکریہ

محترمہ شمینہ خاور حیات: جناب والا! اب میں اپنے point پر آتی ہوں۔ ٹیلی ویژن پر توکل سے یہ بھی چل رہا ہے کہ ہمارے قانون کے رکھوالے جو ہیں ان کا غیر قانونی طور پر جو پلازہ بنایا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

محترمہ شمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں پونٹ آف آرڈر پر یہ پوچھ رہی ہوں کہ آخر ہمارے وزیر قانون رانا شاہ اللہ خان صاحب کے لئے جو کہا گیا ہے کہ انہوں نے فین روڈ پر واقع ایک رہائشی پلازا پر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کے لئے طریق کا رتالش کریں۔ ایسے بات کرنے کی اجازت نہیں مل سکتی، آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں) sorry

محترمہ شمینہ خاور حیات: جناب والا! ان کو تو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ان کے پلازہ کو مسمار کیوں نہیں کرتے؟ (قطع کلامیاں)

ملک محمدوارث کلو: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمدوارث کلو: جناب والا! آپ کے توسط سے چودھری ظسیر الدین صاحب اور جناب محسن لغاری صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بنس ایڈوائری کمیٹی میں تو آتے ہیں اور آپ کے پاس بھی آتے ہیں۔ اس اسمبلی کو چلانے کا ایک سسٹم ہے۔ خدار! میں آپ کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک پورا لکھر دیں اور میں یہ نہیں یہ کہتا کہ کس کو، اپنی خواتین کو لکھر دیں ان کو یہ بھی پہتا نہیں ہوتا کہ قوانین کیا ہیں۔ وہ بی بی چیف سینکڑی کے خلاف پرچہ کروانے چلی ہے۔ اسے یہ بھی نہیں پہتا کہ پرچہ اگر ہونا ہے تو وہ صرف اور صرف ڈرائیور پر ہونا ہے اس لئے میری آپ کے توسط سے استدعا

ہے کہ یہ ایوان انتہائی قیمتی ایوان ہے یہاں اس پر بہت خرچہ ہوتا ہے میری یہ گزارش ہے کہ یہاں پر کام کی بات ہونی چاہئے potential debate ہونی چاہئے اور یہاں potential debate ہونی چاہئے۔ پچھلے دو سال سے ان کی چار پانچ خواتین نے ہاؤس کو یہ غمال بنایا ہوا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمدوارث کلو: جناب والا! نہیں کہیں کہ یہ خدارا! مر بانی کریں۔ اگر یہ ان کے کنٹرول میں نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! آپ کی بات سن لی ہے، اس بات کو چھوڑیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جب رانا صاحب بات کر رہے تھے تو اس وقت انہوں نے اخلاقیات کا لیکچر کیوں نہیں دیا؟

محترمہ سیمیل کامر ان: جناب والا! ملک محمدوارث کلو صاحب نے جو اخلاقیات کا لیکچر دیا ہے یہ تھوڑی دیر پہلے رانا شنا، اللہ خان جب بات کر رہے تھے تو اس وقت کیوں نہیں دیا؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں بات کرتا ہوں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمیل کامر ان: جناب ایہ [\*\*\*\*] [\*\*] ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمیل کامر ان: ڈرائیور جو ایک غریب آدمی ہے اس کے خلاف کہتے ہیں کہ پرچمہ درج کروایا جائے اور چیف سینکڑی کے متعلق کچھ نہ کہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ میں آپ سے ملتیں ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔

میں اس معزز ہاؤس کے تمام اراکین سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ خدارا! یہ آپ کی بھنسیں ہیں، یہ آپ کی سیڈیاں ہیں، ان کا احترام آپ سب پر واجب ہے ایک دوسرے کے متعلق غلط الفاظ کبھی بھی استعمال نہ کئے جائیں جس کسی نے کوئی غلط لفظ استعمال کیا ہے تو اس کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پوائنٹ آف آرڈر۔

## توجه دلائونڈس

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب میں Call Attention Notice کی طرف جا رہا ہوں۔  
جناب کرم دادوالہ صاحب!

**خانیوال میں اشتتاری ملزمان کی گرفتاری کی تفصیلات**

جناب کرم دادوالہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مقدمہ نمبر 08/25 بجرم 302 ت پ، تھانہ جہانیاں، مقدمہ نمبر 08/302 پ تھانہ ٹھٹھہ صادق آباد (خانیوال) میں ملزم اعجاز عرف ججی سمیت تمام نامزد 109/506 تھانہ ٹھٹھہ صادق آباد (خانیوال) میں ملزم اعجاز عرف ججی سمیت تمام نامزد ملzman اشتتاری ہیں جنہیں مقامی پولیس تھاں گرفتار کرنے میں لیت و لعل سے کام لے رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موخرہ 28۔ اگست 2008 کو سنگین نوعیت کے درج مقدمات مذکورہ میں اشتتاری ملزم اعجاز عرف ججی کو مقامی لوگوں نے پکڑ کر حوالا پولیس کیا مگر ان پکڑ قلب سجاد H.O.S. تھانہ جہانیاں نے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے 8 گھنٹے حوالات میں رکھنے کے بعد چھوڑ دیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موخرہ 14۔ اکتوبر 2009 کو مقدمات مذکور کی پیروی کرنے والے شہزاد اعلیٰ رندھاوا کے گھر داخل ہو کر اشتتاری مذکور ان نے اندر ہادھنڈ فائرنگ کی اور جوابی فائرنگ کے نتیجے میں ایک عورت سمیت دو افراد ہلاک ہو گئے جس کا مقدمہ نمبر 09/189 بجرم 302 ت پ تھانہ ٹھٹھہ صادق آباد (خانیوال) درج ہوا جس میں شہزاد اعلیٰ رندھاوا کے علاوہ دو بیگناہ افراد مسمیان ذوالقدر اعلیٰ رندھاوا اور عباس اعلیٰ رندھاوا کو مقامی پولیس کی ملی بھگت سے نامزد کیا گیا؟

(د) اگر جنہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جز (الف) میں درج مقدمات میں اشتتاری ملzman کی فوری گرفتاری عمل میں لا کرانیں قرار واقعی سزادی نے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نیز جز (ج) میں درج مقدمہ نمبر 09/189 کی تفییش خالصتاً میراث پر

کرتے ہوئے انصاف کے تقاضے پورے کر نیکارا دہ رکھتی ہے اگر ہاں توکب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟ وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان):

(الف) یہ کہ مقدمہ نمبر 2008/25 بحیرم 149، 324، 302 کے تحت پڑھانے جہانیاں میں چھ کس ملزمان نامزد ہیں جبکہ دو ملزمان نامعلوم ہیں۔ نامزد چھ ملزمان میں سے تین کس ملzman کو گرفتار کر کے جیل بھجوایا گیا اور ان کے خلاف چالان عدالت میں پیش کردیا گیا یقیہ تین کس ملzman باخوف گرفتاری روپوش ہیں۔ جن کو اشتماری قرار دیا گیا ہے جبکہ دو نامعلوم ملzman کو ابھی تک مدعا نے نامزد نہ کیا ہے۔ مقدمہ نمبر 2008/803 بحیرم 302، 149 تک مدعا نے نامزد نامزد ایف آئی آر تھے جن میں سے چار کس ملzman کو گرفتار کیا گیا۔ مقامی پولیس نے دوران تفتیش انہیں بے گناہ قرار دیا مقدمہ کی تفتیش RIB ملتان تبدیل ہوئی اور RIB ملتان نے بھی مقامی پولیس سے اتفاق کیا۔ مذکورہ ملzman کا نام رپورٹ زیر دفعہ 173 ضف کے خانہ نمبر 2 میں درج کر کے چالان عدالت میں پیش ہو چکا ہے جبکہ بقیہ دو ملzman کی گرفتاری کے لئے کوشش کی گئی جو کہ باخوف گرفتاری روپوش ہو گئے جنمیں اشتماری قرار دیا گیا ہے۔ مقدمہ نمبر 2009/53 بحیرم 109-B/506 تک پڑھانے صادق آباد میں ایک ملزم کو گرفتار کیا گیا جسے عدالت نے ڈسچارج کر دیا۔ دوران تفتیش واقعات، مقدمہ غلط اور بے بنیاد پائے گئے لہذا مقدمہ ہذا میں مورخ 30-7-2009 کو اخراج رپورٹ مرتب کی گئی۔ مذکورہ مقدمہ میں بقیہ ملzman کی گرفتاری کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

(ب) مورخ 28-8-2008 کو ملزم اعجاز عرف ججی کو A S محمد افضل پڑھانے جہانیاں نے گرفتار کیا جس نے وکیل کا تحریر کردہ سرٹیفیکیٹ پیش کیا کہ اس کی درخواست صمات قبلاً از گرفتاری ہائی کورٹ میں دائر ہو چکی ہے جس کی وجہ سے اسے فارع کر دیا گیا۔

(ج) مقدمہ نمبر 2009/189 بحیرم 302/34، 324 کے تحت پڑھانے صادق آباد کا وقوعہ چک کے چوک میں ہوا۔ مدعا نے اپنے بیان میں تین کس ملzman مسمیان شزاد علی، ذوالقدر احمد اور محمد عباس کو نامزد کیا کہ انہوں نے چک کے چوک پر مقتولان پر فائزگ کی۔ مقدمہ ہذا کے ملzman تا حال مفسور ہیں مذکورہ ملzman شامل تفتیش ہوئے اور نہ ہی انہوں

نے اپنی بے گناہی کے بارے میں پولیس کو کوئی دلیل پیش کی۔ ملزمان کی گرفتاری پر مقدمہ کی تفییش حقائق پر یکسوکی جائے گی ان مقدمات میں اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے جنہیں گرفتار کرنے کے بعد تفییش خالصتاً میراث پر انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اصل حقائق پر یکسوکی جائے گی۔

جناب سپریکر! جب اس Attention Notice Call کا جواب موصول ہوا تو DPO خانیوال کامران جو کہ ایک بڑے upright officer ہیں وہ بھی اس سلسلے میں یہاں پر موجود تھے اور میں نے محرک کرم داد والہ صاحب کی ان کے ساتھ sitting کروائی ہے۔ اس sitting کے نتیجے میں یہ واضح ہوا ہے کہ اس کے جز (ب) میں واقعی یہ بات ثابت ہوئی کہ ملزم ابیاز عرف جب جو کہ قتل کے دو مقدموں میں اشتہاری تھا اسے پولیس نے گرفتار کیا تھا لیکن وکیل کے simple سرٹیکٹ پیش کرنے پر اس کی خانست دائر کر دی گئی ہے ہوئی نہیں اسے چھوڑ دیا گیا۔ یہ بالکل اپنے فرائض میں غفلت اور بد دینتی نتی ہے۔ اس پر یہ اتفاق ہوا ہے کہ آئی جی صاحب ایک بھتے کے اندر اس معاملے کی انکواری کر کے ذمہ دار ان آفیسر ان کے خلاف action لیں گے اور اگر یہ سرٹیکٹ جعلی ہے اور کسی وکیل نے پیش کیا ہے تو ان کے خلاف بھی قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

(د) مقدمہ 2009/189 کے متعلق یہ طے پایا ہے کہ ایس پی انوٹی گیشن خانیوال کی supervision میں اس کی تفییش ایک میئنے میں مکمل ہو گی اور ایس پی انوٹی گیشن میرٹ پر verify کریں گے۔ اس پر محرک کرم داد والہ صاحب نے بھی اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے نشانہ ہی کی ہے کہ دو واقعات کے ملزمان کے گھر لوٹ لئے گئے اس پر بھی ڈی پی اوسا صاحب کو کہا گیا ہے کہ ان چیزوں کو verify کریں اور اگر یہ ہوں تو پھر قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ اس میں ایک ہفتے کا نامم دیا گیا ہے لہذا میں چاہوں گا کہ اگر آپ مناسب بھیں تو اسے next week کے لئے pending فرمادیں اور اگر محرک اس پر satisfied ہیں تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ within one week ان ہمیں چیزوں پر عمل ہو گا۔

جناب سپیکر: یہ Call Attention Notice for one week pending کیا جاتا ہے۔  
جناب کرم دادوالہ: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ میں لاءِ منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا Call Attention Notice چودھری ظسیر الدین صاحب کی طرف سے ہے۔  
قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): جناب سپیکر! میں اپنا Call Attention Notice پڑھنے سے پہلے ایک دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ایک دن پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اگر Call Attention Notice کا جواب دینے کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب تشریف لا کیں تو اس سے ایوان کی عزت افزائی ہو گی اور انہیں یہاں آکر اسے معاملات دیکھنے کا موقع ملے گا۔

جناب سپیکر: وہ بات سب نے سن لی ہے۔ اب آپ Call Attention Notice پڑھیں جو نکہ ٹائم ختم ہونے والا ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): ہماری خواہش ہے کہ جیسے وزیر اعظم پاکستان یوسف رضا گیلانی صاحب وہاں اسمبلی کے اجلاس میں روزانہ جاتے ہیں۔ گوہم ان کی opponent party ہیں لیکن انہوں نے ایک اچھی مثال قائم کی ہے اگر وہ روایت trickle down کرتے کرتے یہاں آجائے تو بہتر ہے جو نکلے یہاں سے نیچے لوکل گورنمنٹ تک تو کوئی چیز نہیں جائے گی۔ میں نے مزید استدعا کرنی تھی لیکن جو نکلے آپ نے منع فرمایا ہے اس لئے میں آگے بات نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنا Call Attention Notice پڑھیں۔

### لاہور میں علامہ اقبال ایئرپورٹ پر فائرنگ کی تفصیلات

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ کے نمائندے لاءِ منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور علامہ اقبال ایئرپورٹ لاوچ میں پولیس کی وردیاں پہنچنے افراد نے فائرنگ کر کے ٹیپو ٹکاں والا کو شدید زخمی کر دیا۔ جس میں ایک راہ گیر عبد الجبار بھی زخمی ہوا۔ ایئرپورٹ پر بھگڑڑچ کی اور لوگوں نے بھاگ کر جانیں چاہیں؟

(ب) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سکیورٹی کے باوجود ملzman لاہور علامہ اقبال ائمپورٹ پر اسلحے جانے میں کس طرح کامیاب ہوئے اور متذکرہ واردات کی تفصیل بتائی جائے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ واقعہ میں سکیورٹی lapse کا عضرواضح طور پر دکھائی دیتا ہے۔ یہ بھی بتایا جائے کہ آیام زمان کو گرفتار کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، لاءِ منستر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثنا اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بھی قائد حزب اختلاف کی طرح جواب دینے سے پہلے ایک چھوٹی سی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں اس وقت اپوزیشن تشریف فرمائے کبھی ہم بھی ان chairs پر بیٹھتے تھے جہاں چودھری صاحب تشریف فرمائیں۔ یہاں اپوزیشن لیدر بیٹھا کرتے تھے۔ ہم پانچ سال تک اس بات کی کوشش کرتے رہے کہ یہ چیز trickle down ہو کر نیچے آجائے اور اس وقت کے ان کے وزیر اعلیٰ یہاں ایوان میں کسی Call Attention کا جواب دینے کے لئے آجائیں لیکن پانچ سال میں وہ خواب پورا نہ ہوا اور نہ یہ پورا کرو سکے لیکن میں نے last session day کا جواب دینے کے لئے ضرور آئیں گے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ رانا صاحب کی بات سنی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثنا اللہ خان): جناب سپیکر! بندے کو اپنا ماضی اتنا جلدی نہیں بھول جانا چاہئے۔ کچھ تھوڑا بست یاد رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر: منستر صاحب! اب آپ relevant ہوں۔

محترمہ شمینہ خاور حیات: یہ پروپریتی صاحب کی تقلید کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ میرے ساتھ بات کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ You are not allowed.

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس معاملے میں چودھری پرویزا اللہ صاحب کی تقلید کر رہے ہیں یہ بڑی خوش آئندہ بات ہے لیکن میں ایک بات یاد کرنا چاہتا ہوں کہ ---

جناب سپیکر! انہوں نے تقلید کی بات نہیں کی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): لاءِ منستر صاحب نے انہیں انہوں پر میٹھے ہوئے اپنی تقریر میں تجویز دی تھی کہ پانچ مرلہ تک کے گھروں کا ٹیکس معاف کیا جائے جس پر ایکساز منستر مخالفت کر رہے تھے لیکن رانا صاحب کے طلب فرمانے پر وزیر اعلیٰ صاحب خود ایوان میں تشریف لائے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات جلدی کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظسیر الدین خان): اور پانچ مرلہ کے گھروں پر ٹیکس معاف کیا۔

جناب سپیکر: اذاں ہو رہی ہے اس کے بعد بات کرتے ہیں۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست نہ ہے کہ علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے لاونج میں پولیس کی وردیوں میں ملzman نے فائر نگ کر کے ٹیپو ٹرکاں والا اور ایک راہ گیر عبدالجبار کو زخمی کیا۔ دراصل ٹیپو ٹرکاں والا پارکنگ کے اندر کھڑی ہوئی اپنی کار میں جب میٹھے لگا تو ملزم خرم اعجاز نے سابق مقدمہ قتل کی رنجش کی وجہ سے اس پر فائر نگ کر دی جس سے وہ زخمی ہوا۔ تاہم ملزم کی فائر نگ سے پارکنگ میں عبدالجبار نامی راہ گیر بھی معمولی زخمی ہوا۔ ملzman پولیس کی وردیوں میں نہ تھے۔

(ب) بقول ملزم خرم اعجاز، وہ بذریعہ ٹیکسی پسل چھاپ کر ایئر پورٹ پارکنگ کے اندر پہنچ جانے میں کامیاب ہوا۔ جس نے فائر نگ کر کے ٹیپو ٹرکاں والا کو منسروب کیا جو بعد میں زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گیا۔

(ج) علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے اندر security سے متعلق تمام انتظامات A.S.F کے ذمے ہوتے ہیں جو security سے متعلق بہتر طور پر وضاحت کر سکتے ہیں۔ ملزم خرم

اعجاز کو موقع پر گرفتار کر لیا گیا تھا جس کے خلاف مقدمہ نمبر 10/4 مورخ 20-01-2010 بجرم ATA/7 اور 302,148,149 تحریرات پاکستان، تھانہ سرور روڈ میں درج کر لیا گیا ہے۔ اس مقدمہ میں ملزم ریمانڈ جسمانی پر ہے اور اس سے تفہیش جاری ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظییر الدین خان) :جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ---  
جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ تو پڑھ لکھے ہیں، سارا کچھ پڑھ لیتے ہیں، آپ کو ساری بات کا پتا ہونا چاہئے۔ تشریف رکھیں۔ Call Attention Notice کا وقت ختم ہوا۔ اب نماز کے لئے 30 منٹ کا وقفہ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے ایوان کی کارروائی 30 منٹ کے لئے متوجہ کردی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفہ کے بعد 6 نجگر 5 منٹ پر

جناب سپیکر کر سی صدارت پر متنکن ہوئے)

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو پہلے کوئی اور بات کر لیں؟

جناب سپیکر: جی، کیا فرمائے ہیں؟

شیخ علاؤ الدین: آپ مجھے اجازت دے دیں کیونکہ آپ مجھے بولنے کی اجازت نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میں تو ہمیشہ اجازت دیتا ہوں۔ تحریک استحقاق میاں طارق محمود کی ہے۔  
لاء منسٹر صاحب ابھی آرہے ہیں وہ اس کا جواب دیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! وقفہ کے بعد میرے کی بھائی اور بھنیں ابھی تک نہیں آئیں لہذا میں اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک تحریک استحقاق کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری ایک تحریک استحقاق بہت دونوں سے pending ہے جس کا ثبوت بھی میں بار بار جمع کرواتا ہوں اور اس پر ابھی تک کچھ بھی نہیں ہوا لیکن شاید حکومت کی پالیسی کچھ ایسی ہے کہ وزراء کو protect کرنا ہے۔ پرانے سپیکروں کی rulings بھی موجود ہے، چودھری انور بھنڈر صاحب کی 1964 کی اور منظور و ٹو صاحب کی 1986 کی دو rulings اس بات پر موجود ہیں کہ اگر جان بوجھ کر غلط بیانی کی جائے تو وہ تحریک استحقاق بنتی ہے۔ وزیر موصوف یہ کہہ دیں کہ ان سے غلطی سے یہ بات ہو گئی ہے تو ہم تحریک والپس لے لیں گے۔ یہ بات جوں سے چل رہی ہے۔

جناب سپیکر: ابھی وزیر صاحب تشریف نہیں رکھتے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پچھلی دفعہ جب یہ تحریک ہاؤس میں آئی تھی تو اس وقت آپ نے اس کو pending کیا تھا پھر مجھے بتایا کہ pending of dispose نہیں بلکہ ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ میرے دفتر میں آئیں، ہم بیٹھ کر اس کو دیکھتے ہیں کہ اس پر کیا بنتا ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس کا حل یہ ہے کہ وہ کہہ دیں کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے تو ہم واپس لے لیں گے۔

جناب سپیکر: ابھی یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ اس تحریک پر کیا ہوا ہے؟ آپ میرے دفتر میں آئیں، میں اس کا ساری ریکارڈ منگواتا ہوں پھر دیکھ لیتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے اُس کے ساتھ سارے ریکارڈ کی فوٹو کا پیاں لگائی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے کا پیاں لگائی ہوئی ہیں تو میں بھی انہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ابھی کتاب منگوالیں، میں ہی اس کا فیصلہ کر دیتا ہوں کیونکہ میں بھی وہاں پر موجود تھا اور یہ بھی تھے۔ اس میں لفظ intentional ہے اور محسن صاحب تو اتنا قابل آدمی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں خود بات کروں گا۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! شیخ صاحب کیسی باتیں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تھوڑا سامنیاں کیا کریں۔ دیکھیں! آپ کو بتا بھی ہے جو استحقاق ان کو حاصل ہے۔ پھر بار بار آپ ایسی بات کر دیتے ہیں۔

جناب محمد یار ہراج: پاؤ ائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کروں گا کہ پہلے بھی ہاؤس میں لوگوں نے کہا ہے کہ اس پر ضمنی سوال نہیں بنتا، فلاں چیز نہیں ہوتی۔ آپ مردانی کر کے ruling خود

ہی دیا کریں، ممبران کو یہ حق نہ دیں کہ وہ ہاؤس کی rulings خود دیتے رہیں۔ شیخ صاحب یادو سرے ممبران بھائی اس سے ذرا اعتناب کیا کریں۔

جناب پسیکر: یقیناً ruling تو سپیکر کی ہوتی ہے لیکن اگر کسی نے کوئی ایسی بات کر دی ہے تو اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

جناب محمد یار ہراج: جی، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں اُس کمیٹی کا ممبر ہوں اور وہاں یہ discuss ہوا ہے۔ میں نکال دیتا ہوں جو وہاں پر کما گیا ہے۔ اگر میں غلط ہوں تو میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں۔ جب وقت آئے گا تو پھر آپ سے پوچھ لیں گے۔ تحریک استحقاق نمبر 54 چودھری ظہیر الدین صاحب کی ہے، یہ move ہو چکی ہے۔ لاءِ منسڑ صاحب! چودھری صاحب اُس دن آپ سے پوچھ رہے تھے تو آپ نے کہا تھا کہ اس کو next week پر کھل لیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چودھری صاحب تو اس وقت موجود نہیں ہیں۔ اس کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: کب تک pending کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثناء اللہ خان): جب چودھری صاحب اس کو up take کرنا چاہیں۔

جناب سپیکر: کل تک pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ جی، کل تک pending کر دیں۔

محترمہ سیمیل کامر ان: جناب سپیکر! وزیر صاحب اس کا ابھی جواب دیں۔ یہ تحریک بیت المال کے متعلق ہے اور میں نے بھی پڑھی تھی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! وہ تو کہہ رہی ہیں کہ اس کا ابھی جواب دیں۔

محترمہ سیمیل کامر ان: جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں لانا چاہتی ہوں کہ last time a بھی جب وزیر قانون صاحب نے اس کو pending کیا تھا تو میں نے کہا تھا کہ نہیں اس کو pending کرنا

اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ آپ نے کہا تھا کہ یہ last time pending ہو رہی ہے اس کے بعد pending نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: میں ریکارڈ کیتھتا ہوں۔ اگر انہوں نے کوئی ایسی بات کی ہے تو دیکھ لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو pending آپ نے کیا تھا۔ میں pending کر سکتا ہوں اور نہ ہی میں نے pending کیا تھا۔ یہ آپ کی رو لگ تھی اور اگر آپ چاہتے ہیں تو اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب نے کہہ دیا ہے لہذا اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ بہت اہم مسئلہ کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔

### تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: دیکھیں! اب تھاریک استحقاق کا وقت ہے۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! میں پونٹ آف آرڈر پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ بعد میں بات کر لیں تو مناسب رہے گا۔ اب تھاریک استحقاق کا وقت ہے۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! ٹھیک ہے بعد میں کروں گا۔

جناب سپیکر: اب اگلی تحریک میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔ اس پر بھی آپ نے آج کے لئے وقت لیا تھا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ بڑا ہم مسئلہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ نے move کر دی تھی۔ جواب آتا ہے۔ جی، رانا صاحب! میاں طارق محمود کی تحریک استحقاق نمبر 57 ہے کیا اس کی رپورٹ آگئی ہے؟

## ڈائئریکٹر جزء انبی کر پشن کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تصحیح آمیز رویہ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان) : جناب سپیکر! یہ تحریک میاں طارق محمود نے پیش کی تھی۔ اس کا جواب موصول ہو گیا ہے اور یہ کافی لمبا جواب ہے اس کے لئے تقریباً پانچ صفحات ہیں۔ میں نے اس کو پڑھا ہے۔ اگر آپ حکم فرمائیں تو میں میاں طارق محمود صاحب کو اس کی کاپی دے دیتا ہوں وہ اس کو پڑھ لیں۔ اگر وہ مظہمن ہوں تو معاملہ resolve ہو جائے گا اور اگر وہ اس کے بعد کچھ فرمانا چاہیں یا اس کو press کرنا چاہیں تو پھر اس کے مطابق اس معاملے کو دیکھ لیں گے۔

میاں طارق محمود : جناب سپیکر! یہ بڑا ہم مسئلہ ہے اور اکثر پارلیمنٹری زنس اس دفتر میں جاتے ہیں اور جو طریق کار ہوتا ہے ان سب کے علم میں ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ اس قسم کا کیس ہے جو ہم نے کبھی تاریخ میں نہیں دیکھا۔ اس میں ایک آدمی محمد لطیف نامی 09/6/3 کو ڈائئریکٹر انبی کر پشن گو جر انوالہ کے پاس درخواست دیتا ہے۔

جناب سپیکر : یہ تو آپ نے پڑھ دیا ہے۔

میاں طارق محمود : جناب سپیکر! تھوڑا سا بریف کر رہا ہوں۔ یہ ضروری ہے اور میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ہو کیا رہا ہے، مجھے دو تین منٹ دے دیں۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ آدمی ڈائئریکٹر انبی کر پشن کے دفتر میں درخواست دیتا ہے کہ ڈائئریکٹر محمد اشرف نے مجھ سے دس ہزار روپیہ لے کر رزلٹ دیا۔ اس کے ساتھ کوئی لواٹی جھگڑا ہوا، ڈائئریکٹر کے پاس پہنچا اور اس نے اس سے دس ہزار روپیے کی ڈیمانڈ کی۔ دس ہزار روپیہ اس نے اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کو پکڑا یا اور اس نے گن کراپنی جیب میں ڈال لیا اور ان کو MLC دے دی۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ جب اس نے انبی کر پشن میں درخواست دی اور درخواست کے بعد 09/6/18 کو اس کے اوپر رپورٹ طلب کی گئی۔ رپورٹ طلب کرنے کے بعد انبی کر پشن گجرات کے دفتر میں اس کی انکوارری لگ گئی۔ انبی کر پشن نے اس کے خلاف سفارش کی کہ اس کے خلاف مقدمہ درج ہونا چاہئے۔ پھر وہ گو جر انوالہ میں آئی، گو جر انوالہ میں دو ڈپٹی ڈائئریکٹر کی سطح کے لوگوں نے اس کی انکوارری کی۔ اس کے بعد ڈائئریکٹر نے اس پر حکم دیا کہ اس کے خلاف پرچہ درج ہونا چاہئے۔ ایف آئی آر درج ہو گئی۔ ایف آئی آر درج ہونے کے بعد پہلے سی اونے گجرات میں تفتیش کی، پھر دو ڈپٹی ڈائئریکٹر کی سطح کے آفیسر ان نے اس کی تفتیش

کی۔ تفییش میں یہ ثابت ہو گیا کہ واقعی اس کے خلاف ایف آئی آر بھی ٹھیک ہے اور یہ ثابت ہو گیا کہ اس ڈاکٹر نے دس ہزار روپے رشتہ لی ہے۔ اس کے بعد اس نے ڈاکٹر جزل کو approach کیا اور ڈاکٹر جزل نے 09/09/12 کو یہ تفییش لاہور میں ایک ڈپٹی ڈاکٹر ناصر جمیل ریجنل ڈاکٹر کو دی۔ اس نے اس تفییش سے پہلی تفییش کے ساتھ اتفاق کیا اور ڈاکٹر جزل نے اسے اپنے دفتر میں بلا کر کما کہ اس انکواڑی کو drop کریں اس نے کما کہ جناب ایہ انکواڑی drop نہیں ہو سکتی۔ پھر انہوں نے فون پر گوجرانوالہ ڈاکٹر کو یہ فائل واپس بھیجی۔ یہ انٹی کر لیشن کا حال ہے اور ڈاکٹر جزل کے آفس کا حال ہے۔ وہاں سے دو آدمیوں سی او گوجرانوالہ اور ڈپٹی ڈاکٹر گوجرانوالہ ربیکن کو بھٹاکر ان سے ایک برینگ لکھوائی گئی اور انہوں نے کما کہ کچھ معزز لوگ آئے ہیں اور انہوں نے کما کہ یہ ڈاکٹر بے گناہ ہے۔ اس پر جو ڈاکٹر صاحب یہاں سے فون کرتے ہیں اور آگے ڈاکٹر جو اس پر الفاظ لکھتے ہیں کہ:

As the Director General has also examined the matter and has directed to drop the case.

آج تک کسی آئی جی یا کسی ڈی جی نے ایسا فون کیا ہے کہ اس کیس کو drop کر دو۔ تاریخ میں کوئی ایسا واقعہ ہے۔ اس کے آگے

Drop the case for complaint being a black mailing and tenders and counter blots accordingly the matter was re-investigated the FRO preused and approved and dropped.

جناب والا! بات یہ ہے کہ اگر ڈی جی نے اپنے دفتر میں بیٹھ کر یہ کیس drop کر دینے ہیں اور جب اس بات کا مجھے علم ہو اور اسی دوران 09/10/30 کو وہ مدعا ہائی کورٹ میں جا کر writ ڈاکٹر کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ جناب میرا کیس ثابت ہو چکا ہے اور ڈاکٹر کی approach مجھ سے زیادہ ہے اور مجھے انصاف دلایا جائے اور ہائی کورٹ اس پر ڈاکٹر کرتی ہے اور اپنی ڈاکٹریشن پاس کرتی ہے کہ اس کو جو ڈیشل کیا جائے لیکن اس کے باوجود ایسا نہیں ہوا۔ آپ بتائیں کہ آج تک کوئی آئی جی یا کوئی ڈی جی فون پر کہہ سکتا ہے کہ کیس drop کر دو تو پھر investigation کرنے کی کیا ضرورت ہے جس کی مرضی اس کو چھوڑ دیں، جس کی مرضی اس کو پکڑ لیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ نے وہ بات نہیں سنی جو رانا صاحب نے کہی ہے کہ یہ جواب پانچ صفحات پر مشتمل ہے اگر آپ پڑھ کر مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے؟

میاں طارق محمود: اس پر میں نے کیا مطمئن ہونا ہے۔ آپ کسی کے پاس انکو اُری لگائیں۔ چیف سیکرٹری کے پاس انکو اُری لگائیں یا یہ یشل چیف سیکرٹری کے پاس لگائیں۔ یہ کیس serious drop کرو جائیں تو پھر چھوٹے چھوٹے لوگوں کو پکڑنا ہے، پٹواریوں اور منتسبوں کو پکڑنا ہے۔ اس میں دیکھا جائے اور حقیقت سامنے آئی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاء اللہ خان): جناب سپیکر! میاں طارق محمود صاحب نے بات کی ہے تو جواب میں لکھا تو ایسے ہی ہے کہ ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن نے straight away investigation کو drop کرتے ہیں اور Investigating Officer ہی کی رائے حتمی ہوتی ہے لیکن اس میں انہوں نے اپنا موقف اور جواب دیا ہے تو محترم طارق صاحب اسے پڑھ لیں۔ بغیر پڑھے غیر مطمئن نہ ہوں اگر پڑھ کر غیر مطمئن ہوں گے تو پھر چیف سیکرٹری صاحب یا ACS ہی صاحب سے اس معاملے کو ہمچیک کروالیتے ہیں۔ آپ اسے اگلے ہفتے کے لئے pending فرمادیں۔ میں انہیں اس جواب کی کاپی دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اسے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 58 چودھری ظسیر الدین صاحب کی طرف سے move ہو چکی ہے۔ رانا صاحب! اس کا جواب آنا ہے۔

### نیشنل فانس کمیٹی کی سفارشات کا بر وقت ایوان میں پیش نہ کیا جانا (---جاری)

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاء اللہ خان): جناب سپیکر! موصول ہونے والا جواب اس طرح سے ہے کہ ساتویں قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ پر تمام stake holder کے دستخط ہو چکے ہیں۔ کمیشن کی رپورٹ بمع وضاحتی میسورنڈم و فاقی حکومت تیار کر رہی ہے۔ جیسے ہی یہ رپورٹ صوبائی حکومت کو موصول ہو گی تو اسے میں پیش کر دی جائے گی۔ یہ ابھی recent ہوا ہے تو اس میں تھوڑا تاکم لگتا ہے۔

اور یہ *in process* ہے تو جیسے ہی صوبائی حکومت کو روپورٹ موصول ہوگی تو ہم ایوان میں پیش کر دیں گے اور اس میں قطعاً ایک دن کی بھی تاخیر نہیں ہوگی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ دستخط ہو چکے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! میں اسے دوبارہ پڑھ دیتا ہوں کہ ساتویں قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ پر تمام *stake holder* کے دستخط ہو چکے ہیں۔ کمیشن کی روپورٹ کی وجہ سے واضح تر میں پیش کر دی جائے گی۔ میں نے اس بارے میں زبانی بھی معلوم کیا ہے اور غالباً اس پر صدر صاحب کے بھی دستخط ہونے ہوتے ہیں اور یہ اس مرحلے میں ہے جو نہیں دستخط ہو کر وہاں سے کاپی ہمارے پاس آتی ہے تو اسے ایوان میں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: اسے کب تک pending کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! اسے dispose of کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ dispose of کی جاتی ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! کب تک آجائے گی؟

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ جو نہیں روپورٹ موصول ہوگی تو اسے ایوان میں پیش کر دیا جائے گا۔ چودھری محمد ارشد صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 59 ہے۔ تشریف نہیں رکھتے۔

معز زار اکین: جناب سپیکر! pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کی طرف سے کوئی تحریر بھی نہیں آئی اور انہوں نے مجھے بھی نہیں کہا تو یہ dispose of کی جاتی ہے۔ محترمہ دیبا مرزا صاحبہ کی تحریک استحقاق دو دن کے لئے pending کی تھی۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو گیا ہے لیکن اس وقت محترمہ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے کل کے لئے pending کر دیں تاکہ وہ جواب بھی سن سکیں۔

جناب سپیکر! یہ کل کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق شوکت عزیز بھٹی صاحب کی ہے جو مجھے کہہ گئے تھے کہ اسے پانچ دن کے لئے pending کیا جائے۔ اگلی تحریک سید رفیع الدین بخاری صاحب کی دو دن کے لئے pending ہوئی تھی۔ جی، رانا صاحب!

**سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تصحیح آمیر رویہ  
(---جاری)**

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاء اللہ خان): جناب سپیکر! موصول ہونے والا جواب میں پڑھ دیتا ہوں اور معزز ممبر بھی دیکھ لیں کہ یہ تحریک استحقاق سیکرٹری بلدیات حسن ناصر جامی کے خلاف پیش ہوئی تھی جس کے جواب میں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے تحریک استحقاق نمبر 1/2010 پیش کردہ فاضل ممبر صوبائی اسمبلی سید محمد رفیع الدین بخاری کا بغور ملاحظہ کیا ہے۔ تحریک میں بیان کردہ واقعہ کو میں اپنی یادداشت میں محفوظ نہیں پاتا۔ غالباً معزز ممبر صاحب نے اپنا تعارف نہیں کروایا کرے میں موجود دیگر اصحاب سے گفتگو کو انہوں نے اپنے ساتھ منسوب کر لیا جس کے مکالے تحریک میں درج ہیں۔ وہ میری عام بات چیت کا بھی حصہ نہیں ہیں چہ جائید میں ایک معزز ممبر صوبائی اسمبلی سے اس انداز میں خطاب کروں۔ میں تہ دل سے ایوان کے نمائندگان کی عزت کرتا ہوں اور ان کی کسی قسم کی توہین کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اگر نادانستہ طور پر میرارویہ یا طرز تخطاب ممبر صاحب سے مناسب محسوس نہیں کیا گیا تو میں پورے خلوص سے ان سے معذرت خواہ ہوں۔ آگے پیر رفیع الدین صاحب سے پوچھ لیں کہ وہ کیا فرمانا چاہتے ہیں۔

سید رفیع الدین بخاری: جناب سپیکر! میں چار پانچ مرتبہ ان کے پاس گیا ہوں۔ میں نے 12 تاریخ کو اتنی سخت سردی میں آدھا گھنٹہ باہر کھڑے ہو کر ان کا انتظار کیا اور جب میں اندر گیا تو ان کا رویہ بالکل ہستک آمیز تھا اور غیر شائنستہ انداز میں میرے ساتھ پیش آئے۔ میں نے اس تحریک میں ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں بولا۔ انہوں نے مجھے جو لفاظ فرمائے وہی میں نے اس میں بیان کئے اور اس میں اپنی طرف سے میں نے کوئی اضافہ نہیں کیا۔ میری گزارش ہے کہ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اگر محترم ممبر مسلمان نہیں ہیں تو اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے لیکن ایوان کی رائے بھی تو لے لیں۔

معزز اکیں: بالکل یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے حوالے کی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، علی حیدر نیازی صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں اپنی تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں جس کا نمبر 2 ہے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھیں۔

### سیکر ٹری سو شل و یلفیئر کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

جناب علی حیدر نور خان نیازی: شکریہ۔ جناب سپیکر! واقعہ یہ ہے کہ میں آج سے بیس دن پہلے سیکر ٹری سو شل و یلفیئر مسٹر طارق فیروز کے پاس میانوالی کے دارالامان کی انچارج کے مسئلے کے بارے میں گیا۔ اس سے کماک (EDO) اور ایک اور افسر ناجائز طور پر ہر اسال کر رہے ہیں۔ اسے ناجائز طور پر تنگ نہ کیا جائے تو سیکر ٹری مذکور نے مجھے کہا کہ اسے کوکہ وہ ان افراد کے ساتھ بیٹھ کر چائے پیئے اور انہیں مطمئن کرے پھر میں آپ کی بات سنوں گا۔ میں نے انہیں بتایا کہ وہ افسران اس عورت کو ہر اسال کرتے ہیں، آپ انہیں سمجھائیں لیکن انہوں نے میری بات سننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ آپ افسران کو مطمئن کروائیں۔ اس سلسلے میں، میں اپنے افسران کے مطمئن ہونے کے بعد بات مانوں گا۔ آج بھی جب میں اجلاس میں شرکت کے لئے اسمبلی ہال آیا تو آفیسر مذکور سے میں نے ٹیلی فون پر بات کرنے کی کوشش کی اس نے میرے ساتھ فون پر بد تمریزی کی اور اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا کہ خالون افسر جب تک اپنے افسران کی خواہشات پوری نہیں کرے گی تک میں آپ کی بات نہیں سنوں گا۔ آپ ابھی اے صاحبان میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور آپ نے میرے خلاف جو کچھ کرنا ہے، کر لیں۔ سیکر ٹری سو شل و یلفیئر طارق فیروز کے اس رویے سے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجرد ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپکر! جب میں سیکرٹری صاحب سے بات کر رہا تھا تو میرے بہت سے بھائی جن میں آج اسم شریف صاحب بھی میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی غلیظ گفتگو کی آواز موبائل فون سے بھی باہر سنائی دے رہی تھی۔ عرض یہ ہے کہ میرے ضلع کے اندر ایک نہایت شریف خاتون دارالامان کی انچارج گلی ہوئی تھیں تو (CD) EDO وہاں نئے تعینات ہوئے جنہوں نے ان سے کہا کہ آپ چائے پینے کے لئے میرے پاس میرے دفتر میں تشریف لے کر آئیں میں نے آپ سے کچھ معاملات طے کرنے پیش کیے۔ اس عورت نے کہا میں شریف گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں میں آپ کے پاس چائے پینے نہیں آسکتی۔ پھر اس EDO نے کہا کہ پھر آپ suspend ہیں۔ اس خاتون نے کہا کہ میں Provincial Government کے نیچے آتی ہوں آپ مجھے suspend نہیں کر سکتے۔ اتنی دیر میں وہاں کی بچیاں سڑکوں پر آگئیں، انہوں نے جلوس نکالنا شروع کر دیا اور وہاں کی پریس اکٹھی ہو گئی۔ سیکرٹری صاحب نے فوراً مدد اخالت کی اور اس خاتون کو اپنے پاس بلا یا۔ چونکہ سیکرٹری صاحب وہاں کے افسران کے دوست ہیں اس دارالامان کے انچارج کو اپنے پاس بلا کر کہتے ہیں کہ آپ EDO کے پاس جائیں، جا کر ان کے ساتھ چائے پینیں اور اپنے معاملات طے کریں۔ اس کے بعد ہم آپ کی وہیں posting کر دیں گے ورنہ اتنی دیر تک اپنے آپ کو suspend چھوٹھیں۔ اس خاتون نے انکار کیا تو اسے یہ سزادی گئی کہ اس کو چند دن پہلے یہ post کر دیا گیا اور اسے پیغام بھجوایا کہ آپ جا کر اس افسر کو خوش کریں۔

جناب سپکر! میں نے آج سیکرٹری سے یہی کہا کہ طارق فیروز صاحب آپ سیکرٹری سو شل ولیفیسر ہیں۔ آپ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، میں وہ لفظ استعمال نہیں کرنا چاہتا جو انہوں نے کئے وہ اس شخص کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ ہمارے ملک کی، اس صوبے کی بیٹھیوں، ماں اور بہنوں کا مسئلہ ہے۔ اس طرح کے [\*\*\*] سیکرٹری جو [\*\*] ہیں وہ اپنی بیٹھیوں پر بیٹھ کر ہماری بیٹھیوں، ماں اور بہنوں کی عزتوں کے اس طرح سے سودے کریں کہ اگر کوئی جا کر انہیں مطمئن نہیں کر سکتا تو اسے transfer کر دیا جائے۔ اگر کوئی خاتون [\*\*\*] سے انکار کرے تو اسے یہ post کر دیا جائے۔

معزز اکیان: شیم، شیم، شیم۔۔۔

\* بحکم جناب سپکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! آپ فوراً اس مسئلے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں اور اس کی انکوائری بھی کروالی جائے۔ حکومت کو چاہئے کہ اس طرح کے [\*\*\*] لوگوں کے خلاف فوراً ایکشن لے کیونکہ یہ اس صوبے کی بیٹھیوں، بہنوں اور ماں کا منسلک ہے۔ ہم اس سیکرٹری کے خلاف سڑکوں پر نکلیں گے، اس کا گھر ادا کریں گے اور اس افسر کا بھی گھر ادا کریں گے جو ہمارے ضلع کی بیٹھیوں اور ماں کے بارے میں یہ سوچتے ہیں کہ وہ جا کر ان کے بستر گرم کریں۔

معزز اکین اسمبلی: شم، شم، شم۔۔۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے ابھی جو تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ یہ ٹھیک ہے انہوں نے ایک مسئلے کی نشاندہی کی لیکن وہ کسی conclusion پر کسی مناسب انکوائری کے بغیر ہی پہنچ گئے۔ میں تمہارا ہوں کہ یہ بڑی نامناسب بات ہے۔ کسی افسر کے بارے میں بلکہ کسی عام شخص کے بارے میں بھی بغیر کسی تحقیق کے اسے [\*\*] کہنا اور اس تجھے پر پہنچ جانا کہ [\*\*\*] ہو گئی ہے، میں اس پر احتجاج کرتا ہوں اور اس کی مذمت کرتا ہوں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ ہمارے ایمپی اے صاحبان پر بھی یہ بڑی reflection ہے۔ آپ اس کی انکوائری کا حکم دیں اس کے بعد اگر کوئی چیز ثابت ہوتی ہے تو پھر میں تمہارا ہوں کہ ایسی بات کرنے کی گناہش ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک کسی کے بارے میں آپ کے پاس مکمل ثبوت نہ ہوں کہ یہ شخص [\*\*\*] ہے تو کسی کو [\*\*\*] کہنا مناسب نہیں ہے۔ یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ باقی معاملے کو دیکھ لیتے ہیں۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ اس کو آپ نے آج up take out of turn کیا ہے اور اس کی کاپی بھی مجھے آج ہی موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے اس میں بڑا serious allegation لگایا ہے اس لئے یہ مناسب رہے گا کہ اس طرف سے کم از کم اس کا جواب آنا چاہئے۔

\* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

**MR SPEAKER:** None should be condemned unheard.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): جی بالکل، اس کے بعد جو فیصلہ ہو گا اور آپ جو فرمائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو کب تک pending کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): اس کے لئے آپ کم از کم دو دن دے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب تحریک استحقاق کا وقت ختم ہوتا ہے۔۔۔

### پوائنٹ آف آرڈر

ٹی وی چینلز پر وزیر قانون کی عمارت کے متعلق نشر ہونے

والی خبر کی وضاحت کا مطالبہ

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! شاید میرے اندر یہ کمی ہے کہ میں زور سے بات نہیں کر سکتا اور شور نہیں چاہ سکتا، آپ کی بڑی مربانی کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ ایک بہت اہم issue ہے کہ کل سے ہمارے various TV channels پر وزیر قانون صاحب کی کسی عمارت کے بارے میں بار بار رپورٹ telecast کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ جائے اس پر شور شراہ کیا جائے اور کوئی بد تمیزی کی زبان استعمال کی جائے۔ بہتر ہے کہ اگر ہم وزیر قانون کو کہیں کہ اس پر وہ اپنا موقف بیان کر دیں تاکہ ہمیں سمجھ آجائے اور بات کلپنالگ جائے۔ جائے اس کے کہ اس پر کوئی شور چائے، پر لیں والے اس بات کو اچھا لیں جب موقف سامنے آجائے گا تو۔۔۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب سپیکر! محترم لغاری صاحب کا بہت شکریہ کہ انہوں نے کہا کہ میں اس کی وضاحت کر دوں۔ یہ معاملہ جو ہے ایک خالد عبدالرحمٰن صاحب آرکیٹیکٹ ہیں، وہ اس وقت "پلازہ بچاؤ تحریک" کے بانی بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس تحریک کے نام پر تقریباً کوئی آٹھ دس کروڑ روپے لوگوں سے اکٹھا کیا ہے۔ ہمارے پاس اس بات کے ثبوت ہیں کہ

انہوں نے وکیلوں کی فیسوں کی مدد میں ساڑھے تین کروڑ روپے کی ادائیگی کی ہے۔ یعنی اس آدمی نے اس طرح سے لاہور شری میں black mailing شروع کی ہوئی ہے۔ اس کے خلاف جو بھی کارروائی ہو گی وہ ایک علیحدہ ہے لیکن اس نے ایک چینل کے ساتھ اور جو اس چینل کے مالک کے ساتھ ان کے ذاتی مراسم ہیں ان کے ساتھ مل کر انہوں نے یہ رپورٹ کل ایک مرتبہ چلانی۔ جب وہ رپورٹ چلی تو میں نے اسی وقت اس کا جواب دیا اور میں اس چینل پر line on آیا۔ میں نے انہیں کہا کہ یہ آپ جو پلازہ، پلازا فرما رہے ہیں آپ کو یہ نہیں معلوم کر وہ ٹوٹل جگہ 6 مرلے ہے۔ اس بلڈنگ کے ایک portion میں میری رہائش ہے اور میرا چیمبر بھی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کا نقشہ 2000 میں جب کہ ہم زیر عتاب تھے، جیلوں اور حوالاتوں میں تھے اس وقت پاس ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں، وہ residential activities ہے اور اس میں commercial activities ہو رہی ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ جا کر وہاں دیکھ سکتے ہیں وہاں پر کوئی دکان نہیں ہے، کوئی سٹور نہیں ہے اور کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے۔ پھر انہوں نے کل اس رپورٹ کو بند کر دیا اور آج اس رپورٹ کو دوبارہ، یعنی اس سے بھی ان کی fide mala اور بدینتی ثابت ہوتی ہے۔ انہوں نے ایک رپورٹ دس پندرہ دن کی کوشش سے تیار کی اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ پیر 41 میں یہ لکھا ہے، 3 میں یہ لکھا ہے، 2 میں یہ لکھا ہے اور سارا کچھ کہا ہے۔ اس کے بعد میں نے ان کو جواب دے دیا۔ آج پھر دوبارہ وہ اس رپورٹ کو لے کر آئے، آج دوپر کے وقت میں نے ان کو بھرپور اور سیر حاصل جواب دیا۔ میں نے ان سے کہا کہ جو اس وقت لاہور میں پلازے demolish کرنے کی ممکن چیز رہی ہے وہ ان بلڈنگوں سے متعلق ہے جن کے نام کیانی کمیشن رپورٹ میں ہیں۔ 724 عمارتیں ایل ڈی اے کے علاقے میں ہیں اور 474 عمارتیں سٹی ڈسٹرکٹ کے علاقے میں ہیں۔ ان buildings 1198 میں اس بلڈنگ کا نام نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان buildings 1198 میں بھی صرف 20 بلڈنگ کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ باقی بلڈنگ سے متعلق وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک کمیٹی ریٹائرڈ جسٹس رضا صاحب کی سربراہی میں بنائی ہے کہ وہ کیانی کمیشن رپورٹ میں درج بلڈنگ کا نئے سرے سے جائزہ لے لیں۔ پھر میں نے آخری بات اسے یہ بھی بتائی کہ اگر پلازہ ما فیا کے ساتھ ساز باز کر کے آپ اس بات کو اس طرح سے پیش کرنے جا رہے ہیں کہ آپ موجودہ حکومت اور میاں شہباز شریف کی rule of law سے record on رکھ لیں کہ میاں شہباز شریف commitment پر حرف لانا چاہتے ہیں تو پھر یہ بات

کی law rule of commitment سے جو ہے اس پر میں اس قسم کی ایک ہزار بلڈنگیں قربان کر سکتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب پیکر: ٹھیک ہے، بس لغاری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب پیکر! جب بات ہو رہی ہے تو براہ مریانی اس کو clarify ہونے دیں اس طرح سے جب آپ bulldoze کریں گے تو ہمارے ساتھیوں کے ذہنوں میں کمی باتیں آئیں گے۔

جناب پیکر: لغاری صاحب! آپ نے جوبات کی ہے اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب پیکر! اس سے آگے follow up بات بھی ہے۔ جو اخبار میں اور چینل پر آیا ہے میں آپ کے توسط سے رانا صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ بقول ان خبروں کے کہ نقشے سے جو منظور ہے اس سے زیادہ وہاں پر construction ہوئی ہے، وہاں پر دو منزلوں کی بجائے تین منزلیں بنی ہیں، وہاں پر کوئی 5 فٹ کی boundary چھوڑنی تھی اور کوئی open space بھی چھوڑنی تھی، میں رانا صاحب کے جذبے کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ law implement کرنے کے لئے اگر ان کو اپنی buildings گرانا پڑے یا قربانی دینی پڑے گی تو وہ ضرور دیں گے لیکن اگر یہ ساری باتیں صاف ہو جائیں گی تو کوئی بھی ہمارے لاءِ منستر صاحب پر انگلی نہیں اٹھائے گا۔

جناب پیکر: انشاء اللہ نہیں اٹھائے گا اور ایسا موقع بھی نہیں آئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب پیکر! ---

جناب پیکر: نہیں، رانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): جناب پیکر! مجھے انتہائی افسوس ہے کہ لغاری صاحب جیسے senior and seasoned آدمی نے میری بات کو clear کرنے کے بعد انہوں نے دوبارہ اس بات کو ایک personal level پر اٹھانے کی کوشش کی ہے اور میں ان کی خدمت میں یہ عرض کر دوں کہ اللہ کے فضل سے ہر چیز قانون اور قاعدہ کے مطابق ہے اور اس کا منظور شدہ نقشہ میرے پاس ہے، باقی بات یہ رہی کہ اگر اس طرح سے personal scoring کی گئی تو کس کے دادا نے کس کے وڈے کے نے۔ ---

جناب سپیکر: نہیں، رانا صاحب! اس بات کو چھوڑیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان): کس کے وڈے کے نے کس طرح سے جاگیریں لیں اور کون کون نہیں میں سال پر ناجائز ٹرانسپورٹ چلا رہا ہے پھر یہ ساری باتیں آئیں گی۔ آپ اس بات میں نہ پڑیں اور ان بالوں پر نہ جائیں ورنہ پھر آپ کے لئے مشکل ہو جائے گی۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں آپ کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا، آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پھر رانا صاحب بد تیزی والی بات کر رہے ہیں اور آپ انہیں بولنے دے رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو کسی بات کی اجازت نہیں دی اور آپ کو بھی نہیں دوں گا، آپ تشریف رکھیں۔ یہ تحریک التواعے کار۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا ہمیں بولنے کی اجازت نہیں ہے؟۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، لغاری صاحب! آپ کو میں نے floor دیا، آپ نے بات کی اور اس کا انہوں نے جواب دیا اس کے بعد میں آپ کو اور ان کو بھی اس قسم کی باتیں کرنے کے لئے allow نہیں کرتا۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! وہ باب دادا والی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، باب دادا کی بات کے آگے تو انہوں نے کوئی بات نہیں کی۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جو باب دادا کے متعلق کہا، تو کیا وہ باتیں مذب ہیں اور وہ تذییب کے دائرے میں ہیں؟ میں نے تو ان سے یہ پوچھا ہے کہ کیا وہ یہ commitment کر رہے ہیں کہ وہ بالکل قانون کے مطابق ہے انہیں صرف یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ ہاں! یہ بالکل میری عمارت قانون کے مطابق ہے اور اس چیز کی میں assurance دیتا ہوں تو بات ختم ہو جاتی۔ یہ ذاتی attack کرنا کسی بھی طریقے سے مناسب نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! انہوں نے غیر شائستہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کوئی غیر شائستہ الفاظ استعمال کئے ہیں تو ان کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کو اس کا منصف بناتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے کہہ دیا ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: کیا کہہ دیا ہے؟

جناب سپیکر: غیر شایستہ الفاظ کارروائی کا حصہ نہیں ہو سکتے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہم لاہور صاحب کے غیر شایستہ الفاظ استعمال کرنے پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کے حق کو میں تسلیم کرتا ہوں لیکن یہ کوئی بات نہیں ہے۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس نے بد تمیزی کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میں نے ساری بات withdraw کر دی ہے اور اب اس بات کو آپ چھوڑیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ان حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب زعیم حسین قادری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔۔۔

جناب زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس میں سب سے پہلے اس لاہور صاحب کو سلام پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جو چھ مرلے میں رہتا ہے۔ یہ بہت بڑا credit ہے، چھ مرلے میں رہنے والا لاہور صاحب کس طرح بد عنوانی کر سکتا ہے اور جو بات ہوئی ہے میرے خیال میں اس کا جواب درجواب اس ہاؤس کے شایان شان نہیں۔۔۔ (فرہاٹ حسین)

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔۔۔

راتنا محمد ارشد خان: جناب سپیکر! وہ باہر کھڑے ہیں اور باہر جاتے ہوئے کورم کی نشاندہی نہیں ہو سکتی، اس طرح ہاؤس نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے اور یہ ان کا حق ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی چائیں۔  
(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا ہاؤس کی کارروائی کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: پونٹ آف آرڈر۔

### تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب شریار ریاض صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔ رانا صاحب! اس تحریک کا نمبر کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس کا نمبر 633 ہے۔

جناب سپیکر: جی، سا کا نمبر 633 ہے۔ یہ آپ نے pending کروائی تھی کافی دنوں سے چلی آ رہی ہے۔ شریار صاحب تو نہیں ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو گیا ہے اگر آپ کمیں تو پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: محرك نہیں ہیں تو پھر اس کو pending کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی، اس کو pending فرمائیں۔

جناب سپیکر: اس کو کل تک pending کیا جاتا ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار خالد سلیم بھٹی صاحب بھی یہاں نہیں ہیں وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اس کو next session کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ گفت ناصر شیخ صاحبہ! تشریف فرمائیں؟ ذرا

مجھے ان کا پونٹ آف آرڈر سننے دیں یہ بڑی دیر سے کھڑی ہیں۔ جی، آپ فرمائیں!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر مجھے اختصار سے یہ گزارش کرنی ہے کہ اس ہاؤس کی کارروائی کو آگے بڑھانے میں جتنی ذمہ داری حزب اقتدار کی ہوتی ہے اُتنی ہی ذمہ داری حزب ائتلاف کی بھی

ہوتی ہے۔ آج ایجنڈے کے مطابق pre budget debates شروع ہونی تھیں جو کہ اس ایجنڈے سے ہٹ کر بے معنی گفتوں کی نظر ہو گئیں اور یہ ایک دن کے اندر دوسرا مرتبہ ہے جماں پر اپوزیشن کی طرف سے کورم کی نشاندہی کی گئی۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اپوزیشن ایجنڈے کو آگے بڑھانے میں ذمہ داری کا ثبوت دے رہی ہے اور نہ ہی یہ کسی productive discussion کا حصہ بننا چاہتی ہے اس عمل پر جو اپوزیشن کارویہ سامنے آیا ہے اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے اور اب آپ غور کیجئے کہ یہ point out کرنے کے بعد خود باہر گئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چھوڑیں۔ وہ ان کا حق ہے آپ ان کو کس طرح منع کر سکتے ہیں؟

جناب اعجاز احمد خان: میں آپ سے یہ استدعا پر کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مربانی۔ آپ تشریف رکھیں پلیزا! جی، محترمہ نگت ناصر شخچ صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔ آپ کس طرح اجلاس کی کارروائی آگے بڑھا سکتے ہیں؟

### لاہور کی سبزی اور پھل منڈیوں میں زرعی اجناس

#### لانے والوں پر ٹیکسوس کی بھرمار

محترمہ نگت ناصر شخچ: جناب سپیکر! تحریک اتوائے کا نمبر 752 ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں اہم ترین سبزی اور پھل منڈیاں جن میں سبزی منڈی باغبانپورہ، کھاڑک ملتان روڈ اور بادامی باع ہیں۔ ان منڈیوں میں لاہور کے گرد و نواح سے زرعی اجناس کے علاوہ پھل، سبزیاں اور دیگر سامان لے کر آتے ہیں لیکن منڈی میں داخل ہوتے ہیں ان زرعی اجناس لانے والوں کو مختلف قسم کے ٹیکس ادا کرنے پڑتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنی زرعی اجناس کو انتہائی کم قیمت پر فروخت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کیونکہ انہیں پتا ہے کہ جب تک وہ ٹیکس ادا نہیں کریں گے انہیں منڈی کے اندر داخل نہیں ہونے دیا جائے گا جس کا خمیازہ ان کو آئے دن بھگتنا پڑتا ہے دیکھنے میں یہ بھی آیا ہے کہ منڈی کے منڈی کے گرد و نواح میں لگی ہوئی ریڑھیاں جو منڈی کے اندر موجود بجنٹوں نے لگوائی ہوئی ہیں ان پر کسی بھی قسم کا ٹیکس نہیں لیا جاتا اور انہیں کھلے عام اپنی مرضی سے پھل سبزی بیچنے کی کھلی آزادی ہے جبکہ سبزی منڈی میں لائی جانے

والی مختلف قسم کی زرعی اجنساں پر بلاوجہ ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے اور ان منڈیوں میں ڈی سی او اور محشریٹ حضرات چینگ کرتے دکھائی دیتے ہیں اور نہ ہی ان کے ماتحت عملہ کی جانب سے ان بے جا ٹیکس یعنی والوں کے خلاف کسی بھی قسم کی کوئی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے جس سے لوگوں کو ریلیف مل سکے۔ زرعی اجنساں لانے والے لوگوں کو کبھی بوری کی شکل میں اور کبھی تھیلے کی شکل میں ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے اور فی تھیلے یا بوری کی قیمت -/10 روپے سے -/15 روپے مقرر کر رکھی ہے اور ان منڈیوں میں موجود آڑھتی اپنی من مرضی کی سبزیوں اور پھلوں کے ریٹ مقرر کر کے آگے دکانداروں کو فروخت کرتے ہیں۔ اس طرح ہمی دکاندار پھر اپنی مرضی کے ریٹ لگا کر انہیں اپنے علاقوں میں منگے داموں فروخت کرتے ہیں اور بے جامنافع کمانے کا باعث بن رہے ہیں۔ اس طرح پھل اور سبزیاں غریب آدمی کی پہنچ سے دور ہوتی جا رہی ہیں اور ان سبزیوں اور پھلوں کے ریٹ مقرر کرنے میں پانڈی بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!**

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثانے اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک کا جواب جو موصول ہوا ہے وہ اس طرح ہے کہ مارکیٹ کیمپیوں کا کام منڈیوں میں زرعی اجنساں لانے والے کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔ منڈی میں کاشتکار کو سولیات فراہم کرنا اور اسے اس کی جنس کا جائز معاوضہ دلانا ہوتا ہے۔ جو بھی کاشت کار اپنی جنس منڈی میں لاتا ہے اسے فروخت کرنے کے لئے کمیشن ایجمنڈ آڑھتی کی خدمات درکار ہوتی ہیں۔ آڑھتی کاشتکار کی جنس کو نیلامی کے ذریعے فروخت کرواتا ہے اور زمیندار سے پیداواری منڈیوں کے قانون 1978 کے قاعدہ 66 کے مطابق ذیل شرح سے کمیشن وصول کرتا ہے۔ گندم اور دیگر خوردنی اجنساں پر 1.50 فیصد 2 پھلوں پر 2.50 فیصد، 3 سبزیوں پر 3.12 فیصد اس کے علاوہ اگر کاشت کار دلال، کنڈہ، پلے دار، مال اتر وائی، ٹلوائی کی خدمات حاصل کرے تو ان سب کی خدمات کا معاوضہ مل کر زرعی پیداوار کی کل قیمت کا تقریباً 1.50 فیصد بنتا ہے، ادا کرتا ہے۔ ان معمولی کٹوٹیوں کے علاوہ کاشتکار پر کوئی ٹیکس لا گونہ نہیں ہوتا۔ منڈی کے گرد و نواح میں گلی ہوئی ریڑھیاں ناجائز تجاوزات ہوتی ہیں جن کو ہٹانا ضلعی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ منڈی میں سبزیوں اور پھلوں کی باتا عددہ نیلامی ہوتی ہے۔ مارکیٹ کیمپی کا عملہ نیلامی کی قیمت کو نوٹ کرتا ہے اور اس نیلامی کی بنیاد پر تھوک و پرچون نرخ نامہ مرتب کیا جاتا ہے۔ اس نرخ نامہ کی تیاری میں کسی

آڑھتی، دکاندار یا پانڈی کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ اس نرخ نامہ پر عملدرآمد کروانا ضلعی انتظامیہ کا کام ہے۔ ناجائز ٹیکس لینے والوں کے خلاف مارکیٹ کمیٹی کے عملہ کو جب کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو قانون کے مطابق اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے اس کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ ڈی سی اور اس کے ماتحت عملہ کا منڈی میں کارروائی نہ کرنے کی وضاحت ضلعی انتظامیہ کے ذمہ ہے۔ محترمہ نے جو تحریک پیش کی ہے اس کا یہ جواب مارکیٹ کمیٹی کی طرف سے موصول ہوا ہے باقی متعلقہ ڈی سی اور کو اس کی کاپی بھیجی گئی ہے اور جن چیزوں کی نشاندہی انہوں نے کی ہے ان سے کامأگیا ہے کہ اس بارے میں خصوصی طور پر توجہ دیں اور ان قباحتوں کا ازالہ کریں تاکہ کاشتکار اور دیگر لوگوں کے حقوق کا تحفظ کیا جاسکے۔

**جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ میرے خیال میں اب آپ اس بات سے مطمئن ہیں؟**

محترمہ نگmet ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ جوریٹ لاءِ منسٹر صاحب نے بتائے ہیں۔ اول تو اس شرح سے ٹیکس وصول نہیں کئے جاتے ہیں اس کے علاوہ بھی ٹیکس وصول کئے جاتے ہیں اور اگر یہ ذمہ داری ضلعی انتظامیہ کی ہے اور ضلعی انتظامیہ اس پر عملدرآمد نہیں کرواتی تو پھر اس پر کیسے عملدرآمد ہو گا اور کون کروائے گا؟

**جناب سپیکر: جی، انہوں نے کامکہ ڈی سی اور کی ذمہ داری ہے وہ کریں گے۔**

**چودھری جاوید احمد (ایڈو کیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔**

**جناب سپیکر: جی، آجائیں، آپ بھی آجائیں۔**

چودھری جاوید احمد (ایڈو کیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! رانا صاحب نے اس جواب میں جن ریٹس کا ذکر کیا ہے کہ آڑھتی 1.5 فیصد کے حساب سے ٹیکس لیتے ہیں۔ آج کل پنجاب میں کوئی آڑھتی اتنا کم کمیشن نہیں لیتا۔ ٹکھے نے جو figures دیئے ہیں انہوں نے وہ پڑھ کر بتادیئے ہیں کیا عملی طور پر ایسا ہے۔

**جناب سپیکر: جی، آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟ آپ چھوڑیں، contradiction نہ کریں۔**

چودھری جاوید احمد (ایڈو کیٹ): جناب سپیکر! آڑھتی جو رسیدیں دیتے ہیں ان پر اس سے زیادہ چارچ کیا ہوتا ہے یہ آڑھتیوں کا بھی اور صارفین کا بھی استھصال کر رہے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ حکومت اس فرسودہ نظام کو بدلنے کے سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، اس کو تبدیل کرنے کے لئے آپ تجویز دیں یا کچھ لکھ کر دیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈ وکیٹ): جناب والا! میری انتی سی گزارش ہے کہ محکمہ طریق کار کے حساب سے جواب دیں۔

جناب سپیکر: معزز رکن اس تحریک کو press نہیں کرتے۔ اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ الگی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

**موضع ڈنگہ تحصیل کھاریاں میں شاملات دیسہ کی اراضی محکمہ کی ملی بھگت**

**سے اونے پونے داموں فروخت کو روکنے کا مطالبہ**

میاں طارق محمود: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نو عیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوقی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ موضع ڈنگہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں کھیوٹ نمبر 1017 اور کھتوں نمبر 2765 تا 2906 کے تحت کل رقبہ 2423 کنال 1 مرلہ رجسٹر ہقدار ان زمینیں سال 1919-20 کے تحت خانہ ملکیت میں شاملات دیسہ چراغاہ کا اندر ارج ہے مگر اس کا status تبدیل کر کے اسے آسائش دیسہ چراغاہ کر دیا گیا ہے۔ اس کی بندر بانٹ شروع کر دی گئی اور اونے پونے داموں مختلف لوگوں کو یہ زمین ملکہ مال کے پٹواری، تحصیل دار، ڈی-ڈی-او (آر)، ڈی او (آر) اور ای ڈی او (آر) گجرات کی ملی بھگت سے الٹمنٹ شروع کر دی گئی ہے۔ اس خلاف ضابطہ الٹمنٹ پر اہلیان دیسہ ڈنگہ نے سینفر ممبر بورڈ آف آفیسیو پنجاب کو درخواست دی اور انہوں نے اس خلاف ضابطہ زمین کی الٹمنٹ کینسل کرنے کا حکم صادر فرمایا جس کی تعمیل میں ای-ڈی-او (آر) گجرات نے 09/10/12 کو خلاف ضابطہ الٹ کر دہزادہ 22/10/09 کی الٹمنٹ کینسل کر دی۔ بعد ازاں آرڈر نمبر 1176 مورخہ 09/10/22 کو کسی پریشر اور مالی لائق میں آکر اسی آفیسر نے اپنے آرڈر واپس لے لئے اور جو غیر قانونی زمینیں الٹ کی گئی تھیں اس کی الٹمنٹ بحال کر دی جبکہ یہ زمین میں روڈ پر واقع ہے اس کی مارکیٹ ویلو ایک لاکھ روپے فی مرلہ سے بھی زیادہ ہے۔ یہ اربوں کی زمین ہے جس کی اونے پونے داموں الٹمنٹ شروع کر دی گئی جس کی وجہ سے نہ صرف میرے حلقہ بلکہ پورے صوبہ کی عوام میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانتانڈا اللہ خان): جناب پسیکر! اس کا بھی جواب موصول نہیں ہوا۔ اس کو آپ pending فرمادیں۔

جناب پسیکر: کب تک کے لئے pending کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانتانڈا اللہ خان): جناب پسیکر! کم از کم دو دن کے لئے pending فرمادیں۔

جناب پسیکر: اس کو اگلے ہفتے پر لے جاتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانتانڈا اللہ خان): اس کے بعد شیخ علاؤ الدین صاحب کی جو تحریک ہے جواب تو اس کا بھی موصول نہیں ہوا لیکن اگر وہ پڑھنا چاہتے ہیں تو پڑھ دیں۔ next day پھر اس کو take up کر لیں گے۔

جناب پسیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤ الدین: جناب والا! وزیر قانون صاحب جو کچھ فرم رہے وہ بالکل ٹھیک ہے میں ان سے agree کرتا ہوں۔ میری ایک تحریک 774 ہے اس کا جواب ان کے پاس آگیا ہو گا لیکن مجھے آپ کی اجازت چاہئے کیونکہ بڑا ہم مسئلہ ہے۔ میری ایک تحریک التوائے کا نمبر 2010/13 ہے۔ اس کو میں صرف پڑھ دیتا ہوں۔

جناب پسیکر: کون سی ہے؟

شیخ علاؤ الدین: اس کا نمبر ہے 2010/13۔

جناب پسیکر: یہ آپ کی تحریک التوائے کا نمبر 774 لگے ہفتہ پر جائے گی۔

شیخ علاؤ الدین: جناب والا! جیسے وزیر قانون صاحب کہتے ہیں مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ مجھے اپنی تحریک صرف پڑھ لینے دیں اس میں خواتین کی employment کا مسئلہ ہے۔

جناب پسیکر: آپ اس کا نمبر بولیں، کون سی ہے؟

شیخ علاؤ الدین: اس کا نمبر 2010/13 ہے۔

جناب پسیکر: یہ پھر out of turn کیسے ہو جائے گی؟

شیخ علاؤالدین: جناب والا! یہ میں 774 کا substitute لے رہا ہوں اور یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے۔ میں اس کا جواب بھی نہیں مانگ رہا کیونکہ جو کچھ وزیر قانون نے کہا ہے وہ ٹھیک ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اسے صرف پڑھ لینے دیں کیونکہ اس پر ایوان کی توجہ کی بہت ضرورت ہے۔  
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

### حکومت سے بیوگان کی طرح غیر شادی شدہ خواتین کے لئے

بھی سرکاری اداروں میں کوٹا مقرر کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایسی تمام خواتین جن کی کسی بھی مجبوری، خاندانی مسائل، ذات پات کے معاملات یا جسمیز کی لعنت کی بناء پر شادی نہ ہو سکی ایسی ہی خواتین کے لئے شاید محترم ساغر صدیقی نے کہا تھا:

زندگی جبر مسلسل کی طرح کاٹی ہے  
جانے کس جرم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

ایک اندازے کے مطابق ہمارے معاشرے میں ایسی خواتین کا تناسب 17 فیصد سے بھی زیادہ ہے۔ وہ خاندان جو دیہماتوں سے شروں کی طرف نقل مکانی کر گئے اور ان کا برادری اور رشتہ داروں میں مالی، علمی اور معاشرتی عدم توازن پیدا ہو گیا۔ یہ ایسا عمل ہے جس کی وجہ سے غیر شادی شدہ خواتین کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اور تلخ حقیقت یہ ہے کہ 30 سال یا اس سے اوپر کی خواتین کو عموماً ہمارے معاشرے میں marriageable pool سے ہی باہر نکال دیا جاتا ہے جو بڑی زیادتی ہے۔ ایسی غیر شادی شدہ خواتین تمام زندگی بیواؤں سے بھی زیادہ بدتر زندگی گزارتی ہیں کیونکہ بیواؤں کے لئے تو مرحوم شوہر کی املاک اور اکثر اوقات اولاد سارا بن جاتی ہے جبکہ ہمارے آج کے معاشرے میں بھی بیواؤں کو کچھ نہ کچھ احترام بھی میسر ہے لیکن دوسرا طرف غیر شادی شدہ خواتین ماں باپ کے انتقال، بُن بھائیوں کی دوری یا عدم توجی کی وجہ سے زندگی ایک عذاب کی طرح گزارتی ہیں اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسی خواتین کے جائزے میں بھی مشکل سے چند لوگ ہی ہوتے ہیں۔ حکومتی ادارے بیوگان کے لئے نوکریوں وغیرہ میں کچھ نہ کچھ حصہ دینے ہیں لیکن غیر شادی شدہ خواتین کو کوئی کوٹا نہیں ملتا۔ ایسی تمام غیر شادی شدہ خواتین کے معاملات کو باریک یعنی سے دیکھنے اور

حل کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ جس کے لئے اس معزز ایوان کے ہر رکن کو اپنی خواتین کی بہتری کے لئے بحث میں حصہ لے کر تجویز دینی چاہئیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ جناب! میں اس میں چھوٹی سی short statement دوں گا۔

جناب پیکر: اس میں short statement ہوتی ہے؟

شیخ علاؤ الدین: جی، ہوتی ہے۔

جناب پیکر: نہیں۔

شیخ علاؤ الدین: میں آپ کی رو لگ کو چیخ نہیں کروں گا۔

جناب پیکر: آپ بے شک میری رو لگ کو چیخ کر دیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

شیخ علاؤ الدین: نہیں، جناب!

جناب پیکر: اس میں short statement نہیں ہوتی۔

شیخ علاؤ الدین: ویسے آپ کہتے ہیں تو میں --

جناب پیکر: اس میں short statement نہیں ہوتی حضرت۔

شیخ علاؤ الدین: میں صرف یہ کہوں گا کہ آپ کا اور میرا تجربہ یہ ہے کہ اگر کسی خاتون کو، میں اپنا تجربہ کہہ دیتا ہوں کیونکہ آپ کی مسکراہٹ بتا رہی ہے کہ آپ کا نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر کسی خاتون کو نرس کی نوکری مل جائے، لمبی کا نسٹیبل بن جائے تو اس کی شادی ہو جاتی ہے۔ میری صرف گزارش اس میں یہ ہے کہ اس کی جو age limit ہے اس کو اس طریقہ سے بڑھایا جائے کہ یہ عورتیں جو ہیں معاشرے میں main streamline کیونکہ ان کے ساتھ بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ شکریہ ہے۔

جناب پیکر: رانا صاحب! بتائیں اس کا کیا کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانا ثنا اللہ خان): جناب پیکر! انہوں نے اپنی تحریک التوابے کا رپڈے دی ہے اس کا بھی جواب موصول نہیں ہوا تو اس کو بھی آپ pending فرمادیں۔

جناب پیکر: اگلے ہفتے تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان) : اگلے ہفتے تک pending فرمائیں۔

جناب سپیکر : اس کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سید حسن مر تقیٰ : پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی۔

سید حسن مر تقیٰ : جناب سپیکر ! بھی شیخ صاحب نے بات کی ہے کہ خواتین کی عمریں بڑھادیں تو میں بڑا مسون ہوں گا۔ میری گزارش ہے کہ خواتین تو خود اپنی عمر بڑھانے سے کھراتی ہیں لیکن شیخ صاحب ہمیشہ خواتین کے خلاف بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر : شاہ صاحب ! ایسی بات مت کریں۔ سب بہنوں سیٹیوں والے ہیں۔

سید حسن مر تقیٰ : ٹھیک ہے۔ جناب والا!

شیخ علاء الدین : جناب سپیکر ! یہ credit بھی مجھے دیا جائے کہ میں ان کی بات کا جواب نہیں دے رہا۔

جناب سپیکر : جی، آپ کا بہت شکریہ۔ تھاریک اتوائے کار کا وقت ختم ہوا۔ اب ہم سرکاری کارروائی کی طرف چلتے ہیں۔

سید زعیم حسین قادری : پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : شاہ صاحب ! پہلے آپ اپنی سیٹ پر جائیں پھر بولیں۔

سید زعیم حسین قادری : جناب سپیکر ! میں اس ہاؤس کی توجہ کل کنٹونمنٹ بورڈ میں ہونے والے ایک اندوہناک واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker! Please give me attention

جناب سپیکر : میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

سید زعیم حسین قادری : اس واقعہ کے بعد جب وزیر اعلیٰ صاحب وہاں تشریف لے گئے اور قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب بھی افسوس کے لئے اس بھی کے گھروں کے پاس گئے تو اس سے مجھے پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت کی طرف سے ایک serious concern نظر آیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا کہ اس پر ایک بل لایا جائے گا اور ہاؤس کی طرف سے اس پر قانون سازی کر کے گھروں میں کام کرنے والے بچوں کی کم سے کم عمر کا تعین کیا جائے گا۔ لہذا میں اس ہاؤس کی وساطت

سے وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ جلد از جلد یہ Fundamental Rights Bill لا یا جائے۔

جناب پیکر: آپ یہ بات اپنی پارٹی میٹنگ میں کریں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب پیکر! میں یہ بات اس ہاؤس میں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب پیکر: جب یہ معاملہ ہاؤس میں آئے گا تو اس وقت بحث کر لینا۔

سید زعیم حسین قادری: جناب پیکر! اس ہاؤس کی بھی کوئی ذمہ داری ہے یا نہیں؟

جناب پیکر: جب کوئی چیز ہاؤس میں آئے گی تب اس کی ذمہ داری بنتی ہے۔

سید زعیم حسین قادری: میں لاہور منڑ سے درخواست کروں گا کہ یہ بل ہاؤس میں لا یا جائے اور اس میں کم از کم 15 سال عمر متعین کی جائے اور اس سے کم عمر کے بچوں کو گھروں میں کام کرنے سے روکا جائے۔

### سرکاری کارروائی

#### عام بحث

سالانہ بجٹ 11-2010 کے لئے ارکین اسمبلی سے پیشگی

#### بجٹ کی تجویز لینے کی غرض سے عام بحث

جناب پیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ کی مربانی۔ آج کے ایجنسٹے پر سالانہ بجٹ 11-2010 کے لئے ارکین سے پیشگی بجٹ تجویز لینے کی غرض سے عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز وزیر خزانہ فرمائیں گے۔ اس کے بعد جو ارکین بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں ان میں سے چار پانچ نام میرے پاس آئے ہیں باقی ارکین بھی اپنے نام بچھ دیں۔ ہم نے اس کے لئے مساوی منگل کے چار دن مقرر کئے ہیں جو نکہ منگل پرائیویٹ ممبرز ڈب ہوتا ہے۔ لہذا میں پھر معزز ممبر ان سے درخواست کرتا ہوں کہ جو جو ممبر ان اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام اور تاریخ بتا دیں اور یہ first come first serve کے لحاظ سے ہو گا اس میں کسی کو کوئی رعایت نہیں ہو گی۔ جی، وزیر خزانہ صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنور اشرف کا رہ): شکریہ۔ جناب پیکر! pre budget discussion کی شبت روایت موجودہ حکومت نے شروع کی ہے۔ پچھلے سال پہلی دفعہ pre budget discussion

ہوئی اور اس میں زیادہ تر ممبران نے ثبت حصہ لیا اور اپنی آزادیں۔ Pro-poor and social sector پر ان کی جتنی بھی تجاویز تھیں ان تمام پڑیپارٹمنٹ نے غور کیا اور وسائل کے مطابق جتنی practical تجاویز تھیں انہیں بجٹ میں شامل کیا گیا۔ اس سال بھی اس روایت کو قائم رکھتے ہوئے اور اسے آگے برٹھاتے ہوئے اس بجٹ میں جو ممبران حصہ لیں گے انشاء اللہ ہم ان کی تجاویز کو آئندہ بجٹ میں incorporate آکریں گے اور جو تجاویز پچھلی دفعہ incorporate نہیں ہو سکیں، ہم وہ اس دفعہ بجٹ میں شامل کریں گے۔

جناب سپکر! میں اس موقع پر این ایف سی ایوارڈ کا ذکر کرنا چاہوں گا اور ساتویں این ایف سی ایوارڈ پر ہاؤس اور صوبہ پنجاب کی عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ ایوارڈ عوام اور جمورویت کی فتح ہے۔ یہ اس بات کا منہ بولتا شہوت ہے کہ جب سیاسی قوتیں یکسوئی اور افہام و تفہیم سے کوئی بھی معاملہ حل کرنا چاہیں تو وہ کسی بھی رکاوٹ کو دور کر کے مسئلے کا حل نکال سکتی ہیں۔ موجودہ این ایف سی ایوارڈ پرے ایوارڈ سے کافی مختلف ہے اور ہم اس دفعہ multi criteria میں چلے گئے پرے ایک population based criterion ہو اکرتا تھا جو کہ سوائے پاکستان کے کسی اور ملک میں نہیں ہے لیکن اس دفعہ ہم نے مضبوط بنیادوں پر آئندہ آنے والے این ایف سی ایوارڈ کی بنیاد رکھی اور ہم نے اس میں آبادی کے علاوہ تین poverty criteria کو ایک criterion کا ایک بنایا گیا یہ سرحد حکومت اور سرحد کی عوام کا مطالبہ تھا اس کے علاوہ revenue جو کہ سندھ کا ایک دیرینہ مطالبہ رہا سے بھی شامل کیا گیا، اس کے علاوہ بلوچستان جس کی ہمیشہ area based demand multi criteria کو شامل کیا گیا۔ اس طرح اس IPTs کو شامل کیا گیا۔ اس کے لئے یہ کہا جاتا تھا اور دوسرے صوبوں کی عوام یہ محسوس کرتے تھے کہ پنجاب ہماری حق تلفی کر گیا اور ہمارا حق مار گیا چونکہ اس کی آبادی زیادہ ہے اس لئے ہمارے وسائل پنجاب کی طرف divert کر دیئے جاتے ہیں لیکن اس این ایف سی کے بعد ہمارے بہن بھائی ایم پی ایز جس صوبے میں بھی جائیں گے تو وہ یہ محسوس کریں گے کہ ان صوبوں کی عوام کے جو تحفظات تھے وہ آج نہیں ہیں اور سب کی آج پنجاب کے بارے میں ایک ثابت سوچ ہے۔

جناب سپکر! میں این ایف سی ایوارڈ پر سارے صوبوں کے وزراء اعلیٰ اور بالخصوص وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں انہوں نے ایک pivotal role ادا کیا ہے اور

تمام وزراءً اعلیٰ میں اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کی اور اتفاق رائے پیدا ہوا۔ صوبوں میں وسائل کی تقسیم کو بڑی ہم آہنگی اور خوش آئند طریقے سے برداشت کار لایا گیا اور کامیابی سے طے پایا۔ میں این ایف سی کے چیز میں /وفاقی وزیر خزانہ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، وزیراعظم پاکستان اور صدر پاکستان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وفاق نے اپنی جیب کاٹ کر صوبوں کو زیادہ وسائل دیئے۔ اس سے پہلے صوبوں کو 48 فیصد وسائل دیئے جاتے تھے لیکن اب وہ 57.5 فیصد ہیں۔ یہ پہلے سے کافی زیادہ ہڑھے۔ صوبہ پنجاب کو بھی اگلے سال سے پہلے سے 57۔ ارب روپیہ زیادہ ملے گا۔ یہ 57۔ ارب روپیہ وزیر اعلیٰ اور اس ایوان کی guideline کے مطابق ترقیاتی منصوبوں میں استعمال کیا جائے گا اور کسی بھی current expenditure پر خرچ نہیں کیا جائے گا۔

**جناب سپیکر!** حکومت پنجاب نے این ایف سی کے ساتھ ساتھ Net Hydal Profit کا مسئلہ حل کرایا ہے۔ 1996 کے بعد صوبہ پنجاب کو Net Hydal profit نہیں مل رہا تھا جو کہ ہمارے صوبے کا ایک آئینی حق تھا۔ آئین کے مطابق Net Hydal Profit تمام صوبوں کا حق ہے لیکن پنجاب کو اس سے محروم رکھا گیا۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت سے رابطہ کر کے اپنا آئینی حق واپس لیا ہے اور اب طے پا گیا ہے کہ اس آئینی Net Hydal Profit میں سے 28۔ ارب روپے صوبہ پنجاب کو اگلے چار سالوں میں ملیں گے۔ ہمیں 5۔ ارب روپے موصول ہو گئے ہیں۔ یہ ہمارے صوبہ پنجاب کی ایک اور کامیابی ہے کہ ہم نے اپنا آئینی حق واپس لیا ہے۔

**جناب سپیکر!** پورا ہاؤس جانتا ہے کہ world economic recession چل رہی ہے لیکن اس recession کے باوجود حکومت پنجاب نے کوشش کی ہے کہ economic activities کم نہ ہوں۔ ہم نے اپنے ترقیاتی بجٹ کو کم نہیں کیا بلکہ ترقیاتی بجٹ کی social sector میں پیسا ہے وہ صحیح طریقے سے ان تک پہنچ سکے۔

**جناب سپیکر!** من و امان کو برقرار رکھنے کے لئے اور دہشت گردی کا سامنا کرنے کے لئے ہم اس طرف funds divert کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب نے ایک Monitoring Committee بنائی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے وزیر خزانہ یعنی مجھے یہ ذمہ داری سونپی ہے کہ ہمارے جتنے بھی non-development expenditures ہیں ان کو کم کیا جائے۔ مثلاً نئی گاڑیوں کی خرید و فروخت بند کر دی گئی ہے اس کے علاوہ سامان تعیش پر پابندی لگادی

گئی ہے۔ ہماری حتی الامکان کوشش ہے کہ ترقیاتی کاموں میں کمی نہ ہونے پائے بلکہ ہم اپنے current expenditures کو کم سے کم کریں۔

جناب سپیکر! اس سال ہمارے revenues میں پچھلے سال کے مقابلے میں 17 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ حکومت کی طرف سے resources mobilization کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے کہ حکومت کے وسائل کس طریقے سے بڑھائے جائیں۔ ایک طرف تو ہمیں این ایف۔ سی ایوارڈ کی وجہ سے پہلے کی نسبت زیادہ وسائل میں گے دوسری طرف وہ taxes جو کہ ہم نے خود collect کرنے ہوتے ہیں ان کی collection کو موثر بنانے کے لئے بھی یہ کمیٹی کام کر رہی ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ collection system کو بہتر کیا جائے اور اپنے resources کو بھی بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر! جب ہم Annual Development Programme بناتے ہیں تو اس میں ان بنیادی اصولوں کو بروئے کار لایا جاتا ہے کہ جامع ترقی ہو، غربت میں کمی لائی جائے اور سماجی شعبہ جات کو ترجیح دی جائے جن میں تعلیم، صحت، پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے علاوہ بہت سے دوسرے منصوبے بھی شامل ہیں۔ اسی طرح infrastructure کو بہتر بنانے کے لئے اور موجودہ infrastructure کو بہتر کرنے اور اس کی بحالی کے لئے بھی کام کیا جاتا ہے۔ صنعتی اور زرعی شعبے کی پیداوار میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس دفعہ ہماری پنجاب حکومت کی کوشش ہے کہ public and private sector کو ساتھ ملائیں اور مل کر ایسے projects تیار کریں جو کہ عوام اور حکومت کے لئے بہتر ہوں۔

جناب سپیکر! آئندہ بجٹ کے حوالے سے ابھی جو بحث ہو گی، میں اس بارے میں چند گزارشات کروں گا یا guidelines دوں گا اور گزارش کروں گا کہ ہمارے معزز ممبر ان اپنی تجویز میں ان کو ضرور شامل کریں۔ پہلی گزارش یہ ہے کہ صوبے کے وسائل میں اضافہ کس طرح کیا جاسکتا ہے؟ خرچ کرنا تو بہت آسان ہوتا ہے لیکن صوبے کے وسائل کیسے بڑھائے جائیں، اگر وسائل بڑھیں گے، پیساز زیادہ آئے گا تو ہم زیادہ رقم ترقیاتی کاموں پر خرچ کر سکیں گے۔ دوسرا صوبے کے غیر ترقیاتی اخراجات میں کس طرح سے کمی لائی جاسکتی ہے۔ تیسرا صوبے کے ترقیاتی کاموں کو کس طرح زیادہ سے زیادہ فلاجی اور pro-poor point بنایا جائے؟ چوڑھتا یہ ہے کہ صوبے میں معاشی خوشحالی کی رفتار کو کس طرح سے تیز کیا جاسکتا ہے؟

میں معزز ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کی پیش کردہ تجویز کو قلمبند کرنے کے لئے متعلقہ مکاموں کو ہدایات دی جا چکی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ فاضل ممبران pre-budget discussion میں بھرپور حصہ لیں گے اور اپنی مفید تجویز دیں گے۔ ہم ان کی تجویز کو بجت 2010-11 میں شامل کریں گے تاکہ آنے والا بجت ایک متوازن اور عوامی بجت بنایا جاسکے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: Very good میں چاہتا تھا کہ قائد حزب اختلاف کو تقریر کرنے کے لئے سب سے پہلے وقت دیا جائے لیکن وہ اس وقت موجود نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور (رانتانے اللہ خان): جناب سپیکر! محترم وزیر خزانہ نے بڑی سیر حاصل اور guiding opening statement دی ہے۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ اس مرتبہ ہماری بنس ایڈ وائز ری کمیٹی میں آپ کی زیر صدارت دو تین باتیں طے ہوئی تھیں۔ وہاں پر یہ طے پایا تھا کہ وقفہ سوالات، تحریک التوائے کار، تحریک استحقاق اور عام بحث کے دوران کو point out میں کیا جائے گا۔ دوسرا یہ بھی آپ کے علم میں ہے کہ اس معزز ہاؤس کے تمام ممبران، جس میں اپوزیشن بھی شامل تھی، سب کا یہ ایک بہت ہی دیرینہ مطالبہ تھا کہ اس مرتبہ بجت پر پہلے بحث کی جائے تاکہ حکومت کو guidance کے لئے اور معزز ممبران کی آراء سامنے آسکیں۔ یہ ہفتہ یعنی آج سے onward چار دن باقاعدہ قائد حزب اختلاف اور ان کے ساتھ دو مزید معزز ممبران تشریف فرماتھے جن کی مرضی، مشورے اور اجازت سے مقرر ہوئے تھے لیکن انتہائی باعث افسوس ہے، آج انہیں معلوم تھا کہ pre-budget discussion کو point out کیا۔ اس کے بعد انہوں نے walkout کیا اور walkout کے لئے باہر بھاگتے بھاگتے پھر دروازے سے اندر آگئے اور اپنا walkout خود ہی ختم کر کے واپس اپنی سیٹ پر آ کر انہوں نے کورم point out کر دیا اور اس کے بعد جب کورم پورا ہو گیا تو پھر اب ان کے پاس اس راہ فرار کی قطعی طور پر کوئی گنجائش نہیں تھی۔ انہیں چاہئے تھا کہ آج وہ باتیں کرتے جو ان کا لیڈر اکثر کرتا ہے۔ وہ وزیر اعلیٰ کم اور چیف پر اپری ڈیلر زیادہ رہا ہے۔ وہ ہر تیسروے دن بیٹھ کر کوئی نہ کوئی document لے کر جھوٹ بولتا ہے اور غلط قسم کی الزام تراشی کرتا ہے۔ آج اپوزیشن کے ساتھی ہمارا پر آتے اور اپنے اس لیڈر کے غلط موقف کو ایوان کے سامنے رکھتے اور ہم سے اس کا جواب لیتے۔ آج چونکہ ان کے پاس کرنے کے لئے کچھ نہیں تھاں لئے انہوں نے راہ فرار اختیار کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں

کہ یہ اپوزیشن کا انتہائی قابل مذمت روایہ ہے۔ آپ نے ہمیشہ ان کے ساتھ بہت ہی اچھا اور بہتری کا سلوک کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے منصب کا تقاضا بھی یہی ہے لیکن وہ معاملات جن پر بات کرنانہ صرف ان کا حق ہے بلکہ اس صوبے کے عوام کی طرف سے ان کے اوپر فرض ہے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ قبضہ مافیا کے لئے تو آپ پر لیں کافر نس کرتے پھریں، قبضہ مافیا کے لئے تو آپ ہر قسم کی بات کرتے پھریں، پلازا مافیا کے لئے تو آپ کو مردراٹھیں اور جب آپ کو صوبے کے لوگوں کی بھلائی کے لئے بات کرنے کی دعوت دی جائے تو اس وقت آپ یہ روایہ اختیار کریں اور راہ فرار اختیار کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو اس بات کا نوٹس لینا چاہئے اور آئندہ جو برس نس ایڈواائزری کمیٹی کی میٹنگ ہو، بلکہ ہمیں آپ اس کی میٹنگ کو رکھیں اور ان سے اس بات کا جواب لیں کہ جب یہ دن آپ کے مشورے سے طے ہوئے ہیں تو پھر آپ نے walkout کیوں کیا؟ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ میں یہ چاہتا تھا کہ اس ہفتے میں ہم قانون سازی کریں لیکن جب انھوں نے کہا کہ نہیں ہم نے اسی ہفتے میں pre-budget discussion کرنی ہے تو پھر ہم اس بات پر مان گئے۔ وزیر خزانہ صاحب کی ایک اپنی commitment تھی، یہ انہی دنوں میں اسلام آباد جانا چاہتے تھے لیکن ہم نے آپ کے حکم پر ان کے مطالبے کو تسلیم کیا لیکن ان کا رویہ آج آپ کے سامنے ہے۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** میر اخیال ہے کہ نجف عباس سیال صاحب اس بارے میں کچھ بتا سکیں گے کہ وہ کیوں موجود نہیں ہیں؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! ان کو fine کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** مجھے fine کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جرمانہ وہ لوگ کریں گے جن انتخابی حلقوں سے یہ تشریف لائے ہیں۔ مجھے ان کو fine کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

**جناب نجف عباس خان سیال:** جناب سپیکر! میر ایک اپنازہ ہن ہے کہ جب کوئی معزز ممبر ہاؤس میں کھڑا ہو کر اپنی بات کا جواب دیتا ہے اور اپنے brief facts & figures کو کرتا ہے تو ہمیں یہ مان لینا چاہئے کہ وہ حقائق پر بات کر رہا ہے۔ جب رانا صاحب نے بات کی تو انہوں نے اپنا سارا مؤلف بیان کیا ہے۔ تو میرے جو ساتھی walkout کر گئے ہیں مجھے ان کا نظریہ پسند نہیں آیا۔ میں کہتا ہوں کہ میں جو بات کے وہ صحیح پر بنی ہو۔ ہمیں ضد برائے ضد میں نہیں پڑنا چاہئے اگر وزیر قانون نے اپنے پلازو کے بارے میں statement دے کر واضح کیا ہے جس پر نہیں مطمئن ہو جانا چاہئے اس لئے میں نے walkout نہیں کیا۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی 3 معزز خواتین ممبران  
ہاؤس میں والپس تشریف لے آئیں)

**MR. SPEAKER:** Well come.

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر! میں لاے منسٹر کی بات پر آپ کے سامنے یہ بات واضح کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے کورم کی بات کی کہ ہم لوگوں نے بائیکاٹ کیا ہے یہ ہمارا right ہے۔ لاے منسٹر صاحب ہمیشہ اس طرح کی بذبہانی کرتے ہیں اور انہوں نے بعد میں موقع کا فائدہ اٹھا کر جو فضول باتیں کی ہیں میں ان کا جواب دینے یہاں پر آئی ہوں۔ لاے منسٹر آج اس لئے گرم ہیں کیونکہ ان کے اپنے پول کھلے ہیں اسی لئے وہ آج صبح سے لٹنے کے لئے ترب رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ لوگ اپنی بات کریں۔ Pre budget discussion ہو رہی ہے اس میں اگر آپ حصہ لینا چاہتی ہیں تو ٹھیک ہے۔ (قطع کلامیاں)  
مجھے افسوس ہے کہ آپ کے اپوزیشن لیڈر کو آنا چاہئے تھا

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر! لاے منسٹر کو اس وجہ سے غصہ ہے کہ ان کے پلازے کی بات کھلی ہے جس کا جواب ٹی وی چینل پر آکر بھی یہ نہیں دے سکے۔ میں point of order پر بات کرنا چاہتی ہوں لہذا مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: آپ کا یہ point of order نہیں ہے۔ آپ بحث میں حصہ لینا چاہتی ہیں تو اپنानام دیں۔ (قطع کلامیاں)

No point of order. No point of order. محترمہ آمنہ الفت! آپ نے Pre budget discussion کے لئے اپنानام دیا ہے آپ اس پر بحث کرنا چاہتی ہیں یا نہیں؟  
محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں نے بحث کرنی ہے لیکن میں پرسوں کروں گی کیونکہ آج راتانشاء اللہ نے جو دھمکیاں دی ہیں اور یہ جس طریقے سے تصحیک آمیز الفاظ استعمال کرتے ہیں اور انہوں نے یہاں پر جوانداز اختیار کیا ہوا ہے اس کی وجہ سے ہم نے بائیکاٹ بھی کیا ہوا ہے لیکن ہم ان کی بذبہانی سن کر ہاؤس میں والپس آئے ہیں۔ یہ جس social welfare کادرس دے کر کہہ رہے ہیں کہ ہمیں مفاد عامہ کے لئے بات کرنے کی ضرورت ہے تو ہم لوگ اسمبلی میں نہیں ہیں۔ ان کو اگر مفاد عامہ کا اتنا زیادہ شوق ہے تو ان سے پوچھیں کہ ان کی پارٹی کے لوگ کہاں ہیں اور کورم کتنا ہے۔ یہ دوسروں سے بات کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں توجہ انک کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ آپ relevant ہو جائیں۔ آپ اپنی بحث شروع کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں نے آج کے لئے اپنا نام نہیں دیا ہوا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ لاءِ منستر کو بذریعی کرنے کی کیوں اجازت دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: میں نے کبھی کسی کو بذریعی کی اجازت نہیں دی۔ (قطع کلامیاں)

جی، نہیں۔ آپ موقع پر ہوتے تو ان کی بات کا جواب دیتے۔ اگر آپ نے بات نہیں کرنی تو میں اگلا

نام پکارتا ہوں۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ! بات نہیں کرنا چاہتیں۔ محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ! بات

نہیں کرنا چاہتیں۔ رائے محمد اسلم خان کھرل صاحب! پسلے آپ اپنی سیٹ پر جائیں اور پھر بحث کا آغاز

کریں۔ (قطع کلامیاں)

دیکھیں، آپ یہ زیادتی کرتے ہیں۔ نہیں، ہاؤس کو چلنے نہیں دیتے آپ۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ مجھے پتا

ہے آپ جس انداز سے آرہے ہیں۔ میں آپ کو اجازت نہیں دوں گا۔ شروع کریں جی، کھرل

صاحب! (قطع کلامیاں)

رائے محمد اسلم خان کھرل: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا، چیف منستر پنجاب

اور وزیر خزانہ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس اسمبلی کو پہلی دفعہ یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ یہاں

کا آغاز کیا گیا ہے۔ pre budget discussion

### کورم کی نشاندہی

محترمہ سمیل کامران: جناب سپیکر! یو ان میں کورم نہیں ہے، میں کورم point کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: کھرل صاحب! آپ ذرا تشریف رکھیں۔ انہوں نے کورم point کیا ہے۔ جی، وہ

بائیکاٹ پر نہیں ہیں آپ زبردستی انہیں بائیکاٹ پر بھیجا چاہتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ! آپ آرام سے بات کریں، آپ آرام سے بات کریں۔ میں ابھی کسی کو floor نہیں دوں

گا۔ (قطع کلامیاں)

کورم آپ نے out point کیا ہے یا میں نے کیا ہے؟ جی، گنتی کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا شاہ اللہ خان) : جناب سپیکر ایہ بات on record آگئی ہے کہ اپوزیشن نے pre-budget کو out point کیا ہے تو میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس اجلاس کو کل کے لئے adjourn کر دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر : میں گنتی کرواتا ہوں۔ جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم نہیں ہے لہذا 5 منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر 5 منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محظے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور خصوصی طور پر آپ سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے اپوزیشن کے کہنے پر پری بجٹ پر بحث کے لئے 4 دن رکھے تھے۔ آج کورم کی نشاندہی بھی آپ نے کی ہے، یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اس کا جواب آپ کو عوام کے سامنے دینا پڑے گا۔

اب میں ہاؤس کی کارروائی کو کل بروز منگل 26۔ جنوری 2010 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کرتا ہوں۔